



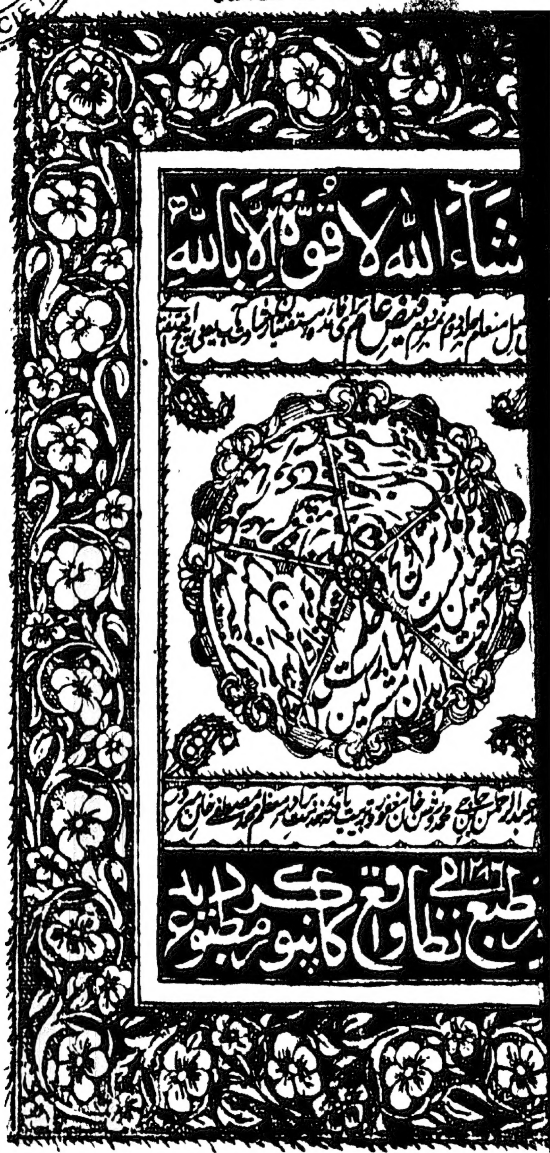
Card 238

U. P. مجموعہ استفتائیں فیض عام

cal. coll. 238



201  
Calcutta Collection





بسم اللہ الرحمن الرحیم

## جلد دوم غرہ شوال ۱۳۸۱ھ بمطابق فروری ۱۹۶۲ء

بعد حمد خدا علیہم وعلیہم اور نعمت رسول کریم علیہ علی آلہ وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد  
 رحمت پامان حضرت ایزد نشان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مہروردی  
 کو چاکر محمد مصطفیٰ خان خفوضہ دست میں شائقین علم دین اور طالبین سائل شرع  
 عرض کرتا ہوں کہ زمانہ پیشین میں اکابر علما کے باعث ترقی علم دین کی اس قدر مہولی  
 اتر آج تک تھی لیکن اس عصر میں بسبب مستی اور کابلی اور بے رغبتی کے اس  
 بہت اور توفیق مسلمانوں میں آگیا کہ اس کے باعث صورت اندلس علم کی مشا  
 نمایان ہو رہی ہے اس وقت میں سب مسلمان بھائیوں کو واجب ہے کہ علماء کرام میں  
 جو باقی رہ گئے ہیں ان کی ذات بابرکات کو تبرکات و غنیمت جان کر ان کی تعظیم اور

یہاں دنیوی اور دنیویہ نجات اخروی کا سمجھنا اور جو سب کلم نصیب  
 ہوتا ہے ان کو صحیحان صحبت ان کی سے محرومی حاصل ہر تو اس صورت میں چاہیے  
 کہ کو حریز دوزخ و دوزخین اور ان کے فتنے کو دور رکھ کر دینی اپنی کا  
 لیکن از بسکہ ہم سنی ان کی تکلف خالی نہیں اور ہر شخص یہ بات بخوبی جانتی ہے کہ کسی  
 اور کسی کا قول متہم ہو کر ان اس عاجز نے بغرض نالائق بات تجویز کی کہ ہر عبادات  
 ان جنہ پر کہ حضور میں پیش ہو کر سچاں ہو سچاں ہوئے ہوں ان کی اشاعت کر کے  
 سے سب کا اہمال کرے اور سوا اسکے جس صاحبوں کو کچھ ضرورت واقع ہو  
 دینی تحریر کر کے ہم مطبع نظامی دہلی کا پور میں ارسال کر دینا عکس دہلی  
 اور اور لکھنؤ سے دستخط کر کے ان کی خدمت میں بھیجے جائیں گے اور یہ زر  
 مول خط میں صحت ہو گا بعد اسکے پھر وہ استفادہ اخل اس مجموعہ کے ہو گا اور  
 کا نام فیض عالم رکھا ایزد تعالیٰ و تقدس برکت دے اور اس کی ترقی کی  
 عزائی کرے دوسری عرض ناظران علم دین کی خدمات میں یہ ہر کچھ صاحبوں  
 ہفتارات و تخطی جنابہ عبدالمعز قدس سرہ و دیگر علما کبار موجود ہوں  
 بہت صحت نقل سبیل داکل ارسال فرمائیں تاکہ وہ بھی اس مجموعہ میں داخل کیے جائیں  
 صاف اسکے بہت ہیں لیکن خیال نفع رسائی خلافت بہت کثرت سفر کی اور  
 کی ایک مجموعہ ہفتا ہا سال ضروریہ کامزب کر کے خدمت شائقین میں بکری ہو گا  
 دوسرے واسطے خریداری میں اپنے اپنے نام و نشان لکھی اور ان کو وقت طبعی وادب کبار

### سوال ما قولہم رحمہم اللہ تعالیٰ

اس مسئلے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تراویح اصل ثابت نہیں ہیں قول صحیح ہے یا نہیں اور ایک شخص کہتا ہے کہ تراویح آٹھ رکعت سنت نبویہ ہے اور میں میں سے باقی یعنی بارہ رکعت مستحب سنت خلفائے راشدین ہے پس یہ شخص اس قول سے سخت سے خارج ہو یا نہیں اور نماز اسکے پیچھے دست ہے یا نہیں مینوا توجروا

### جواب ہوا الموفق للصواب

جو شخص کہتا ہے کہ تراویح اصل ثابت نہیں اسکا یہ قول سراسر باطل ہے کہ رمضان شریف کی کوئی راتوں میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تراویح بجماعت پڑھنا اور پھر بخوف و رضیت ترک فرمانا روایات صحیحہ بلا خلاف ثابت ہے فتح المنان میں لکھا ہے کہ صحاح ستہ میں روایات متعددہ مختصر بطول بطریق صحیحہ اسباب میں وارد ہیں عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ تَصْلِيًّا صَلَّاهُ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الثَّانِيَةِ فَاكْتَسَبَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجِ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ مَاتَ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَنْعَنِ مِنْ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا الْاَحْشَنَةُ كَانُوا يَرْصُدُونَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ صَلَّى رَجُلًا بِرَأْسِهِ فَأَصْحَحَ النَّاسُ يَجِدُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مَنْ هُوَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مسئلے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تراویح اصل ثابت نہیں ہیں قول صحیح ہے یا نہیں اور ایک شخص کہتا ہے کہ تراویح آٹھ رکعت سنت نبویہ ہے اور میں میں سے باقی یعنی بارہ رکعت مستحب سنت خلفائے راشدین ہے پس یہ شخص اس قول سے سخت سے خارج ہو یا نہیں اور نماز اسکے پیچھے دست ہے یا نہیں مینوا توجروا

نہاد و نمبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ  
 مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ فَخَرَّ قَسَمًا لَكُمْ بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ  
 السَّجْدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَفِقَ رِجَالُ  
 مَتَهَرِّمُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ أُخْبِرْتُ أَنَّ  
 تَعْدَادَ رَكَعَاتٍ مِنْ بَابِ مُخْتَلَفٍ هُوَ حَقٌّ مَا يَشْرِي اللَّهُ عَنْهَا سِتُّ مِائَةٍ رَكَعَاتٍ مِنْ وَرَقِ  
 مَرْوِيِّ مِنْ أَوْ حَضَرَتْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِنْ شَيْءٍ اللَّهُ يَسْتَعِينُ بِهِ لِكُنُوسٍ عِلَالِهِ وَتَرَكْتُ أَنِّي  
 بَيْنَ هَرَجَةٍ عَمْدٍ مِنْ نَاسٍ حَدِيثَ كِيٍّ اسْتَأْذَنُوا لِي بِمَعْنَى كَمَا هُوَ كَوْنُ الْوَسْمِ الْوَشْيِ بِالْمِزْمِ  
 لِمَوْضِعٍ ضَعِيفٍ هُوَ رَوِيَتْ مَعَارِضُ وَأَيْتُ عَصْرَتِ مَا يَشْتَبَهُ كَمَا يَجْعَلُ مِنْ الْوَسْمِ  
 بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مَرْوِيًّا أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ فِي  
 رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُنِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَهْلِي عَشْرَةَ  
 رَكَعَاتٍ لَكِنْ خَلْفًا لِرَأْسِهِ مِنْ أَوْ سَبَابِ وَبِجَانِ كَوْلًا كَبِيرٍ فِي رَكَعَاتٍ تَزِيدُ مِنْ رَمَضَانَ  
 وَمَا وَتَرَى أَوْ حَضَرَتْ عُمَرَ كَمَا عَمِدَ بَرَكَةُ مَدِينَةٍ أَيْ تَكْ بَلَاءِ مِنْ رَكَعَاتٍ بِإِطْلَافِ  
 هَوَاكِي أَيْ بِحُجَابِ تَابِعِي كَمَا كَوْنُ الْعَمَلِ أَوْ أَوْ رِيٍّ أَيْ سَحَابٍ بَرَاءِ دَوَى الْبَهْمِيِّ  
 بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ كُلُّ عَمْرٍاءَ مِنْ الْخُطَابِ  
 شَهْرٍ رَمَضَانَ عَلَى عَشْرِينَ رَكَعَةً أَوْ مِطَابِ مِنْ بَرِيدِ بْنِ رُوَيْانٍ سَمِعْتُ مَرْوِيًّا  
 قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخُطَابِ بِثَلَاثَةِ عَشْرِينَ رَكَعَةً  
 لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْوُثْرُ وَرَجُلًا تَعْدَادَ رَكَعَاتٍ مِمَّنْ رَكَعَاتٍ مِمَّنْ يَتَّقُونَ مِمَّنْ يَتَّقُونَ

۵  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible]



ایک فصل جدا گانہ وجوب تقلید جمہالی کے بیان میں منقذ کی ہو کہ اوسکا مال اسی طرف  
ہو اور خاص امام ابوحنیفہ کو فی سے حسن ابو یوسف نے روایت کی ہو کہ لا یتھاکستہ  
فکذا کا اور تمام متون مفسر مخرج و نفاذ نافذ حنفیہ میں سنت موکہ ہونا مجموعہ میں سنت  
مصحح مفہوم و صحیح جیسا کہ عبارات مرفوزہ الذیل سے واضح ہو گا اور ابن ہمام نے  
فتح القدیر میں جو احتجاج بعض رکعات کا بحسب اقتضائے دلیل غیر قول جمہور لکھا ہے وہ مختار  
جمہور حنفیہ ہی کہ خود علامہ ابن ہمام اسی بحث کے آخر میں لکھتے ہیں و ظاہر  
کلام المشائخ ان الشئ عیشر و د و مقتضی الدلیل ما ملکنا اس سے معلوم  
ہو کہ میرے محقق ابن ہمام کی فی لف کلام شائخ اور غیر معمول اور غیر مختار حنفیہ  
اور قابل افتاد ہندو نہیں سب سب جامع الرموز و مختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ تراویح  
ما جامع صحابہ میں جب ہم من الار سنہ موکہ ہے تو جو شخص بعض رکعت تراویح کو  
اور بعض کو مستحب ہی اوسکا قول بھی مخالف جمہور حنفیہ اور خاص امام ابوحنیفہ کے قول  
ہی خلاف ہی بعض کتب فقہیہ میں مثل ربیعہ جامع الرموز کے لکھا ہے کہ سنیت  
مجمع تراویح کا سنکضال و مردود الشہادہ ہی تو ایسا قول مخالف جمہور گر صحیح نہیں و در  
قابل حنفیت بھی خارج و غیر لیکہ قبل غیر مختار محض اس قصہ اور اس اختیار کیا ہو کہ جمہور حنفیہ  
مخالفت کرے جیسا اس وقت میں بعض غیر مقلد و غیر محتاط بعض مسائل خلافیہ میں  
کرنے ہیں اس صورت میں اس نے حنفیت سے خارج کا و والہ التہام کیا ہے لیکن نماز اوسکے پیچھے  
دیت ہو کہ صلوا الخلف کل یومہ فاجر و اردی و بذر عبارتہ القوم فی لہ الدائق و

۱۰۰

۱۴  
مستطاب و مطهر لام  
سنت حسن بن علی  
بن ادرمس صاحب  
دلیل بر کرم

عبدالحق خان صاحب

## فصل في التراويح

وَسَنَ فِي رَمَضَانَ عَشْرُونَ رَكْعَةً بَعْضُهَا تَسْلِيْمَاتُ الْحَمْدِ وَبَقِيَّةُ الرُّكُوعِ  
 وَسَنَ لِلرَّكُوعِ عَشْرُونَ رَكْعَةً بَعْدَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْوُجُودِ فِي شَرْحِ الْوَقَائِدِ  
 إِنَّمَا كَانَتْ التَّارَويحُ سُنَّةً لِلَّهِ وَالْخَلْفَاءِ الرَّائِسِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الْعُرْدَيْنِ تَرَاوِيحًا وَطَلَبَ عَلَيْهَا الْخَلْفَاءُ الرَّائِسِينَ مِنْ بَعْدِهِ  
 انْتَهَى وَفِي رُفُوعِ الْعَقْبِ الْحُسَيْنِ إِنَّمَا يَدُلُّ مَوَاطِنَهُمْ عَلَى سَبِيحَتِهَا لَفَتْهُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُحُورِ سُنَّةِ الْخَلْفَاءِ الرَّائِسِينَ مِنْ بَعْدِهِ انْتَهَى  
 وَفِي جَامِعِ الرُّكُوعِ مَخْرَجُ الْوَقَائِدِ لِلْعَلَمَةِ الْفَهْمَانِي وَسَنَ التَّارَويحُ عَلَى الصَّحِيحِ  
 لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا سُنَّةً مَوْكِدَةً بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ  
 الْأُمَّةِ مُتَكِرًا مُبْتَدِعًا ضَالًّا مُرَدُّ الشَّهَادَةِ كَمَا فِي الْمُصْحَفِ ابْتِغَاءً  
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مِنْكُمْ قِيَامَهُ لَيَكُونُ سُنَّةَ اللَّهِ وَمَوْجِدَةً  
 لِيُصَلِّيَ مَعَ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَ كَيْلٍ كَمَا فِي الْبُخَارِيِّ وَإِنَّمَا تَرَكُوا طَلَبَ  
 عَلَيْهَا خَشْيَةً لَا فِتْوَاهُ عَلَيْهَا وَصَلُّوا بَعْدَهُ مُرَادَى إِلَى أَيَّامِ عُمَرَ  
 بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ تَفَاعَدُوا عَنْهَا فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَلَا تَكْلِفُ مَنْ  
 أَحَدٍ وَهِيَ جَمْعُ رُكُوعِيَةِ الْإِصْبَالِ الرَّاحَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ سَبَّحَ بِهَا كُلُّ  
 أَرْبَعٍ مِنْ عَشْرِينَ رَكْعَةً لِلَّهِ سِتْرًا لِحَقِّهِ انْتَهَى وَفِي كَمَالِ الدَّرَجَةِ شَرْحُ  
 مَخْرَجِ الْوَقَائِدِ لِلْعَلَمَةِ الشُّعْبِيِّ وَسَنَ اللَّهُ أَوْ يَجْعَلُ النَّبِيَّ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جلد دوم  
 کتاب التَّارَويح  
 فصل في التَّارَويح  
 وسن في رمضان عشرين ركعة  
 وسن للركوع عشرين ركعة  
 إنما كانت التراويح سنة  
 عليه السلام بين العُردَيْنِ  
 انتهى وفي رُفُوعِ الْعَقْبِ  
 عليه السلام عليكم  
 وفي جامع الرُّكُوعِ  
 للرجال والنساء جميعاً  
 الأمة متكرراً  
 صل الله عليه وسلم  
 ليصلي مع الصحابة  
 عليها خشية  
 ابن الخطاب  
 أحد وهي جمع  
 أربع من عشرين  
 مختصر الوقاية

سن في رمضان عشرين ركعة  
 سن للركوع عشرين ركعة  
 إنما كانت التراويح سنة  
 عليه السلام بين العُردَيْنِ  
 انتهى وفي رُفُوعِ الْعَقْبِ  
 عليه السلام عليكم  
 وفي جامع الرُّكُوعِ  
 للرجال والنساء جميعاً  
 الأمة متكرراً  
 صل الله عليه وسلم  
 ليصلي مع الصحابة  
 عليها خشية  
 ابن الخطاب  
 أحد وهي جمع  
 أربع من عشرين  
 مختصر الوقاية

سن في رمضان عشرين ركعة  
 سن للركوع عشرين ركعة  
 إنما كانت التراويح سنة  
 عليه السلام بين العُردَيْنِ  
 انتهى وفي رُفُوعِ الْعَقْبِ  
 عليه السلام عليكم  
 وفي جامع الرُّكُوعِ  
 للرجال والنساء جميعاً  
 الأمة متكرراً  
 صل الله عليه وسلم  
 ليصلي مع الصحابة  
 عليها خشية  
 ابن الخطاب  
 أحد وهي جمع  
 أربع من عشرين  
 مختصر الوقاية



أَفَامَهَابَيْنَ الْعُذِي فِي تَرَاكُ الْمَوَاطِنَةِ عَلَيْهَا كَمَا فِي التَّحْقِيقِ عَنْ عَالِيَةِ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّ بِصَلَاتِهِ النَّاسُ ثُمَّ  
 صَلَّى مِنَ النَّائِيَةِ فَكَلَّمَ النَّاسَ ثُمَّ جَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ  
 فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ الْحَرَّةِ وَالنَّكْرَةِ إِلَّا إِيَّيْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ  
 فِي رَمَضَانَ أَدَا الْبَحَارِيُّ فِي كِتَابِ الصَّوْمِ تَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَلَا مَرُوعَةَ ذَلِكَ وَرَوَى الْبَحَارِيُّ وَأَبْنُ مَعَانَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ سَبِكَةَ الْقَارِي قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ  
 فَادَّ النَّاسُ أَوْدَاعَ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِصْلِي  
 بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ إِيَّيْ أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ  
 أَكْثَلَ ثَمَرٍ مِنْ ثَمَرِ الْجَمْعِ عَلَى إِيَّيْ بْنِ كَيْسٍ ثُمَّ خَرَجَ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ  
 يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيٍّ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهِ وَالَّتِي تَنَامُونَ  
 فِيهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ فِيهَا وَيُرِيدُ بِهِ آخِرُ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ  
 أَوَّلَهُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنِ السَّاعِبِيِّ بْنِ بَرْدٍ  
 قَالَ كُنَّا نَقُومُ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِ بْنِ دَكْعَةَ وَفِي الْحَيْطِ  
 بِالْجَمَاعَةِ سِتَّةَ كُفَّاتٍ تَرَاوَجُ فِي الْجَمَاعَةِ وَصَلَّاهَا فِي الْبَيْتِ  
 فَقَدْ أَسَاءَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ وَالصَّحِيحُ أَنَّ إِقَامَتَهَا بِالْجَمَاعَةِ سِتَّةَ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

*(Handwritten Urdu notes at the bottom of page 9)*

[illegible]



حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔  
 حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔

عَشْرُونَ رَكْعَةً فِي حَاشِيَةِ رَدِّ الْحَاوِلَةِ لَعَلَّامَةً إِنَّ عَابِدِينَ قَوْلَهُ كَسَنَةً  
 مَوْكِدَةً صَحَّحَتْ فِي الْهَدَايَةِ وَغَيْرِهَا وَهُوَ الْمَرْبُوعِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَكَرَ فِي  
 الْأَخْتِيَارِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَأَلَ أَبَا حَنِيفَةَ عَنْهَا وَمَا فَكَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ التَّرَاوُحُ  
 سَنَةً مَوْكِدَةً وَلَمْ يَجْعَلْهُ عُمَرُ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مُبْتَدِعًا  
 وَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ لَعَنَ أَصْلُ لَدَيْهِ وَعَقْدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا بَيَانِيهِ قَوْلُ الْقَدْوِيِّ أَنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ كَمَا فَسَدَتْ فِي الْهَدَايَةِ عَنْهُ كَذِبًا  
 إِنَّمَا قَالَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَهُوَ بَدَلُ عَلَى أَنَّ الْإِجْمَاعَ مُسْتَحَبٌّ  
 وَلَيْسَ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ التَّرَاوِيعَ مُسْتَحَبَّةٌ كَذَا فِي الْحَاوِلَةِ وَفِي تَرْجُحِ  
 مُسْنَةِ الْحَصِيِّ وَكُلِّ غَيْرٍ وَاحِدٍ لِيَجْمَعَ عَلَى سُنَّتِهَا وَتَمَامُهُ فِي الْحَجْرِ مَوْكِدَةً  
 لِمَوْلَانَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ أَيُّ الْكُتُبِ لِمَنْ لَانَ الْمُعَاظَةِ عَلَيْهَا وَقَعَتْ  
 فِي أَنْسَاءِ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَافَقَهُ عَلَى ذَلِكَ عَامَّةُ الصَّابِقَةِ وَمَنْ  
 بَعْدَهُمْ إِلَى الْيَوْمِ هَذَا بِلَا تَكْيِيدٍ وَكَيْفَ لَا وَذَكَرَتْ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يُسْنِي وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَصَا عَلَيْهِمَا  
 بِالْعَاجِزِ كَمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآدَاؤُهُ فِي الْأَذْكَانِ الْأَبْقَى وَهِيَ سُنَّةٌ عَلَيْكُمَا  
 لَا شَكَّ فِيهِ لَأَنَّ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ كَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِمْ سَلَامٌ فِي الرُّؤْمِ وَالْإِسَاءَةِ فِي التَّرَاوِيعِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَسْلَمُ فِي مَوْعِظَتِهِ فَعَلَيْكُمْ يُسْنِي وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔  
 حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔  
 حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے طور پر مقرر کیا ہے اور میری امت کو امت مقرر کیا ہے۔



بہارِ شریعت میں ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور اس کے لئے کچھ خرچ کرے تو اس کا اجر بڑھ جائے گا۔

### ہو المعلوم للصدق والصواب

رحمت خدا عجیب مصیب پر کہ سنت موکدہ ہونا نہیں کعت نماز تراویح کا جو غریب کے نزدیک بشادتِ روایات معتدہ ثابت کر کے سکرین پر دائرہ انکار تنگ کر دیا اور اوس کے مؤیدات سے ہی عبارت مفتی الحاجری دینی حدیث تراویح سنۃ مؤکدہ فی کل لیلة من رمضان بعد العشاء قبل الوتر وبعد جماعة عشاء عسرون رعة عشر تسلیماً و جلوس بعد کل أربع بقدرها والسنۃ فیها الحکم مرتۃ فلا یزک لکسل القدم قبل والحکمۃ قاعداً مع القدرۃ علی القيام وتوتر جماعۃ فی رمضان فقط والا فضل فی الشن المنزل الا تراویح انتہی عاقل خیر پر پوشیدہ رہے کہ اس عبارت سے سنت موکدہ ہونا مجموعہ نہیں کعت تراویح کا صراحۃً بھی ثابت ہے اشارۃً بھی کیونکہ جملۃ التراویح سنۃ مؤکدہ الہ صراحۃً اس مطلب پر دلالت کرتا ہے و جملة والحکمۃ قاعداً مع القدرۃ علی القيام اشارۃً اس ضمنون بردال ہر سلیہ کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر ادا کرنا مستحب کا کر وہ نہیں ہے بلکہ سنت موکدہ کا و علی هذا القیاس حملہ اخیرہ والا فضل فی الشن المنزل الا التراویح سے بھی ہی ضمنون غنوم ہوتا ہو گا لاجل علی علی ان فی تأمل اور جبکہ سنت موکدہ ہونا مجموعہ نہیں کعت تراویح کا ثابت ہوا پس جو شخص کہ محض برائے نفسانیت بلاتا ویل اسکا انکار کرے بلاشبہ وہ شخص ضال اور مبتدع اور مردود والشہادۃ اور یہی مراد ہی عبارت عنمرات سے ہے جیسا کہ علامہ

بن خلدون کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور اس کے لئے کچھ خرچ کرے تو اس کا اجر بڑھ جائے گا۔

استغفار از ترائیح و نعیمین بکسبت

[illegible]

منکر سب میں کثرت تراویح کا مقرر جماعت مسلمین ہر قول اور کائناتی ہر سلسلہ  
اور خلف علماء اہل سنت کے متون اور شروح میں یہ مسئلہ مذکور ہے اہل ایمان  
واسطے او کی رائے پر ہرگز گوش بر آواز نہیں ہونا چاہیے ایسا شخص محض  
فاضل اسلام تہقّق تہذیب ہر قول اور کما مرود اور گمراہ ہے واللہ اعلم وعلما حکم +  
کتبہ العبد المعتصم سراج احمد عفا اللہ عنہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کتبہ محمد عبد الغفار عفی عنہ

هو المصیب

هجمنین در احادیث صحاح و دیگر مروی شده است عن عایشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یحکم فی العشر الاواخر لا یجحد فی غیره رواه مسلم و عن ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا دخل العشر شرب مبرکه و احیی لکله و ایقظ آحله رواه البخاری و مسلم و عن النعمان بن بشیر قال فتمنا مع رسول الله صلی الله علیه و سلم فی شهر رمضان لیکله ثلث و عشرين الى ثلث اللیل الا اول ثم فتمنا معه لیکله خمیس و عشرين الى نصف اللیل ثم فتمنا معه لیکله سبع و عشرين حتی قلنا لا ندرک الفلاح ای التهوؤ کرس بر تطبیق در میان این روایات که دلالت بر زیادت کمی و کیفی نمائند آنحضرت صلی الله علیه و سلم در رمضان بر غیر آن میکند و در آن روایت که نفی زیادت میکند ایضاست که آن روایت محمول بر نماز تهجد است که در رمضان و غیر رمضان یکسان بود و غالباً بعد از بقدر یازده رکعت مع الوتر میرسد دلیل بر حمل آنست که راوی این حدیث ابو سلمه و ترمذ این روایت میگوید قالت عایشة فقلت یا رسول الله انت تام قبل ان توتر قال یا عایشة ان عیني تنامان ولا ينام قلبي کذا رواه البخاری و ظاهر است که نوم قبل از وتر در نماز نهج تصور میشود و در غیر آن و روایات زیادت محمول بر نماز راجع است که در وقت آنوقت بقیام رمضان سعی بود که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در حق آن فرموده است من قام رمضان ايماننا و اجرتنا با عقر الله که ما تلقاه من ذنوبنا و لهذا در کتب حدیث باب قیام

*[A large section of handwritten Persian calligraphy, likely a continuation or expansion of the preceding poem.]*

رمضان اجد اگاذا از باب قیام اللیل که عبارت از تهنید است منعقد کرده اند باجماع  
 از احادیث مذکوره و الفاظ مسطوره یعنی مزید جد و اجتهاد و احیای لیل و شد  
 میز و ترغیب قیام رمضان اینقدر معلوم شد که عدد رکعات صلوة در لیل  
 رمضان سبب غیر رمضان سیار بود و در مصنف ابن الشیبیه و ابن هبلی بروایت ابن عمر  
 وارد شده که کان رسول الله صلوات الله علیه و سلم یصیّ فی رمضان  
 فی غیر جمانه عشرین رکعة و الوتر اما یسقی این روایت را تضعیف کرده  
 بعزت انکار راوی این حدیث ابو شیبیه جد ابی بکر بن ابی شیبیه است حال انکه ابو شیبیه  
 آن قدر ضعف ندارد که روایت او مطرح کرده شود و آنکه اگر ساریض و حدیث  
 صحیح بود البته ساقط شد و قد سبق ان ما یتوهم معارضه  
 آخري حدیث این سلمه عن عائشة المتقدم ذكره لكثير معارضات لا يخفى  
 قبيحها سألما كيف وقد نأكد بفعل الصواب كما روى اليه في  
 باسناده صحيح عن السائب بن يزيد قال قالوا يقوّمون على  
 عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان عشرين ركعة وروى  
 مالك في الموطأ عن يزيد بن زومان قال كان الناس يقوّمون  
 في زمن عمر بن الخطاب وعشرين وفي رواية باحدث عشرين  
 وبعثني درین هر دو روایت جمع نموده است باین طریق که اول صحابه را که در  
 یازده روزه مشهور تهنید آنحضرت علیه السلام بود درین نماز هم اختیار کرده اند

در حدیثی که در این کتاب مذکور است از ابو شیبیه و ابن عمر روایت شده که در ماه رمضان سیار بود و در مصنف ابن الشیبیه و ابن هبلی بروایت ابن عمر وارد شده که کان رسول الله صلوات الله علیه و سلم یصیّ فی رمضان فی غیر جمانه عشرین رکعة و الوتر اما یسقی این روایت را تضعیف کرده بعزت انکار راوی این حدیث ابو شیبیه جد ابی بکر بن ابی شیبیه است حال انکه ابو شیبیه آن قدر ضعف ندارد که روایت او مطرح کرده شود و آنکه اگر ساریض و حدیث صحیح بود البته ساقط شد و قد سبق ان ما یتوهم معارضه آخري حدیث این سلمه عن عائشة المتقدم ذكره لكثير معارضات لا يخفى قبيحها سألما كيف وقد نأكد بفعل الصواب كما روى اليه في باسناده صحيح عن السائب بن يزيد قال قالوا يقوّمون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان عشرين ركعة وروى مالك في الموطأ عن يزيد بن زومان قال كان الناس يقوّمون في زمن عمر بن الخطاب وعشرين وفي رواية باحدث عشرين وبعثني درین هر دو روایت جمع نموده است باین طریق که اول صحابه را که در یازده روزه مشهور تهنید آنحضرت علیه السلام بود درین نماز هم اختیار کرده اند



۱۸  
 دلیل و اسناد  
 در بیان این  
 نماز کے اسرار  
 ہونا ہر ایک  
 نماز کا نماز  
 کی ۱۱

لِلْعِلَّةِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَهُمَا وَهُوَ أَنَّ كِلَاهُمَا صَلَوةُ اللَّيْلِ  
 و چون نزد ایشان ثابت شد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درین ماه درین قیام  
 زیادت ازان عدد سے فرمودند و بعشرین می رسانیدند من بعد عدد است و  
 اختیار کردند و برین عدد اجماع شد و اختیار اصحاب کرام امری را که دران  
 عقل را خلعت نباشد محمول بر تعلم قولے یا فعلے ازان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 می باشد لکن آنقرری فی اصول النجاشی و بعد از تحقق اجماع در قرون مستأخره  
 مراعات این عدد هم از ضروریات گشت و لهذا فقہا بر بیست عدد اتفاق دارند  
 و در اختیار این عدد وجوه دیگری هم بطریق نکات بیان کرده اند از بخیال آنکه  
 در غیر رمضان صلوة اللیل کہ عبارت از تہجد است مع و تر یا زده عدد وارد شده  
 آنرا در رمضان کہ وقت جد و تشمیر است سوائے یک رکعت و تر علی یا مہربانی  
 بر و آیت مضاعف کردند و نیز عدد روایت پنج وقتی نزد اکثر شافعیہ بہامسند  
 کہ تضعیفش بیست می باشد کذا افاد مولانا عبد العزیز الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ  
 و محنت آنحضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ در باب تراویح آنست کہ بندل  
 تہجد است و چون اصحاب کرام از اقوال و افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دانستہ بودند کہ تہجد درین ماه نسبت بسائر سال زیادہ تر مکرر است و تیسیم  
 منظور آنجناب بود درین نماز ایستہ و جمہ تصریح کرده براسے تیسیم قرار دادند  
 اول اجماع در مساجد ہمین است معنی لِعَمَلَةِ الْبَيْتَةِ هُنَا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ فرموده و تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَدَعَّرَ اللَّهُ لَكَ مِائَةً مِائَةً  
که حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمود دوم ادا کن و اول شب حال آنکه  
صَلَوَةُ اٰخِرِ الْبَيْتِ مَشْهُودَةٌ و همین است معنی قول حضرت عمر رضی اللہ  
وَالَّذِي تَنَامُونَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي تَقُومُونَ و لهذا هر دایم  
کسب بر بل اکثر اعظم صحابه و خانهاست خود این قیام را در آخر شب ادا  
مکن کرد و نسوم تضعیف عدد که از یازده به بیست و سه رسانید تا عامل بنا کنید  
ز آنکه درین باب بنیید بودند بیشتر شود و بسبب تضعیف عدد فضیلت رفتی  
که از دست رفتی است بخبر گرد و احاصل چون مستونیت تراویج بعد بیست  
رکعت ثابت و متحقق بالاجماع است مگر آن لایحاله مبدع باشد و اللہ اعلم  
و علمه اعم و اتم غفره العبد المذنب الا و اه **فصل سَعْدُ اللَّهِ**  
**فصل عَمَّا خَبِرَ مِنْ اَوْلَاهُ وَ دَقِيقِ مَا يَجِبُ وَ بَرِّصَاةُ**



استغفار حکم طہارت ابدان شرکین عدم جواز اکل و شرب نیت یہ ہو و نضار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چو میفرماید علماء اہل سنت و جماعت در طہارت و نجاست شرکین و اکل و شرب  
بایہود و نصاریٰ و غالب کہ ماکول ایشان محرم شرعی نباشد و ملوث نجس  
نمودہ باشند درست است یا نہ مینوا تو جبروا

ہو الموفق

چون این سوال متضمن استغفار از دو چیز است یکی طہارت و نجاست شرکین و دوم  
جواز و عدم جواز اکل و شرب بایہود و نصاریٰ پس جواب از امر اول اینست کہ  
ایہ اربعہ اہل سنت و جماعت رحمہم اللہ تعالیٰ اتفاق کردہ اند بر طہارت ابدان  
شرکین و احتیاج نمودہ اند برین مدعا باینکہ در قرن اول از قرون ثلثہ مشہود لما  
بالخبر کہ بعضی اسے صدق اتماے خیر القرۃ دینی فرمائی بہترین قرن باشد  
و ہم بعد از ان شرب از دست ہا شرکین و از ظروف ایشان و پوشیدن  
پارچہاے ساخته اہل ہند و سند و حبش و مجوس و فارس و خراسان و گرجان  
استغفارے سالکہ همچو شہد و روغن کہ شرکین از بلاد عجم بدیار عرب بدست  
خود مای بردند بلا تکثیر رائج بودہ است پس اگر ابدان ایشان نجس بود زینہار  
این کار از دست حضرات مقربان انوار نبوت و مقتضیان آثار رسالت ظاہر

نمونه مخصوصاً ابدان شرکین اہل کتاب کہ طہارتش اصلاً محل تردد و انکار  
 نیست چرا کہ نکاح مردان اہل اسلام با زنان اینہا بالاجماع حلال است و این معنی بظنی  
 است واضح بر طہارت ابدان اینان و نیز طہارت عرقیہ سیلان می باید از ابتدا  
 ایشان علاوہ اینکہ فروکش فرمودن آنحضرت علیہ التعمید و الثناء بعض اہل کفر را در سجدہ  
 خویش چنانکہ آئینہ مذکور شود منادی بباغ بلند است بطہارت ابدان کفار  
 آری دخول شرکین بمسجد حرام و سایر مساجد البتہ مختلف فیہ است پس نزد  
 امام شافعی علیہ الرحمہ منع کردہ شوند شرکین از درآمدن بمسجد حرام خاصۃً  
 نہ در باقی مساجد نظر بظاہر آریہ کریمہ **لَمَّا أَتَى الْمَشْرُکُونَ الْجَمْعَ فَلَا يَقْرَءُوا**  
**الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا** ازیرا کہ امام مدوح درین آیت نہ عدم قربان  
 مجرد عدم دخول را دیکند و نہ کوب در آیت صرف مسجد حرام است نہ غیر آن لهذا  
 دخول شرکین را بدین مساجد و سایر مساجد حرام روا دارند و امام مالک علیہ الرحمہ  
 دیگر مساجد را نیز بر مسجد حرام قیاس کردہ در آمدن شرکین را ہیچ کدام مسجد جائز  
 شمارند و ہمیش خفیہ کثر ہم اللہ سبحانہ جواز دخول شرکین شامل است مسجد حرام  
 و سایر مساجد را پس اینہا و اینان را بنامی مساجد درست انگارند مسجد  
 حرام باشد یا مسجد نبوی یا مسجد قدس یا غیبتی بدلیل اینکہ مراد از نجاست ذکر کردہ  
**لَمَّا أَتَى الْمَشْرُکُونَ الْجَمْعَ** نجاست اعتقادی است کہ شرک باشد چہ قاعدہ مقرر  
**أَنْحِلَ عَلَى الْمَسْتَقِیْبِ بَعْلِیَّةُ الْمَآخِلِ قَاضِی** بانست کہ لفظ مشرکوں

۲۱  
 سجدہ بر سر  
 اہل کتاب  
 و مشرکین  
 صحیح است  
 و در آیت  
 لَمَّا أَتَى  
 الْمَشْرُکُونَ  
 الْجَمْعَ  
 قیاس  
 بر مسجد  
 حرام  
 صحیح است  
 و در آیت  
 لَمَّا أَتَى  
 الْمَشْرُکُونَ  
 الْجَمْعَ  
 قیاس  
 بر مسجد  
 حرام  
 صحیح است

آیت مکتوم غلبه نجاست است ماخذ آن که شرک باشد علت حکم مذکور بود و بظاهر هر کس  
 تعلق با عقاود دارند بحجم و مراد از **فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ** **فَلَا يَجُوهُوا** **وَلَا**  
**يَعْتَمِرُوا** است چنانکه عبارت تفسیر جلالین التابول که تفسیر مدارک شهرت دارد و متصل  
 تصریح این هر دو مراد است حیث قال **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الشِّرْكُ كُونُ**  
**نَجَسٍ آيِدُوهُ نَجَسٍ وَهُوَ مَصْدَرٌ يُقَالُ نَجَسَ نَجَسًا وَقَدْ رَدَّ مَرَأً**  
**مَعَهُ الشِّرْكَ الَّذِي هُوَ مَنَزِلَةُ النَّجَسِ إِلَى أَنْ قَالَ فَلَا يَقْرَبُوا**  
**الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَلَا يَجُوهُوا وَلَا يَعْتَمِرُوا** **وَأَمَّا كَانُوا فَيَفْعَلُونَ فِي الْحَاجَةِ**  
**بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَهُوَ عَامُ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ حِينَ أُمِرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهُ عَلَى الْمَوْتِمِ وَيَكُونُ الْمُرَادُ مِنْ نَهْيِ الْفُرْقَانِ النَّهْيُ عَنِ الْحُجَّةِ وَالْعُمْرَةِ**  
**فِي مَذْهَبِنَا وَلَا يَمْنَعُونَ مِنْ دُخُولِ الْحَرَمِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَائِرِ**  
**الْمَسَاجِدِ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ يَمْنَعُونَ مِنَ الْمَسْجِدِ**  
**الْحَرَامِ خَاصَّةً وَعِنْدَ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يَمْنَعُونَ مِنْهُ وَمِنْ غَيْرِهِ**  
 انتهى و در تفسیر جلالین است **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الشِّرْكُ كُونُ نَجَسٍ قَدْ**  
**لُحِثَ بَالِطِهِمْ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْ لَا يَدْخُلُوا الْحَرَمَ بَعْدَ**  
**عَامِهِمْ هَذَا عَامُ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ** انتهى و در کمالین عاشر جلالین  
 تحت قول مفسر ای لا یدخلوا الحرم من قوم است **أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ**  
**عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَبُحَايِدٍ عَطَاءٌ أَنَّ الْمَسْجِدَ**

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کَلَامُكُمْ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَتَعَيَّنُ بِالْبَيْتِ عَرَبِيَّانِ بَرَّانِ دَلَّتْ  
 میکند و چون خبث و نجاست در اعتقادات مشرکین است چنانکه بالا مذکور شد  
 پس در اعلان ایشان مودی بتلوین مسجد و نجاست نمی تواند شد و نیز نجاست آب  
 صلی الله علیه و سلم قاصدان ثقیف را که کفار بودند در مسجد نبوی فروکش گردانیدند  
 پس این فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم اول دلیل است بر جواز دخول مشرکین در مسجد  
 نمی بینی که بعد مسجد حرام منتهی و فضیلتی که مسجد نبوی راست و دیگر مساجد راست  
 و هرگاه فروکشیدن کفار مسجد نبوی بحکم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نایز به ربه نبوت  
 گشت و در امن اوشان بگری مساجد چگونه روا نباشد باقی ماند اینکاظا هر قول اولی  
 فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ دَلَّتْ بر عدم جواز دخول مشرکین در مسجد حرام  
 بعبارة النص و در سایر مساجد بشارة النص از فروکش فرمودن آنحضرت علیه  
 الصلوة والسلام التحیة و ثقیف المسجد خود مفهوم خلاف آنست اندرین صورت  
 وجه تطبیق چه باشد پس باید دانست که مخالفت میان قول حق تعالی و فعل جناب  
 رسالت صلی الله علیه و سلم بر مذہب خفی هرگز لازم نمی آید زیرا که مراد از قول اولی  
 فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَمَّا بِهِ هَذَا عدم القربان مع الحج والعمرة  
 مطلق عدم قربان چنانکه در تفسیر احمدی مذکور است آنچه قبل ازین از تفسیر دیگران  
 منقول شدیم غلط نیست و نیز مؤید است این مراد را آنکه شمس خدا امیر المؤمنین  
 علیه رضی الله عنه و جمیع مؤمنین را با و از بلندند و او را که کَلَامُكُمْ بَعْدَ الْعَامِ  
 چنانکه در بیان است

مسلم  
 بعد از سال  
 از آن در سن  
 از سال اولی

مُشْرِكًا وَلَا يَبْقُوتَ بِكَ الْبَيْتُ مُحَرَّمًا بِأَنْ يُعْنَى حِمْلُكَ زَادَ بَعْدَ زَيْنِ سَالِ شَرِكًا  
 وَنَطَوَانِ خَاتَمَ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ بَعْدَ بَرَهْمَةِ  
 حَالِ مَعْنَى آیت چنان است که مشرکین بنا بر اداسا سبک حج مسجد امام داخل شوند برین تقدیر  
 از مجرود دخول مسجد حرام و بالاولی بسیار مساجد بگونه جمیع توانند بود و قرینه برین مراد  
 قول او تعالی بعد عامهم نه است چه در صورت اراده نمی از مجرود دخول درین آیه وافی تمام  
 تقدیر بعد عامهم نه است چه فائده می کشد زیرا که مجرود دخول بوقت بوقت دون وقت نیست  
 بملکات اراده نمی از دخول مسجد حرام براس گزاران چه که وجود این فعل البته بعد سال  
 مستحق بگیرد و اندرین حال فائده تقدیر سطور از دست نمی رود و نیز قرینه برین مراد است  
 قول او تعالی وَلَا تَخْضَعُوا خُفَّيْكُمْ فَيَكُفَّ عَنْكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ شَاءَ  
 که بعد ازین اقع شده زیرا که حال محذوشت است که اگر می ترسید شما بسبب نمی از دخول  
 مشرکین مسجد حرام بر حج و عمره و محتاج شدن خود را بنا بر آنکه کفار بمسجد حرام که  
 مراد از ان تمامی حرم است جوق جوق می آیند و در اینجا تجارت اشتغال می و زنده پس  
 در صورت سنی عنده بودن دخول کفار بمسجد حرام البته عمل تجارت که سبب بقا است  
 فوت خواهد شد پس من رسیدن از آن که قریب است که غنی گردانند شمارند از فضل خود  
 اگر خواهان از آنها غنیمت یا غیر ذلک این معنی مناسب نیست مگر نمی که از دخول  
 بمسجد حرام بر حج و عمره باشد نه می از مجرود دخول را چه بیبی است که انکار بموجوم حج  
 کرده بوده بر حج مسجد امام می آمدند و عمل تجارت و معامله خرید و فروخت بکثرت

۲۵  
 در این مسجد حرام بر حج و عمره و محتاج شدن خود را بنا بر آنکه کفار بمسجد حرام که مراد از ان تمامی حرم است جوق جوق می آیند و در اینجا تجارت اشتغال می و زنده پس در صورت سنی عنده بودن دخول کفار بمسجد حرام البته عمل تجارت که سبب بقا است فوت خواهد شد پس من رسیدن از آن که قریب است که غنی گردانند شمارند از فضل خود اگر خواهان از آنها غنیمت یا غیر ذلک این معنی مناسب نیست مگر نمی که از دخول بمسجد حرام بر حج و عمره باشد نه می از مجرود دخول را چه بیبی است که انکار بموجوم حج کرده بوده بر حج مسجد امام می آمدند و عمل تجارت و معامله خرید و فروخت بکثرت







نخاست روحیه که بعد تاغیرش در اعمال اخلاقی که مزاولت نموده می آید باین اثر آن  
 در بین ظاهر شود و طبقه ثانیه نجاست روحیه که اثرش بوجه من الوجوه بر بدن ظهور نیابد  
 باز طبقه اولی منقسم است به سه قسم قسم اول آنکه در اکثر صرف بواسطه و هم صورت بند  
 و عقل در ادراک آن مساعدت نکند بل مکذب و مخالف آن باشد مثل آب مین و آب  
 و همین آوندانیکه میا کرده شود بر آب و بر از و هنوز تلخ آن به بول و بر از اتفاق  
 نیفتاده باشد یا بعد تلخ آن به بول و بر از آنرا شده ظاهر کرده باشند پس نجاست  
 این چیزها و همی صفره است اعنی در اکثرش محض بواسطه و هم است و عقل مکذب و مخالف  
 آن را به قسم نامیده میشود و تقدرات نه نجاست و برهنه از این قسم را معتدلف گویند  
 نه مستطهر زیرا که متخلف اجتناب از نجاست و همی صفره باشد و ظاهر اجتناب از نجاست  
 حقیقه حکمیه که در اکثرش بواسطه عقل و هم جمیعاً بواسطه عقل صرف صورت یابد  
 چنانکه آئینه بیاید و شارع علیه السلام متخلف را در جاروب کشتی مساجد و مواضع صلوة  
 اعتبار فرموده است زیرا که وعید فرموده بر انداختن آب در میان و مسجد و من فرموده  
 از نماز در محاطن ابل غیره قسم دوم آنکه در اکثرش بواسطه و هم و عقل هر دو صورت یگیرد  
 و آن نجاست حقیقیه است چون بول و بر از و دم سفوح یعنی خون روان و فضلات  
 حیوانات و غیر ذلک این قسم را نیز شارع علیه الصلوة و التیمه اعتبار فرموده است  
 چرا که واجب نموده است آنرا همگام اراده نماز و حرام گردانیده است تلویث ثیاب  
 و بدن را بدان بدون عذر چه معذوران گزیری ندارد و قسم سوم آنکه در اکثرش فقط

بواسطه عقل صورت پذیرد و در هم را در آن و علی نباشد و این قسم را استقامت میگویند  
 بعضی از آن است که در یاد از عقل بعد تنور بنور شرع و آن نجاست حکمیه است بحکم  
 حدث و جنابت و حیض نفاس زیرا که نجاست تمامی بدن بسبب خروج حدث یا منی  
 یا خون حیض نفاس از آن چیز است که در هم از در یافت نتواند کرد و لیکن عقل بعد تنور  
 بنور شرع ادراک آن میکنند همچو وجدانیات و بدان متاخر میگردد چنانکه متاخر می شود  
 از نجاست حقیقیه بل ذنی بآن است از تا ذنی نجاست حقیقیه و بعضی از آن است  
 که عقل از ادراک نماید مگر بعد مخالطت و مصاحبت با ملائکه مانند نجاست غیبت  
 و دروغ و سخن چینی و غیره چنانچه در حدیث صحیح وارد شده است اِذَا الذِّبَّ الْعَبْدُ  
 تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَنْ لَتَنَ مَا جَاءَهُ بِهِ دَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ حَاشَ  
 اَیْکَ و تفتیک دروغ میگوید و میگوید و فرشته یک میل بهمت بگویند آن وزیر مانند  
 نجاست خمر و مسکرات مطهره نجاست در هم را بود و این قسم در حقیقت است بقدر توانایی  
 اعنی آن نجاست روحانی که اثرش عند التعمق و مصاحبت با ملائکه در بدن ظهور یابد  
 بعد تأثیر آن در اعمال اخلاقی که مژ و لفتش باین می شود از این جاست که اعتقاد  
 فرمود حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم از اکل از دیگی که در آن بقولات بود  
 و فرمود بیک از صحابه که اَلْاِیُّ اَنَا اَجِیْ مَنِ اَنَا اَجِیْ یعنی بخور زیرا که من  
 رنانات ینهم با آنکه نوباد و مناجات نمیکنی ترویجی است که سبب است آن حضرت صلی الله  
 علیه و سلم به پخته در دیگی آورده شد و از آن سبب خبر هرگز نگفت هر دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم از تناول نمود و بایکے از صحابہ فرمود کہ تو بخور و مخاطب بچوں اجتناب  
 انجناب ختمی تا ب علیہ الصلوٰۃ والسلام معاینہ کردا و نیز از خوردنش دست کشید از وقت  
 سرور کائنات علیہ الصغیرات و التسلیمات این حدیث فرمود یعنی ہر چند خوردن ہر  
 بخندہ حلال است لیکن از آنجا کہ مرا با جبریل امین اتفاق حکم می افتد و ایشان را بوسی ہر  
 خوش نمی آید بنا علیہ بر آن خوردنش خود را باز دہم و گو کہ نہ این مرتبہ داری پس ترا  
 از خوردن آن ہرچہ بکلی نیست فقط کذا فی تحفۃ الاخبار و مشکوٰۃ المصابیح و طبقہ ثانیہ  
 اعنی آن نجاست روحیہ کہ اثرش اصلاً بر بدن ظاہر نگردد نجاست عقائد باطل است  
 و اشہد انواع آن شرک باشد چنان نجاستی است کہ از اعقل بوجہ برین الوجوہ دریافت  
 نمیکند فقط لبس ازین تقریر و وجہ چنانکہ باید بوضوح انجامید کہ نجاست شرک تعلق  
 ببدن اہل شرک ندارد بلکہ بارواح شان و جبرئیل امین کہ از تناول دست شریف  
 حبیب خدا علیہ التحیۃ و الثناء بنا بر آنکہ انجناب تقدس تا ب دست جہود گرفتہ بود  
 نہ از جہت نجس بودن جہودان بود کہ از جملہ مشرکین اہل کتاب باشند بلکہ بنا بر آنکہ  
 چون سبوحیان در غایت تنزه ہستند و ارواح مشرکین بکشتہ انواع نجاست روحا  
 متلوث نہا علیہ سہم ہودی دست مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
 داعی ہر شکر راہ روح الامین از تناول دست شریف آمد لہذا جناب رسالت تا ب  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام آب طلب فرمودہ و ضو فرمودہ ہر گاہ طبقات نجاست مختلف  
 پس ہر یک ازین طبقہ حکمی است جد آنکہ کہ بدان اختصاص امر و بیان شر آنکہ اعتنا

انطبقہ اولیٰ در ہر مکان و ہر زمان بر خاص عام واجب است مگر بعد چون صاحب رقبہ  
 دائم را نداند و باعتبار انطبقہ ثانیہ بر خواص یعنی الشرف واجب است چون حرمت صدقہ  
 واجبہ بر ہی ہاشم نہ بر غیر اینان و محاطت با انسان در حالت صوم و غیبت و کذب نیز  
 درین حالت و حال طہارت و اعتبار باطبقہ ثالثہ بر بیچ کی واجب نیست و اثرش  
 ظاہر نشدہ مگر مسجد حرام کہ قبلہ نماز است و آن ایکہ دخول مشرکین در آن بر آج  
 و عمرہ ممنوع گردید فقط و اما تشکیک فی نہ کوردیاب نجس العین بودن مشرکین بقول  
 او تعالیٰ فَلَا یَقْرَءُوا السَّجْدَ اَنْحَرَامِ پس از سر باطل چرا از اجلہ بدیہیات است کہ اگر ہی  
 از قرآن مسجد حرام بنا بر نجاست عین مشرکین میبود این حکم مخفف مسجد حرام نمی گشت  
 زیرا کہ درین حکم مسجد حرام سائر مساجد متساوی الاقدام هستند علاوہ ایکہ در سند  
 عبد الرزاق و تفسیر ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردودہ و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ  
 از فتاویٰ و در سند احمد از جابر رضی اللہ عنہ مروی است کہ فرمود رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ گاہے در نیاید مسجد حرام مشرک کے بعد ازین مال من بعد مگر اہل عہد خدا  
 پس اگر نجاست آنها بمقتضا نفس شرک بودے استثنائے اہل عہد و مالیکیتی  
 نداشت ہذا لکھنؤ المستفتی من التفسیر الاحمدی و حقائق التاویل و النجلی و الکلبانی  
 و من کلام استاذ الائمة فی قولنا شاہ عبد الغنی انما الذکر ہاۃ اما جواب از امر  
 دوم اینکہ بر غیر یہود و نصاریٰ ظہر سیکرات چون شراب و گوشت و ظروف طلا و  
 نقرہ و غیر آن باشد و آوند ہاۃ ایشان از آلودگی نجاسات پاک نباشد پس ہوا

بای ایشان را هم هست اگر چه نظر کند در آن مسلمان بخورد و خالی از نجاست باشد چه در پیش  
 مشارکت مسلم لازم می آید باینها دشعار اینها و این خود درست نیست و بر تقدیر مطلق  
 سفره از این مفاسد هم ممنوع است اگر بطریق عادت و بر سبیل مداومت باشد چه اگر  
 این عامیة مسلم را بخاجی و تقرب باینان و موجب مخالفت و موالات بایشان  
 و این معنی منتهی عندهست بنابراین که حق تعالی در سوره مائده میفرماید **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ**  
**آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ**  
**وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنَّهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ**  
 یعنی ای مومنان دوست نگیرید یهود و نصاری را بعضی ایشان دوست بعضی اند و هر که از شما  
 دوست دارد ایشان پس از این جمله ایشان است هر آینه خدا راه نمی نماید گروهی که از شما  
 و تفسیر آنکه تنزیل است **وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنَّهُمْ** و **مَنْ يَتَوَلَّهُمْ**  
**وَحُكْمُهُمْ حُكْمُهُمْ** و **هَذَا تَعْلِيلُهُمْ مِنَ اللَّهِ وَتَشْدِيدُ فِي وُجُوبِ اجْتَنَابِ**  
**الْمُخَالَفَةِ فِي الدِّينِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ** **لَا يَكُنْ**  
**الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ يَتَوَلَّوْا** **لَا تَكُنْ** **الْمُخَالَفَةِ** **الْمُخَالَفَةِ** **الْمُخَالَفَةِ**  
 از شما پس بسته آنکه من است یعنی اگر گروه اینهاست و حکم او حکم اینهاست این کلام  
 تفسیر و تشدید است از حق تعالی در وجوب کناره کردن از مخالف دین هر آینه خدا هدایت  
 نمیکند گروهی که از ان را یعنی راه راست نمی نمایند آنکسان را **لَا يَكُنْ** **الْمُخَالَفَةِ** **الْمُخَالَفَةِ** **الْمُخَالَفَةِ**  
 بسبب مستی کفار فقط و هم در حدیث شریف مروی شده که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله





جلد دوم نمبر

استغفار بعد از مواکلت یا نه و کذا

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَقَّقَ أَنْ تَأْكُلَ مَعَ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكَ  
وَحَمَلَ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى الْمَدِّ أَوْ مَوِّعَةٍ عَلَى أَنْ تَأْكُلَ تَأْلِيفُ  
قَلْبِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَحْمَلُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلُ عَلَى أَنْ مَنْ كَانَ  
يُشَبِّهُ تَأْلِيفُ قَلْبِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ تَوْفِيقًا بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ انْتَهَى  
تجمنین مست در مطالب المؤمنین پس ازین روایت همچو آفتاب نمر و ز سید رخشد  
که اگر مواکلت با کفار بنیت تالیف قلوب باشد یکبار یاد و بار جائزست و الا یکبار  
هم جائز نیست و معلومست که درین دیار معموله نصاری مواکلت با این قوم  
وسیلہ تقرب و استرضای ایشان باشند نه ذریعہ تالیف قلوب نشان  
بر اختیار دین اسلام پس علت جواز مواکلت با این قوم درین بلاد متفقست  
بنا بر آن درین دیار و امصار محکومہ آنها روان باشند و از چیز فتنه بعضی  
خوش فہمانست کہ بر جواز مواکلت با قوم نصاری علی الاطلاق از آن کہ کہ  
وَطَعَامُ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ  
استدلال کنند و ندانند کہ این استدلال از سر غلط است چه حلت طعام  
اہل کتاب برائے مسلمین و بالعکس چیز دیگرست و جواز اکل و شرب مسلمین  
با آنها چیز دیگر پس از ثبوت یکے ثبوت دیگر لازم نیاید و اللہ سبحانہ  
اعلم بالصواب و عندہ ام الكتاب فقط حررہ العبد الخامل محمد عاویل عاویل اللہ  
سبحانہ بفضلہ الشامل و جلاس من الاسبین لوم الرجف الزلازل

محمد عاویل

نقل محمد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
هذا الحديث يدل على  
جواز مواكلة الكفار  
في بلادهم  
وإن كان  
الغرض من ذلك  
تأليف قلوبهم  
إلى الإسلام  
فإنه جائز  
وإن كان  
الغرض من ذلك  
تأليف قلوبهم  
إلى الكفر  
فإنه حرام  
والله أعلم بالصواب

استغاثهم حوازي كونه بايرونه

جلد دوم نمبر

ترحم الله من اجاب وانا ذنا صاب واجا وكتبه العبد الاثم محمد عبد الله  
الحسيني الواسطي البكر ارمي عالمه الله لطفه السامي

محمد عبد الله

الحبيب مصيب حرره العبد المتقتر الى رحمة رب العدي محمد امير عظمه

محمد امير

آجواب صميم والمجيب نجيم  
حرره محمد عبد الغفار عفا الله

محمد عبد الغفار

آصاب الحبيب فاجاب بنزه الله خير الخزار  
يوم احساب كثره كاسا حسين علي عفي عنه

حسين علي

آجاد من اجاب والله اعلم بالصواب  
كتبه العبد الضعيف محمد لطف الله

محمد لطف الله

آتعمل ان ما قال الحبيب العادل فمدين عا  
وللصدق مائل بمقه العبد المذنب الاواه

محمد سعد الله عفا الله عنه ما جناه ووفقه لما يحبه ويرضاه فقط



جلاد و منبند

استفتای عدم جواز اکل شراب یا کفار

نقل استفتای سرسره مولوی سید احمد خان صاحب دہلوی  
 صدر الصدور از کوئل و جواب از مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب غفرلہ  
 استفتای عدم جواز اکل و شرب با غیر اہل اسلام

چہ میفرمایند علی شریعت دین منکر کہ بودیان و عیسائیان و مسلمانان با ہم بر یک  
 دسار خوان طعام خورد و چربی از محرمات مثل شراب و خنزیر و غیرہ نباشد  
 و نہ دست و دبان کسی از اہل کتاب ان خوردن محرمات آلودہ باشد پس  
 این مواکلت شرعاً جایز نیست بآنہ بینوا التوجیر

### ہو الموفق

اجواب مسلمانان را مواکلت و مخالطت در اکل و شرب با غیر اہل دین خود اند  
 احیاناً یکبار یاد و بار بطریق ابتلا اتفاق افتد مضایقہ ندارد و زیادہ ازین بزرگتر  
 چہ مواکلت و مخالطت نیماہن در اکل و شرب و ملاکت بر معیت و موالات میدارد  
 کہ حق تعالی از ان مانعت فرمودہ است چنانچہ میفرماید **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْبُهْدَ وَالنَّصْرَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ**  
**وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنَّهُمْ** یعنی ای مومنان کہیرید یہود و نصاری  
 دوستان خود ایشان باہم گر دوستانند و کسی کہ از شما ایشان را دوست دارد  
 در حکم ایشانست و در تفسیر نیز نا پوری مدعی است **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ**

کہ بیان لایستہ  
 کہ بگوید غیر  
 اور نصرت کی کوئی  
 بعضی اور کے  
 دوست بعضوں  
 کہ میں آپس میں  
 اور بعض دوستی  
 کی اور کس سے  
 عن ابی موسیٰ  
 اور بعض سے

علیہ السلام  
 علیہ السلام  
 علیہ السلام





این حدیث ابو داؤد و چه معنی دارد و مراد از نسخ و مستنسخ چیست بمقتضای این حدیث  
گفتن تسمیه اهل کتاب بر اهل بیت و بیجه بهر مسلمین و اهل حق دم هر دو بایک ازین  
هر دو ضرورست یا نه حدیث ابو داؤد اینست عن ابن عباس قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم لا تأكلوا مما أكل الكافرين كما أكل الله عليه  
فليس من ذلک فقال طعام الذين أوتوا الكتاب  
حل لكم وطعامكم حل لهم

### جواب از جناب مفتی صاحب مروج بالقاء بهم

معنی قول ابن عباس رضی الله عنهما اینست که بخورید ذبحه را که بنام خدا ذبح  
کرده شده باشد از جانب شما و بخورید آنچه بران نام خدا گرفته نشده باشد  
از شما یعنی جانور سے کہ شما خاصہ برو نام خدا گرفته ذبح کرده باشید حلال است  
و جانور سے کہ شما خصوصاً برو نام خدا گرفته ذبح نکرده باشید حرام است  
اگر چه دیگر سے بنام خدا ذبح کرده باشد اما حاصل قید بنام خدا در کلمه اولاً تا کلمه  
لحق و مراد است کہ از ان ذبیحہ غیر مومنین کہ بنام خدا ذبح کرده باشند خارج  
شد پس حق تعالی عموم غیر مومنین را کہ مدلول کلمہ ما در مقام تکریم بنام الله  
علیہم منکم واقع است نسخ فرموده و ذبیحہ اہل کتاب را از ان باین قول مستثنی  
گردانید و طعام الذين أوتوا الكتاب حل لكم یعنی ذبیحہ اہل کتاب حلال است  
شمار ازیر کہ مراد از طعام نزد اکثر مفسرین کہ ابن عباس از ایشان است ذبیحہ است







## استفتاء عدم جواز تدوی با محرمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حکم ہے علماء دین کا جواز یا عدم جواز میں استعمال ادویہ انگریزی کے کہ اس کے بعض اجزاء عروقی مرکب ہوں شراب اور دواؤں سے مگر وہ ادویہ نشہ نلانی ہوں خصوصاً ایسے موقع میں کہ جہان اور کوئی طیب سوا ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو مینواتو جروا

## ہو الموفق

شراب مخموری ہو یا بہت چونکہ حرام لذتہ ہے اور پیشاب کے مانند نجس نجاست غلیظہ جیس کہ در مختار میں بیان حکم خمر میں مرقوم ہے وَحَرَّمَ قُلُوبُہُمْ اَوْ کَثِیرُہُمْ بِالْاِجْمَاعِ بَعِیْثُہَا اِنْ لَمْ یَاْتِہَا اَنْتِیْ اور بعد اس کے متن میں مذکور ہے وَہِیْ خَمْسَةُ نَجَاسَاتٍ غَلِیْظَةٌ کَالْقَوْلِ اَنْتِیْ توجہ فرمائی کہ شراب سے مرکب ہوگی حرمت اور نجاست میں اس کا حکم مثل اس چیز کے ہوگا جو پیشاب سے مرکب ہو اور اس سبب سے اس کو حرمت اور نجاست عارض ہو دے پس صورت مرقومہ میں جوا دویہ انگریزی کہ مرکب ہوں شراب اور دوسری دواؤں سے اگرچہ وہ ادویہ نشہ نلانی ہوں لیکن سبب ترکیب شراب کے کہ قلیل و کثیر اس کا حرام بعینہ اور نجس نجاست غلیظہ ہے مجموعہ مرکب حرام اور نجس ہو گیا اور تدوی با شیا سے محرمہ بیان فقہائے حنفیہ

۱۰ عام ہوا  
غیر از اس کا  
اور بہت اس کا  
اپنی ذات میں

۴۲

۱۰ اور نجس  
بہت نجاست  
غلیظہ جیس کہ  
بانتیہا ہے

مختلف فیہ ہر بعض فقہا قائل بجواز ہیں اور بعضے قائل بعدم جواز مجوز ہیں کہتے  
 ہیں کہ اگر طبیب مسلمان حصول شفا کو استعمال چیز حرام میں بیان کرے اور کوئی چیز  
 حلال ایسی نہ پاوے کہ وہ ازالہ مرض میں اس چیز حرام کے قائم مقام ہو سکے  
 تو ضرورت کے واسطے اس چیز حرام کے ساتھ تدوی درست ہے کیونکہ حق  
 تعالیٰ نے ہر مرض کے واسطے دوا پیدا کی ہے اور دوا کرنے کے لیے رخصت  
 اور اجازت بھی دی ہے پس جبکہ کئی حرام کے استعمال میں حصول شفا یقینی ہوگا اور  
 کوئی چیز سباح نہ ہو سکے قائم مقام ہو سکے سیر نہ ہوگی تو اسوقت اس چیز حرام  
 کی حرمت باقی نہ رہے گی بلکہ استعمال اس چیز حرام کا مباح ہو جائے گا یہ سنا کہ  
 اگر کسی شخص کے منق میں لقمہ چھنسا ہو اور اسکو اس قدر پانی نہ ملے کہ اس کے  
 مدو سے لقمہ حلق سے نیچے اوتا رہے تو اسوقت جائز ہے کہ شخص کو بقدر  
 ضرورت شراب سے لقمہ اوتا رہے یا کوئی شخص شدت پیاس میں ایسا  
 بہتا ہو کہ احتمال ہلاک ہو جانے کا رکھتا ہو تو اسکو زوال عطش کے لیے  
 بمقدار ضرورت شرب خمر دے اور یہ بخاری حدیث سے جو حدیث روایت  
 کی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واخیتہ نے ان الله لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كَثْرَةَ مَا  
 حُرِّمَ عَلَيْكَ كَثْرَةُ مَعْنَى خدائے باریک تعالیٰ نے نہ تمھارا شفا تم لوگوں کی اول  
 چیزوں میں کہ حرام کر دیا ہے اور نہ تم پر پس مراد اس سے وہ اشیاء عمرہ میں  
 کہ جسکے استعمال میں حصول شفا یقینی ہو اور اشیاء سباح میں سے قائم مقام

اور کما غفود تو اس وقت حرمت اوس چیز میں ہو جاوے گی اور وہ چیز عموم و جملہ  
 حرام علیہ کلمہ کے تحت میں داخل نہ ہوگی اس صورت میں استعمال اوسکا لایا نہ ہو  
 اور انہیں کہتے ہیں کہ جو چیزیں شرع شریف میں حرام ہیں استعمال و کما مطلقاً  
 درست نہیں بلکہ ذریعہ دوا کے نہ بذریعہ دوا کے کیونکہ اطباء کا قول بوجہ اسکے  
 کہ تجربہ پر مبنی ہے مفید یقین کا نہیں پس طیب مسلمان کا بیان کرنا حصول شفا کو  
 استعمال چیز اسے حرام میں بسبب انعدام علم قطعی کے حجت جواز تداوی باہر  
 محرم نہیں ہو سکتا بنا برین مجوزین جو معنی کہ حدیث شریف **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہہ کر  
 شفاء کلمہ و **فَبِمَا حَرَّمَ عَلَيْنَا** کے بیان کرنے ہیں وہ معنی خلاص ظاہر  
 ہیں اس واسطے کہ بجز قول اطباء کے اور کوئی طریقہ اور اک خواص ادویہ کا نہیں ہو  
 کیونکہ علم خواص ادویہ کا بعد تجربہ کے ہوتا ہے اور تجربہ و تطبیقہ اطباء کا ہی اور جبکہ  
 بنا بر فقدان یقین کے قول اطباء کا اس باب میں حجت نہ ہو پس احتمال معرفت یقینی  
 حصول شفا کا استعمال اشیا حرام میں باقی نہ رہا اور قیاس جواز نہ ہونے تداوی  
 باہر محرم کا جواز اساعہ لقمہ اور ازالہ عطش پر بوسیلہ شرب نم کے قیاس  
 مع الفارق ہی اسلئے کہ وقت میسر ہونے پانی کے شراب سے لقمہ اوتارنا یا  
 پیاس منقوت ہونے کے لیے ضرورت کے موافق شراب پینا وہ چیز ہے کہ  
 جسکا نفع تحقق اور متیقن ہی پس اس صورت میں احیائے نفس یقینی ہی اس  
 سبب جو شخص حالت مذکورہ میں اوسکو ترک کرے گا اور مر جاوے گا تو

۲۲

گنگا گارہو گا جیسا کہ کوئی شخص شدت بھوک میں اس طرح گرفتار ہو کہ اگر کچھ کھائے  
 تو مر جاوے پس ایسی حالت میں اوپر فرض ہے کہ کچھ کھا لیوے اگرچہ مردار سے  
 ہو یا مال حرام سے یا مال غیر سے گو اس صورت میں ضمان دینا لازم ہو گا لیکن  
 قدر ضرورت سے تجاوز نہ کرے ورنہ مرتکب مر غیر مشروع کا ہو گا پھر اگر ایسا  
 شخص باوجود قدرت کے کھانے کو ترک کرے گا اور مر جاوے گا تو گنگا گارہو  
 اس واسطے کہ ہمیں احیا نفس متحقق اور متیقن ہو اور اسی تيقن کی وجہ سے مردار  
 سد رمق نے بمقتضائے الضرورات تتبع المخطوات مردار یا حرام مال کے  
 استعمال کو بقدر ضرورت مباح کر دیا کیونکہ عند الضرورت مباح ہونا منوع شرعی  
 معنی ہے اور اسکے تعین اور تحقق منفعت کے تيقن پر نہ احتمال نفع پر بخلان  
 ندائی کے اگرچہ باشیا مباح ہو کیونکہ ندائی میں احیا نفس متیقن نہیں ہے  
 بلکہ محتمل ہے پس اگر کوئی مریض مردار کو ترک کرے کہ مر جاوے گا تو گنگا  
 گارہو گا جیسا کہ فقہانے اسکی تصریح کر دی ہے فقط جبکہ دلیل مجوزین اور تردید  
 اسکی من جانب تعین تمامہ تفصیل موانع منفردہ در مختار اور اسکے دونوں  
 حاشیہ طحطاوی اور رد المحتار سے بمعرض نقل آئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ  
 صاحب در مختار نے بنظر رجحان قول تعین کے کتاب الطہارۃ اور کتاب  
 الرضاع میں پھر الرائق شرح کنز الدقائق سے نقل کیا ہے کہ کتاب ہندیہ منع  
 وعدم جواز ندائی باشیا کے عمر ہے اور بھی عبارت در مختار کی ہو کتاب الشتر

میں نے ذکر کو مخرمین سے سطور ہر دو ہی ملتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ اور حُرْمَتِ الْاِشْتِغَاعِ بِهَا وَلَوْ يَسْتَقْبَلُ  
 ذَوَاتُ الْاَلِ اِنْ قَالَ اَوْ فِي ذَوَاتِهِ اَنْتُمْ بَعْدَ الْحَاجَةِ اِسْمِ طَلَبِ كَيْ تَأْيِيْدُ  
 کرتی ہو، وعلیٰ ہذا القیاس عبارت ملتی الا بحر کی جو کتاب الا شریعہ میں واقع ہو  
 سبب اس میں مضمون کی ہر جہت میں حال و کال و جَوْرُ الْاِشْتِغَاعِ بِالْحَقِّ وَلَا اَنْ  
 یَنْ اَوْ یِیْهَا جَرْحٌ وَلَا دُبْرُ آئِیَّةٍ وَلَا تَشْتَقِیْ اَوْ مِیْنًا وَلَوْ مِیْنًا لِلتَّحْدَا  
 انتہی اور محض طحاوی نے جو کتاب الرضاع میں ذیل قول شارح و کال و اِشْتِغَاعِ  
 بِهٖ یَعْبُرُ وَ دَرَجَةُ حَرَامٍ عَلَی الصَّغِیْرِ لَهَا بِهٖ اَمَّا اِذَا كَانَ لِنَصْرِ وَرَدِ  
 فقہیہ خلاف و الفتاویٰ علی المنع کما یأتی انتہی مفتی بہ ہونے قول  
 اہم جواز پر مطلق ہو، محضی شامی رحمہ اللہ بطلان السامی نے جو کتاب الا بحر الا  
 میں تحت قول شارح و جَوْرُ الْاِشْتِغَاعِ فِي الرَّهَائِیَةِ بِحُرْمَتِ الْاِشْتِغَاعِ بِهَا عِبَارَتِ نَہَايَہِ کی نقل  
 کر کے لکھا ہے کہ قَالَ فِي الرَّهَائِیَةِ بَعْدَ الْمَقْلَدِ اَنَّ النِّهَایَةَ وَ اَقْرَبُہِ فِي الْمَنْعِ الْغَفَرُ وَ فِیْہَا  
 وَقَدْ مَنَافِی الطَّهَارَةِ وَالرِّضَاعِ اَنَّ الْمَذْهَبَ خِلَافَهُ اَنْتَہی میں شعر ہو مخرج  
 و مختار ہونے قول مامعین پر اور جو کہ ذخیرۃ العقبیٰ میں ذیل کتاب الکراہتہ کے  
 سطر ہی پر قَوْلُهُ وَ الْحَقْنَةُ اَيُّ جَاَزَ الْاِحْتِقَانُ لِلتَّحْدَاوِیِّ لَا لِلشَّعْبَانِ  
 قَالَ مُفْتِی الثَّقَلِیْنِ لَا یَجُوزُ اسْتِعْمَالُ الْحُرْمِ فِي الْحَقْنَةِ كَالْحَقْنِ وَ نَحْوِہَا  
 لَا اِنَّ التَّحْدَاوِیَّ بِالْحُرْمِ بِحُرْمَتِہِ اَنْتَہی بھی اختیار قول مامعین پر دلیل واضح ہو  
 کیونکہ مفتی الثقلین نے حرمت تداوی بالمحرم پر جزم کر کے اس کے دلیل عدم جواز

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

جلد دوم نمبر ۱۰

استعمال اشباہ حرام کی عمل ظاہر ترین گردانی ہے علاوہ اسکے اور کتب معتقدہ سے  
بھی راجحیت قول ناہین اور مرجوحیت قول مجوزین کی مفہوم ہوتی ہے اور صاحب وقتار نے  
کتاب لطاریہ میں بعد بیان اختلافات اور نقل کلام صاحب بحر الرائق کے کہ مشغل  
استغفار از رب عدم جواز پر ہے جو صنف سے فتویٰ جواز پر حکایت بلفظ نقل  
نقل کیا ہے و نیز عبارت فرغ اُخْتُلِفَ فِي التَّدَاوِي بِالْحَرَمِ فَقَاطِرُ الْمَذْهَبِ  
الْمَنْعِ كَمَا فِي رِضَاءِ الْحَرَمِ لَكِنْ فَقَلَ الْمُصَيِّفُ مَنَّهُ وَهَذَا عَنِ الْحَاوِي  
وَقِيلَ يُرَخَّصُ إِذَا عَلِمَ فِيهِ الشِّفَاءُ وَلَمْ يُعْلَمْ دَوَاءُ آخَرَ كَمَا رَخَّصَ  
الْحَصْبُ لِلْعَطْشَانِ وَعَلَيْهِ الْقَوَايِصُ لَمْ تَنْهَ بِمَشْيِ لَطَارِي فِي  
کتاب رسل میں اوس نقل پر اعتراض کیا ہے یا بن عبارت وَفِي هَذَا التَّقْيِيلِ  
عَنِ الْمُصَيِّفِ نَظَرٌ فَإِنَّ الْقَوَايِصَ فِي كَلَامِهِ عَلَى الْمَنْعِ لَا عَلَى التَّرْخِصِ  
وَأَنهَذَا وَفِي الْحَاوِي الْقَدَمِي فَلَمَّا سَأَلَ الدَّرَمِي عَنْ أَنْفِ رَسَانٍ وَكَأَنَّ  
يَنْقَطِعُ حَتَّى يُخْشَى عَلَيْهِ الْمَوْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِالْجَبَرَةِ أَنَّهُ لَوْ كُنْتَ  
فَأَنهَذَا الْكِتَابُ أَوْ الْإِخْلَاصُ بِذَلِكَ الدَّرَمِي عَلَى جَبَرَتِهِ يَنْقَطِعُ  
فَلَا يُرَخَّصُ لَهُ فِيهِ وَعَلَيْهِ الْقَوَايِصُ وَقِيلَ يُرَخَّصُ كَمَا رَخَّصَ فِي  
تَرْسِ الْحَصْبِ لِلْعَطْشَانِ وَكُلُّ الْمَيْكَةِ فِي الْمَحْصَةِ لَمْ تَنْهَ لَكِنْ  
معتنی شامی کے کلام کا مدلول یہ ہے کہ نحو الغفار شرح ترمذی البصار کے انہوں  
میں فتویٰ جواز پر ہے و عبارتہ کہذا أَقْلْتُ نَقَطُ وَعَلَيْهِ الْقَوَايِصُ رَأْسُهُ

[illegible]

فِي سُنَخَيْنٍ فِي الْمَعْرِ بَعْدَ الْقَوْلِ الثَّانِي كَمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ كَمَا عِلَّتَهُ  
 وَكَذَلِكَ آيَتُهُ فِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ فَعَلِمَ أَنَّ مَا فِي سُنَخَيْنٍ مُتَعَرِّفٌ  
 قَائِلُهُمْ أَنْتَهَتْ أَب وَاضِحٌ هُوَ كَمَا ملاحظه کلام محشی طحطاوی وحشی شامی علیہما الرحمۃ  
 ایسا ثابت ہوتا ہے کہ اس مقام میں نسخ حاوی قدسی کے بایکہ دیگر اختلاف کہتے  
 ہیں وعلیٰ هذا القیاس نسخ منخ الغفار کے بھی اس محل میں باہم مختلف ہیں  
 کیونکہ حصر کرنا روایت لفظ وعلیہ الفتوی کا قول جواز پر صورت دو نسخوں منخ  
 میں جیسا کہ محشی شامی سے وقوع میں آیا دلیل صریح اسپر ہے کہ سوا ہی نسخین  
 مذکور تین کے اور نسخوں میں موافق نقل طحطاوی کے پایا گیا اور بعید نہیں  
 کہ لفظ فافہم جو محشی شامی میں واقع ہے اشارہ اسی طرف ہو پس اس صورت میں  
 مصنف علیہ الرحمۃ کے کلام سے تدوی باشیائے حرہ کے جواز پر فتویٰ  
 برسیل جزم و یقین کے مفہوم نہیں ہوتا اور منطوق اکثر کتب حنفیہ کا ترجیح قول  
 لعدم جواز علی سبیل القطع ہی پس سراور یہ ہے کہ صاحب درمختار نے جو مصنف  
 سے فتویٰ جواز پر نقل کیا ہے کہ وہ مصنف کے کلام سے نظر باختلاف  
 نسخ بطریق جزم کے مفہوم نہیں ہوتا معارض منطوق یقینی اور کتب معتمدہ  
 کے نہ بلکہ درمختار میں ذیل کتاب الاشرار بیان حکم خمر میں خود مصنف کا کلام  
 منافی اس نقل کے ہے اور شارح علیہ الرحمۃ نے اس قول کی شرح میں  
 خود مصنف سے اس کا مستعمل علیہ ہونا نقل کیا ہے چنانچہ عبارت اس مقام

منقول من  
 القاری کا قول  
 ثان کے جیسے ذکر  
 کیا اور مستعمل  
 جیسا کہ اشارہ  
 اور ایسا ہی پایا گیا  
 معلوم الفتوی میں  
 اس جہان آیا کہ فتویٰ  
 مستعمل ہی طرف  
 ۱۱۶۱

کی یہ ہو ولا یجوز ذیہا الشدائی علی المعتمد قالہ المصنّف قلت  
ولکن باحتیاطاً انرا فقط کہ فی الحلیل نہایت انتہ تا نظر خیر ہر پوشیدہ نہ ہے  
کہ شارع علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل عن النہایہ مشعر اس بات پر ہو کہ دوبارہ جواز وہ عدم جواز  
نہادی بجزیر احرام صاحب نہایت کلام بھی مضطرب ہو کیونکہ اس نقل سے ظاہر ہوتا  
ہے کہ مذہب صاحب نہایت کلام جواز اور کتاب بخاطر الاباحہ میں جو شارع نے نقل  
کیا ہو بقول خود وجوز ذہ فی التہاۃ یقول و یحرم الخ اوس سے معلوم ہوتا ہو کہ  
مذہب اوس کا جواز ہے پس صاحب نہایت کلام بھی حکم یا جواز پر قطعیت نہیں ہے نہایت  
صاحب درالمتقی میں عبارت نہایت کی جو شعر جواز ہے نقل کر کے اوس کے نزدیک  
میں کہا ہے وَقَدْ مَنَّا فِي الطَّهَارَةِ وَالْإِنِّصَاعِ أَنَّ الْمَذْهَبَ خِلَافُهُ انہی  
جیسا کہ بیشتر عاشیہ متناہیت منقول ہوا علاوہ اس کے خفیہ علیہ الرحمہ کے نزدیک  
شیء حرام کے استعمال میں کمال احتیاط مد نظر ہو یہاں تک کہ درصورت دالہ ہونے  
میں کمال احرام کسی شیء کے احتیاطاً حرام کہ حلال پر غلبہ دیکر اوس شیء کے استعمال  
کو جائز نہیں رکھتے چنانچہ قاعدہ شرعی اِذَا جُمِعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلِبَ  
الْحَرَامُ جیسا کہ اشیاء و نظائر میں ہر قوم ہو اس مدعا پر گواہ ہی یعنی جب ایک چیز  
حلال اور حرام ہونے میں علما کا اختلاف ہو اور دلیل علت کی مساوی ہو دلیل  
حوت کے یعنی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہو اس صورت میں دلیل حرمت پر  
عمل کرنا چاہیے نہ دلیل علت پر تاکہ لایزال السلام استعمال اوس چیز سے کہ جو منہج اسلام



پہنچے ہیں کیونکہ یہ اس سنائی اطاعت و خلاف التقیاء حکم خدا و رسول علیہ التحمید و التثانیہ ہے ہر  
 پھر جبکہ دلیل حجت کو رجحان ہوگا دلیل حجت پر اوس صورت میں بطریق اولیٰ استعمال  
 اوس چیز کا و انہو کا اور محققین حنفیہ نے جو قبول اطباء کو اس بات میں اعتبار نہیں کیا  
 پس نظر ہرے ہو کہ منشا اوس کا بھی احتیاط ہی اس لیے کہ اطباء کا قول از قبیل تجربیات  
 ہی اور تجربہ یقین کا مفید نہیں ہوتا بلکہ مفاد اوس کا ظن غالب ہی پس اگر استعمال  
 شے حرام میں احتیاط نہ نظر نہ توی تو جیسا کہ اوس مسائل میں علیہ یقین معتبر ہی اس  
 مسئلہ میں بھی محققین اوس کا اعتبار کرتے یا جملہ اصل اس مسئلہ تلاویٰ بالمحرم میں  
 مسئلہ بول کول اللحم ہی جیسا کہ در مختار کے باب الرضاع میں بحر الرائق سے منقول  
 ہو کہ اصلہ بول اللحم کول انتہی و ہر گاہ مزید توضیح و تشریح مقتضی تعرض مسئلہ  
 مرقومہ کی بھی ہو تا اگر چہ بیان اوس کا باعث اطناب کلام و تطویل مقال ہی لیکن  
 بنظر زیادت افادت ذکر اوس کا بھی مناسب جل ہی پس واضح ہو کہ بول کول اللحم کی  
 علت و حرمت و طہارت و نجاست میں ہمارے علمائے ثلاثہ بایک دیگر اختلاف رکھتے  
 ہیں امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک مظاہر اور علل ہی دلیل حدیث عنین کے  
 کہ اوسکو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے اور وہ حدیث نوز الالبان  
 میں باین الفاظ مروی ہے کہ **إِنَّ قَوْلَ مَا مِنْ عُرْبَيْنَةٍ أَتَوْا إِلَى الْمَدِينَةِ**  
**فَلَمْ يُؤَافِقْهُمْ فَاصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَانْخَفَتْ بَطُونُهُمْ فَأَمَرَهُمْ**  
**رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَيَسْتَرْفِعُوا**

اس مسئلہ میں امام محمد علیہ الرحمہ کی  
 دلیل حجت کو رجحان ہوگا دلیل حجت پر اوس صورت میں بطریق اولیٰ استعمال  
 اوس چیز کا و انہو کا اور محققین حنفیہ نے جو قبول اطباء کو اس بات میں اعتبار نہیں کیا  
 پس نظر ہرے ہو کہ منشا اوس کا بھی احتیاط ہی اس لیے کہ اطباء کا قول از قبیل تجربیات  
 ہی اور تجربہ یقین کا مفید نہیں ہوتا بلکہ مفاد اوس کا ظن غالب ہی پس اگر استعمال  
 شے حرام میں احتیاط نہ نظر نہ توی تو جیسا کہ اوس مسائل میں علیہ یقین معتبر ہی اس  
 مسئلہ میں بھی محققین اوس کا اعتبار کرتے یا جملہ اصل اس مسئلہ تلاویٰ بالمحرم میں  
 مسئلہ بول کول اللحم ہی جیسا کہ در مختار کے باب الرضاع میں بحر الرائق سے منقول  
 ہو کہ اصلہ بول اللحم کول انتہی و ہر گاہ مزید توضیح و تشریح مقتضی تعرض مسئلہ  
 مرقومہ کی بھی ہو تا اگر چہ بیان اوس کا باعث اطناب کلام و تطویل مقال ہی لیکن  
 بنظر زیادت افادت ذکر اوس کا بھی مناسب جل ہی پس واضح ہو کہ بول کول اللحم کی  
 علت و حرمت و طہارت و نجاست میں ہمارے علمائے ثلاثہ بایک دیگر اختلاف رکھتے  
 ہیں امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک مظاہر اور علل ہی دلیل حدیث عنین کے  
 کہ اوسکو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے اور وہ حدیث نوز الالبان  
 میں باین الفاظ مروی ہے کہ **إِنَّ قَوْلَ مَا مِنْ عُرْبَيْنَةٍ أَتَوْا إِلَى الْمَدِينَةِ**  
**فَلَمْ يُؤَافِقْهُمْ فَاصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَانْخَفَتْ بَطُونُهُمْ فَأَمَرَهُمْ**  
**رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَيَسْتَرْفِعُوا**



إِلَى أَنْ قَالُوا الَّذِي يَدُلُّ عَلَى كَوْنِ حَلْيُوثِ الْعَرَبِيِّينَ مَسْخُوحًا  
 بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْمَثَلَةَ الَّتِي تَعْنِيهَا حَدِيثُ الْعَرَبِيِّينَ  
 مَسْخُوحَةٌ بِالْإِتِّفَاقِ لَا تَعْنِي كَانَتْ فِي ابْتِدَاءِ الْإِسْلَامِ انْتَهَى  
 اور یہی وجہ ہے کہ حکم بول ماکول اللہ میں احباب متون نے شیخین کے قول کو اختیار کیا  
 ہے اس لیے امداد الفتح میں تصریح کر دی کہ وَالْفَتْوَى عَلَى قَوْلِهِمَا  
 جیسا کہ حاشیہ شامیہ میں صرح ہے بس بیان ماسبق سے واضح ہوا کہ اگرچہ ہمارے  
 ونجاست میں بول ماکول اللہ کے امام محمد و امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ باہم اختلاف  
 رکھتے ہیں لیکن تداوی میں اس کے استعمال کا جائز ہونا دونوں صاحبوں کا متفق علیہ  
 ہے اور مثلاً اس کا ضرورت اور رخصت دینا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی  
 قبیلہ عربین کو واسطے پیئے پیشاب و ٹون کے کہ اس کے پیئے سے اونکو صحت  
 حاصل ہوئی اور امام ہمام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک تداوی میں اس کے استعمال  
 جائز نہیں ہے جو طرح غیہ تداوی میں جائز نہیں اور استدلال محدث عربین کا  
 جواب حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اس طرح دیا ہے کہ حضرت رسول خدا علیہ السلام  
 والثناء نے قبیلہ عربین کو جو اوٹون کے پیشاب پیئے کی رخصت دی تھی  
 پس سبب اس کا یہ ہے کہ آپ کو بواسطہ وحی کے اونکی شفا کی معرفت قطعی  
 حاصل ہوئی تھی بخلاف اور مرضی کے کہ شفا اونکی استعمال بول ماکول اللہ میں متفق  
 نہیں ہے کیونکہ اس باب میں ہر جرح نہیں ہے مگر طب کی طرف حال نکمل طب کا بحث

یہاں تک سا کما  
 فیہذا لہذا لہذا لہذا  
 اور یہی وجہ ہے کہ حکم بول ماکول اللہ میں احباب متون نے شیخین کے قول کو اختیار کیا ہے اس لیے امداد الفتح میں تصریح کر دی کہ وَالْفَتْوَى عَلَى قَوْلِهِمَا جیسا کہ حاشیہ شامیہ میں صرح ہے بس بیان ماسبق سے واضح ہوا کہ اگرچہ ہمارے ونجاست میں بول ماکول اللہ کے امام محمد و امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ باہم اختلاف رکھتے ہیں لیکن تداوی میں اس کے استعمال کا جائز ہونا دونوں صاحبوں کا متفق علیہ ہے اور مثلاً اس کا ضرورت اور رخصت دینا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی قبیلہ عربین کو واسطے پیئے پیشاب و ٹون کے کہ اس کے پیئے سے اونکو صحت حاصل ہوئی اور امام ہمام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک تداوی میں اس کے استعمال جائز نہیں ہے جو طرح غیہ تداوی میں جائز نہیں اور استدلال محدث عربین کا جواب حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اس طرح دیا ہے کہ حضرت رسول خدا علیہ السلام والثناء نے قبیلہ عربین کو جو اوٹون کے پیشاب پیئے کی رخصت دی تھی پس سبب اس کا یہ ہے کہ آپ کو بواسطہ وحی کے اونکی شفا کی معرفت قطعی حاصل ہوئی تھی بخلاف اور مرضی کے کہ شفا اونکی استعمال بول ماکول اللہ میں متفق نہیں ہے کیونکہ اس باب میں ہر جرح نہیں ہے مگر طب کی طرف حال نکمل طب کا بحث

نہیں یہاں تک کہ اگر شرعی حرام دفع ہلاک میں متعین ہو یعنی ایسا نفس اور ست  
 متیقن ہو جیسا کہ ہیتہ مبتلا بحالات مخصوصہ کے لیے یا خمر عطشان فاقدا الماء کے لیے  
 تو ضرورت کے واسطے بعد ضرورت شرعی حرام کا استعمال کرنا حلال ہو جاوے گا  
 جیسا کہ در المختار علی الدر المختار میں مرقوم ہے فقط جبکہ روایات کتب معتدہ فقہیہ  
 درجہ ثبوت کا پونہچا کہ مرجع و مختار تداوی میں عدم جواز استعمال اشیاء محرمہ  
 کا خمر وغیرہ باہر تو اب جانا چاہیے کہ صورت مستفسرہ میں جو ادویہ اگر بڑی کرب  
 شراب اور دوسری دواؤں سے ہوں اگرچہ وہ نشہ نلانی ہوں ہر گاہ وہ شرع  
 شریعت میں حرام اور محسوس ٹھہریں جیسا کہ صدر جواب میں تفصیل مذکور ہو اسی  
 استعمال ادویہ مرقوم کا قول مرجع و مختار پر ہرگز جائز نہیں ہے گو طبیب مسلمان خیر دیکھ  
 کہ ہمیں بیخ نفایہ اور کوئی چیز مباح قائم مقام اور سکے نہ ملے اور جہاں کہیں طبیب مسلمان  
 میسر نہ آتا ہو وہاں بالاجماع ایسی ادویہ کے ساتھ تداوی درست نہیں ہے جیسا  
 کہ اوپر کے بیان سے بخوبی واضح ہوتا ہے اور نظیر اس مسئلہ کی وہ مسئلہ ہی  
 جسکو محشی طحاوی نے کتاب الطہارۃ میں لکھا ہے وَنَهَى عَنْ عِبَادَةِ وَنَقَلَ الْحَمَوِيُّ  
 أَنَّ لَحْمَ الْخَنَزِيرِ لَا يَجُوزُ التَّدَاوِي بِهِ وَلَنْ تَعْبَنَ وَلَوْ اخْتَلَطَ بِغَيْرِهِ  
 وَلَوْ كَانَ الْغَيْرُ عَلَا عَلَيْهِ وَنَقَلَ ذَلِكَ عَنْ الصَّاحِبِينَ وَالْمُغْنِيَا كَالْفِي  
 وَأَنَّ ذَلِكَ فِي النَّاتِرِ حَاطَّةٌ عَنِ التَّجَمُّدِ أَهَمَّتْ أَهْلَ نَجَرَتٍ بِرَدِّ رَدِّهِ  
 نہیں کہ صورت مسئلہ اور مدلول عبارت منقولہ میں کوئی اور فاق نہیں پایا جاتا

۵۳  
 اگرچہ وہ دوا  
 بہرگز جائز نہیں  
 قابل ہو اور علی  
 کیا ماحولیت  
 اور غرضانہ  
 اور مختار  
 میں نہ تھا  
 کہ اس  
 کہ اس  
 کہ اس

کیونکہ ظاہر ہے کہ جب طبعی لحم خنزیر حرام و نجس ہے، بعینہ ہی اسی طرح شراب بھی نجس و حرام ہے۔  
 بعینہ ہی پس جیسا کہ اختلاط لحم خنزیر کا اگرچہ مخلوب ہو مانع جواز تدوی ہی ایسا ہی اختلاط  
 شراب کا گو اور اجزا او سپر غالب ہوں اور مجموع مرکب نشہ نلاوے باعث عدم جواز  
 تدوی تصور و اللہ سبحانہ عالم بالصواب غفرہ ام الكتاب تحریرہ عبدالحال محمد عادل

عالم اللہ بفضل انشاء جلیلہ من الامین اوم الرحمت و الزلازل  
 المحجب مصیب کتبہ محمد عبد اللہ الحسینی البکرامی

عالم اللہ بلطف السامی  
 محمد عبد اللہ

۵۴

فی الواقع استعمال دوسروں کا جیسا کہ شراب وغیرہ کوئی چیز حرام نجس نہیں ہے بخیر و ذاکر غیر  
 مسلمان جائز نہیں اور بخیر و طیب حائق مسلمان کے بھی بر قول مختار  
 جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب محمد عبد الغفار عفا اللہ عنہ  
 واقعی استعمال دوسروں کے مشتمل بر بعض نجس حرام بر قول مختار  
 بیچکونہ مروا نیست واللہ اعلم نقض العبد المذنب الاداء محمد سعد اللہ  
 عفا اللہ عنہ ماخاہ ووفقہ لما یحبہ فی رضاه



مَا تَقُولُ لِحَمِيَّتِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى

که بعضی علماء میگویند که نماز جمعه گزاردن در ملک هندوستان جائز نیست و بعضی  
عکس آن میفرمایند پس این را بتصریح تمام ارقام فرمایند که آیا گزاردن نماز  
واجب است یا مباح یا گزاردن بجهت برینوا توجروا فقط

### الْحَوَاب

در ملک هندوستان جائز است مسلم است نماز جمعه ملاذ غرض او اینست و اما  
حکومت نصاری فقها می نویسند هر جا که کفار مسلط شوند مسلمانان شخصی  
تا ماضی خود قرار داده و امام خود مقرر کرده نماز آویند پس اگر از اند پس تاویل  
اند که اگر گزاردن نماز آویند که بنحی شعرا اسلام است بهتر است و در قضا و عالمگی  
می نویسند بَلَادٌ عَلَيْهِمْ وَلَا أَكْفَارٌ يَجُوزُ لِلْمُسْلِمِينَ اِقَامَةُ الْجُمُعَةِ  
وَيَصِيرُ الْقَاضِي قَانِنًا بِنِزَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ اِنْ يَكْمُسُوا  
وَالْيَا مُسْلِمًا كَذَا فِي مَعْرِاجِ الدِّدَايَةِ اِنْتَهَى وَاللَّهُ اعْلَمُ

کتاب محمد سعد الله عفی عنه

جواب صحیح کتب محمد عبد الله اهدی  
السلک المی عفی عنه و عن ابی بکرافه

محمد سعد الله ۱۲۴۱

محمد عبد الله اهدی

این کتاب در کتابخانه  
مکتب اهدی  
تبریز  
موجود است  
در سال  
۱۳۴۱  
تبریز

## خاتمة المطبع

بفضل حضرت مفضل منعم و دوسرا حصہ مجموعہ استفتاء ہای فیض عام مطبع نظامی واقع کانپور میں اہتمام امید وار غفران حضرت یزد سبحان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان علیہما الرحمة والرضوان سے مطبوع ہو کہ باعث ہدایت خاص و عام و رشادت کافہ انام ہو اقی سبحانہ و تعالیٰ توفیق علم و عمل مسلمانوں کو عنایت فرماوہ اور نشاء اللہ المستعان باقی حصے اس مجموعہ فیض عام کے جو قریب ہجرت ۱۲۰۰ قریب طبع ہو چکا ہے میں بعون اللہ المعین نہ نستعین فی کل وقت و حین فقط

### فہرست مکتوبات

صفحہ	مضمون مسد	صفحہ	مضمون مسلمہ
۴	سنت موکدہ ہونا نماز تراویح کا ساتھ عین بین رکعت کے	۳۶	استفتاء ہای عام جواز مواکلت با غیر اہل اسلام از عتی محمد سعد حصہ
۱۵	تہذیب حضرت شاہ عبدالعزیز قدس تعین بین رکعت نماز تراویح میں	۴۲	عدم جواز استسقاء و اوجا حرام کا
۲۰	اثبات طہارت اجسام مشرکین و عدم جواز مواکلت با اہل کتاب	۵۵	استفتاء ہای جواز جود و بلا و ہندوستان

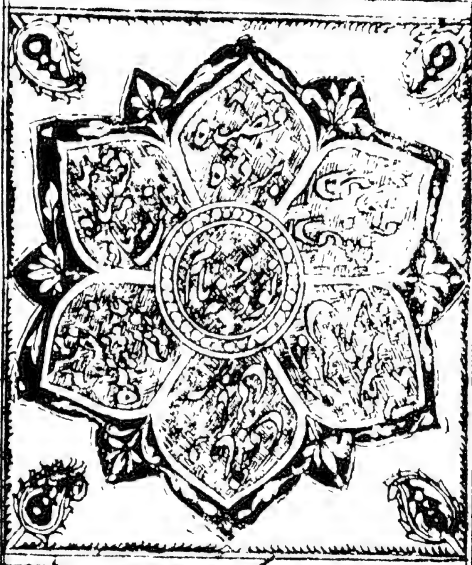
واسطے سند اس امر کہ یہ مجموعہ چھپا ہوا مطبع نظامی کا ہے و نہ خطا ہتیم کے کی گئے

العمد

محمد رفیع بن حاجی محمد روشن خان خفی قدیم



وَأَسْمَاءُ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَىٰ فَاذْعُوهُ بِحَسْبِ

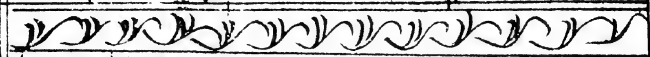


وَمِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَىٰ شَيْخَانِ بْنِ أَبِي





بسم الله الرحمن الرحيم



اسناد قصیده پیرده

این کوکب تیره و مناقب شریفه است محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم تصنیف شیخ امام صالح  
 ابو عبد الله محمد بن سعید بن حسن بوسری و لاضی رحمه الله علیه تصنیف این قصیده آن بود  
 که چون شیخ رام ضلایح لاحق شد و نصف بدن وی باطل گشت این فکر کرده که بنویسد  
 مدح رسول الله صلی الله علیه و سلم و آن قصیده طلب فاعت کند از جناب حضرت باری تعالی  
 چون این قصیده فارغ شد و خواست که بر وجه رسول الله صلی الله علیه و سلم سپردی  
 کائنات خلاصه موجودات اسبخراب دید و متوسل شد بسوی آن حضرت تفرغ کرد و سوال نمود  
 سرور اکشف خبر خود نمود فرمود بر خبر که شفا یافتی و مغفور گشتی ببرت قصیده خود پیش بیا  
 صحیح و سالم و بچاه قصیده را برگرفت و بجانب وضه منوره روان شد و یکس اطلاع نداشت درین  
 آنجا که از فقر پیش آمد و ابتداء السلام کرد و گفت ای شرف الدین بخوان قصیده که تألیف کرده و در  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم پس گفت کدام قصیده بخوانی که در مدح رسول الله صلی الله علیه و سلم تصنیف

بسیار گفتم گفت قصیده که مطلق است **س** این تکرار بر این بزرگوار گشت با سکه مطلق شده است  
 میچکسین قصیده گفت اندیشیده ام این قصیده را دوست که میخواندی در پیش سر و کلمات و  
 او منوچه شد و حضرت حق بجا و تعالی تر عافیت را و بخشیده تر برکت آن قصیده گفت آن قصیده ابو  
 وادم رفت ناچار پیش مردم گفتم فاش شد مرا آن بسیار شد برکت تا آنکه قصیده مذکور بصفا  
 بهاء الدین زیر ملک ظاهر رسید و میسایند و تذکره که نشنود آن قصیده را گریسته و بپایند  
 و سر بر بند بسیار دوست میداشت استماع این قصیده را و او اهل تبرک می جستند آن قصیده  
 در امور عظیمه وین خود دنیا می داین ست نص کلام صنف استماعی علیه قصیده و  
 مشهور است که چون متنا شد بر ملائکه شرف شد بر عی شید که در خواست بنمبر صلی الله علیه و سلم را  
 مرا و گفت که در پیش قاضی بهاء الدین بگیر قصیده بر ده که بسبب آن شفا خواهی یافت چون صبح شد  
 قاضی بهاء الدین مدبر ده را طلب کرد قاضی قصیده را بر آورد و در چشم او نهاد و همان وقت همان  
 شفا یافت و آن استماعی قصیده مذکور مشهور البرکت است هر گاه یک احتیاج افتد بخواند متا  
 بر آید انشاء الله تعالی مخفی نماند که اسناد این قصیده بعبادت علی بود فقیر حقیر ضعیف نحیف  
 لطف الله تعالی محمد بن استاد احمد المهوری بعبادت فارسی ترجمه نمود در راه بیخ  
 سنه که هزار و هفتاد و نه هجرت خاتم الانبیا و المرسلین صلی الله علیه و سلم را صاحب جمعین +

	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ		
الرَّحِيمُ بہت مہربان	الرَّحْمَنُ بہت بخشنے والا	هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وہ ہے خداوند بزرگ ایسا خدا کہ نہیں ہے کوئی سمجھتا ہو	
الْمُؤْمِنُ جو خود پر ایمان والا ہو	السَّلَامُ سلامت و بی عیب	الْقُدُّوسُ پاکیزہ و صفوں بڑی	الْمَلِكُ بادشاہ مطلق و مطلق کا
الْمُتَكَبِّرُ بزرگوار و بڑے مانند	الْجَبَّارُ سنوارنے والا و مطلق کا	الْعَزِيزُ غالب و بڑے مانند	الْمُهَيَّمِ نظم دینا
الْعَفَّارُ بخشنے والا و اللہ تعالیٰ کا	الْمُصَوِّرُ صور اور عکس بنانے والا	الْبَاقِيُ پیدا کرنے والا مطلق کا	الْمَخْلُقُ پیدا کرنے والا سب چیز کا
الْفَتَّاحُ اچھا کھولنے والا و اللہ تعالیٰ کا	الرَّزَّاقُ روز دینے والا و اللہ تعالیٰ کا	الْوَهَّابُ بہت دینے والا و اللہ تعالیٰ کا	الْقَهَّارُ غالب چیز پر
الْمُخَافِضُ پست کرنے والا دشمن کا	الْبَاسِطُ کھینچنے والا و روزی کا یا دل بڑھانے والا	الْقَابِضُ نگھٹنے والا و روزی کا یا دل بڑھانے والا	الْعَلِيمُ بڑا جاننے والا و سب چیز کا جاننے والا

الرَّافِعُ	المُعِزُّ	الْمُدِّنُ	السَّمِيعُ
بلند کرنا والا درجہ بلند بخدا	عزت دینے والا بلند بخدا	خدا کرنا والا	نیک سننے والا درجہ عاویٰ فرما
البَصِیُّ	الحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللَّطِيفُ
نیک دیکھنے والا	حکم کرنے والا	انصاف کرنے والا	باریک بین ہمارے نزدیک
الْحَبِیْبُ	الْحَلِیْمُ	الْعَظِیْمُ	الْغَفُورُ
خبردار ہر چیز کا	بردار ہر چیز کا	بزرگ اور بزرگوار ہر چیز کا	نیک بخشنے والا
الشَّكُورُ	الْعَلِیُّ	الْكَبِیْرُ	الْحَفِیْظُ
قدر دان شکر کرنا والا	بلند مرتبہ	بڑا سب سے	حفاظت کرنے والا غلطی کا پرہیز کرنے والا
الْمُقِیْتُ	الْحَسِیْبُ	الْجَلِیْلُ	الْكَرِیْمُ
قوت دینے والا یار تیزی	نکھلتے ہوئے کرنا والا ہر حال میں	بزرگ قدرت اور باری	صانع کریم یا بزرگوار
الرَّقِیْبُ	الْمَجِیْبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِیْمُ
نیک دیکھنے والا سب کا	قبول کرنا والا دعاؤں کا	فرغ عالم اور بخشش	استوار اور درست گفتار
الْوَدُودُ	الْمَجِیْدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِیْدُ
ہست و ست کرنے والا	صاحب بزرگی کا	اٹھانے والا رسولوں کا	حاضر و مطلع ہر امر کا

الْمَتِينُ استوار کار	الْقَوِيُّ قدرت والا	الْوَكِيلُ کار ساز بند و نیکو	الْحَقُّ بابت سادہ منتہای حقیقت
الْمُبْدِئُ پیدا کرنے والا چیز و نیکو	الْحَمِيدُ گمیرنے والا	الْحَمِيدُ توہیف کرنے والا ذات اور	الْوَلِيُّ مدد کرنے والا اور دوست والا
الْحَيُّ زندہ ہمیشہ سوسوکنے والا	الْمُمِيتُ مارنے والا	الْحَيُّ زندہ کرنے والا	الْمُعِيدُ پیدا کرنے والا اور مری بار
الْوَاحِدُ ایک حقیقت ذات و نیکو	الْمَاجِدُ بزرگ مطلق	الْوَاحِدُ غنی اور بزرگوار محتاج	الْقَبِيضُ تمام بخیر و امان اور بزرگوری
الْمُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنے والا	الْفَادِرُ قدرت والا پر جزیرہ	الْقَدِيرُ بزرگوار و کمین محتاج	الْأَحَدُ ایک سب ترکیبوں سے
الْآخِرُ پچھلے سب سے	الْأَوَّلُ پہلے سب سے	الْمَوْجِبُ پہلے والا و نیکو	الْمُقَدِّمُ پہلے کرنے والا و نیکو
الْمُتَعَالِي بلند مرتبہ پر جزیرہ	الْوَالِي کام کرنے والا سادہ منتہا	الْبَاطِنُ پوشیدہ و ہم و خیال	الظَّاهِرُ ظاہر سادہ صفوں والا

الدُّرُّ نیکو کار	التَّوَّابُ قبول کرنے والا توبہ کرنے والا	الْمُعِمْ دین والا نعمت دینے والا	الْمُسْتَقِمْ مستقیم
العَفْوُ بخشش کرنے والا گناہوں کا	السَّرُوفُ بہت مہربان	الْمَلِكُ الْمَلِكُ بادشاہ جہان کا	يَاكُ الْجَلَالُ ای صاحب بزرگی
الْإِكْرَامُ پرستش کرنے والا	الرَّحْبُ بہت دانا اور مہربان	الْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	الْحَاجِمُ جمع کرنے والا لوگوں کا
الْفَيْ بے پرواہ چیز سے	الْمُعْنَى بے پرواہ کرنے والا ہر چیز سے	الْمُعْطَى عطا کرنے والا	الْمَانَةُ پیمانہ والا انعام دینے والا
الضَّادُّ ضرر پہونچانے والا جبکہ	النَّافِعُ نفع پہونچانے والا	النُّورُ آبجہاد پر نور ظاہر کرنے والا	الْهَادِي راہ راست پہونچانے والا
الْبَدِيعُ پہلا کرنے والا چیزوں	الْبَاقِي بہشت پر پہونچنے والا	الْوَارِثُ رہنے والا بعد فرشتوں	الْإِسْتِشَادُ رہنا مالک کا
الصُّبُورُ برہنہ کرنے والا نہیں کرنے	الْصَّادِقُ راست گو	السَّنَّارُ پوشیدہ کرنے والا	الَّذِي ایسا

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ عُمْرُكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

کہ نہیں مانتا کہ کوئی شہزادہ سننے والا اور جاننے والا ہو تجھس تو امیر ہمارا اور قیرمیں ہی رہنا

بِقَوْلِهِ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ وَوَصَّلَ اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

ایمان ملک اور راجہ مددگار اور درود بھیجے اللہ تعالیٰ دیر بہترین مخلوق بنے کہ محمدؐ ہوا اور اولاد اور

أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ طَنَمَتْ

باروں اسکے سب پر سات حسرت انہی کو اسے زیادہ رحم والے سب رحم والوں سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
ابتداء یکنم نام خدا که بیاورم کند و شما را

ابتدا میگویم بنام خدا که بسیار رحم کند و شفا دهد

حَمْدُ أَكْثَرِ أَوَاظِي كَثْرَةِ النِّعَمِ

ستادین بسیار که فرہم آمد بسیارے بخششہارا

سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ فِي السَّمِ

که سزاوارست ذاتا و صفاتا در ذی روح

لَوْلَا مَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ بَدْنِهِ لَكُنَ مِنَ الْغَافِلِينَ

اگر ذات مبارکش جلو گرفته و بر آید و آدمی نیت می کند

الحمد لله ذي الانعام والكرم

حکومت انشراح و خدای است که صفا انعام و بخشش است

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ مَحْدٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كُلُوا مِمَّا خَلَقَ الْاَفْلَاكُ وَمَا خَلَقَهَا

اگر ذاتی اکثریت جو بنیاد نہیں رکھتی تو آسماننا اس پر

أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى لِلنَّاسِ أَجْمَعِينَ

فرستاد او را بر هدایت برای همه انسان

يَقْهَرُهُ أَفْعَى الْبُلْدَانِ قَاطِبَةً

بهرگز خود فتح نکند سرزمینها را و هرگز تسلیم نشود

بِأَخْزِئَتِهِم بِاللُّطْفِ أَكْرَمَهُ

بجای آنکه با خوارگی آنها با لطافت بزرگوارتر

رَسُولَنَا أَفْصَحُ الصَّنْفِ أَطْعَمَهُم

پیامبر ما فصیحترین گروه را و بیچارهترین را

لَهُ فَحَاسِنُ لَا تَخْصُ عَجَائِبُهَا

برای او نعمت است که شمار کرد شود عجایبها

لَهُ عَلَى أُمَّةٍ مُّظْلَمَةٍ ظَلَمَتْ

برای او بر امتی ستم کرده و ستمگر

صَلُّوا عَلَيْهِ حَاصِلُ الْإِلَهَ لَهُ

درود فرستید بر او حاصل الهی است

أَرْسَلَهُ رَبُّهُ بِالْعِلْمِ وَالْحَكَمِ

فرستاد او را بر دورگه ابرو بادالشن علوم و حکمتها

يَلُطِّفُهُ مَلَكُ الْأَفَاقِ وَالْكَرَمِ

لطافت بخشد خود بادشاه گشت آنحضرت صلی الله علیه و آله

فَهُوَ الْكَرَامَةُ مِنْ وَاقِ الْقَدَمِ

پس آنحضرت صلی الله علیه و آله است کرامت از دست تبار

نَبِيَّنَا قَدْ أُوتِيَ جَوَامِعُ الْكَلِمِ

پیامبر ما تحقق داده شد کلمات جامع را

لَا تَهْنَأُ قَطْرَاتُ الْبَيْمِ وَالْدَّيْمِ

انجمت نکند قطرات بزم و دایم

كَثِيرٌ حَقٌّ لَهُ حَقَّتْ عَلَى الدِّمَمِ

بسیار حق است بر او حق شد بر دایم

وَسَلِّمُوا لَهُ مَدَّ لِلشَّافِعِ الْأَمَمِ

و سلام فرستید بر خاندان امام



قصیده برده

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

ای خدا رحمت کامل بآنزل فرما بر محمد و بر اولاد او

أَمِينَ يَا رَبَّنَا مَا دَامَ نَاذِرَةٌ

سپاسگزار ای خدایا تا آنکه درود بر آنحضرت نازل

صَلِّ إِلَهُ عَلَى الْمُبْعُوثِ لِلْأَمَمِ

و رحمت کامل بآنزل فرما بر خدایا بر رسولی که مخلوق بر او است

وَعَلَى مَنْ مَدَحَهُ مِنْ بَيْنِ الْأَوْدَى

و بر آنکه کی مدح نمود آنحضرت را در میان خلق

وَأَصْحَابِهِ أَبَدًا بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ

و بر اصحاب او همیشه و دایم بفضل و کرم

إِجَابَةً وَجَبَتْ لِدَعْوَةِ التَّوَدُّعِ

قبول است که لازم است براسد دعای پشیمانانی

يَحْمِلُ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

که نام پاکش خود صلی الله علیه و سلم است سر دار عرب و عجم

مَدْحًا مَدَّ رَجَافِي هَذِهِ الْكَلَامِ

بدینکه درج شده است درین کلمات خوب

اناز قصیده برده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

در مدح سرور و رهبر

أَمْرٌ تَنْدَكُ جِبْرِانُ بَيْنَ سَلَمٍ

ای زبیا و صحبت یاربان اندر ذی سلم

أَمْ هَبَّتْ أَيْمُومُ تِلْقَاءَ كَاظِمَةٍ

یا از طرف کاظمه ای و زبیا از کوی دوست

فَرَجَتْ مَعَاكِرُ مِنْ مَقْلَةٍ بَدَمٍ

اشک چشم آینه خنجر با خون روان گشته بهم

وَأَوْ مَضَّ الْبَرْقُ فِي الظُّلُمِ مَرَامٍ

یا اگر در نیم شب برقی در خفا از انوارم

وَمَا أَقْبَلِيكَ إِنْ قُلْتَ الْفُفَّا هَمَّتَا

چیت چیت کو پیش کر بیان معذرت دینا

مَا بَيْنَ مُنْجِيٍّ مِنْهُ وَمُضْطَرِّمٍ

در میان آتش سوز و چشم پر زخم

وَلَا أَرَقْتُ لِيَنَّ كَرَّ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

کے بڑے خواب چیت رنم بان و علم

يَهْ عَلَيْكَ عُدُولٌ لِّلْمَعِ وَالسَّهْمِ

برو انکب چشم در و زخم شمشیر

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْأَنْهَامِ

چون بھار روے زخم زخمی شاخ و نم

وَالْحُبُّ يُعْتَذِرُ لِلدَّاءِ الْبَالِغِ

عشق از دور بیان حق تیرا

مَيِّ إِلَيْكَ وَلَوْ أَصْفَتْ لَوْ تَكَلَّمَ

مگر تا اوصاف باشد صدم آرمی از کلام

فَمَا الْعَيْنُكَ إِنْ قُلْتَ الْفُفَّا هَمَّتَا

چیت چیت کو پیش کر بیان معذرت دینا

يَحْسِبُ الصَّبَّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَكَمٌ

ای کہ بنداری کہ عشق عاشقان بمان شود

لَوْ لَا الْهُوَى كَمْ تَرْفَدُ مَعًا عَلَى طَلَلٍ

اگر نبود سے عشق تکت بر طلال کے غم

فَكَيْفَ تُنْكَرُ جَاءَ بَعْدَ مَا تَهْدَتْ

چون کئی کار چیت چون کو اسی سے دہد

وَأَتَيْتُ الْوَجْدَ عَلَى عِبْرَةٍ وَضَعِي

عشق ثابت کردہ ہر دو خط انکب لاغری

نَعْمَ سِرِّي طَيْفٌ مِنْ أَهْوَى قَرَفِي

چون خیال دلبر مرا ہے خواب کرد

يَا كَيْفِي وَالْقَوْلَى لَعْدٌ بِمَعْدٍ

اے کہ در غم طاعت میکنی معذور دانا

عَدَّتْكَ حَالِي لَا يَسِيرِي مُسْتَنْزِي

حال من از تو گذشتہ سر من از دشمنان

مَحْضَتِي النَّصِيحَةَ لَكَ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تو نصیحت می کنی بیکو من می نشنوم

إِذَا أَهَمَّتْ نَصِيحَةُ الشَّيْبِ عَذَائِي

غیب پندم داو من بردم گمان بد برو

فَإِنَّمَا آتَانِي بِالسُّوءِ مَا التَّعَطَّتْ

نفس فرمان ده ببد با میکند دینم خراب

وَلَا أَعَدَّتْ مِرَافِعُ الْحِمْلِ قَوِي

هم نکرد او کار نیز کو بر ممانی که او

مَلُوكُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أَوْقَرُهُ

گر بدی علمم همان را نمی دارم بزرگ

مَنْ لِي بِرِدِّجَاهٍ مِنْ غَوَايِيهَا

انفس سرکش را ز بی راهی که می آرد و براد

عَنِ الْوُشَاةِ وَكَذَائِي بِمُحْسَمٍ

نیست بهمان درو من زائل نگشته از دلم

إِسْبَاحُ الْحُسْنَى عَنِ الْعَدَالِ فِي صَمَمٍ

عاشقان باشند دائم از طامست در صمم

وَالشَّيْبُ بَعْدَ فِي نَصِيحَةِ مِرَالِيهِمْ

و رچه شیب اند نصیحت دور باشند از تهم

مِنْ جَهْلِهِائِنْدِ بِرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

وز جهالت پندند پذیرد ز پیری و هرم

ضَيْفُ الْكُورِ أَسْنَى غَيْرِ مُحْتَشِمٍ

بر سر دم آمد فرو از من گشت او محتشم

كَلَّمْتُ سِرًّا لَكَ لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کردم تغیر سغید می مویم از کتم

كَمَا يُرَدِّجُ أَحْرُ الْخَيْلِ بِالْبَحْمِ

چون لجامش سب سرکش آورد با راه هم

فَلَا تَزِمُ بِالْمَعَانِي كَسْرَ شَهْوَنَهَا  
 پس مجبور فعل عصبان که شهوهای نفس  
 وَالنَّفْسُ كَالْطِفْلِ أَنْ يَهْلِكَ شَيْءٌ عَلَى  
 نفس چون طفل است اگر شیرش در پی دایم خرد  
 قَاصِرٌ فَيَهْوَاهَا وَحَازِرٌ أَنْ تُؤَلِّيَهُ  
 بازگیرش از هوا بر خود هواسا کم کن  
 وَارَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَامِعَةٌ  
 نفس را مقهور کن تا در عمل جولان کند  
 كَمْ حَسَنَتِ لَدَى الْمَرْءِ قَاتِلَةٌ  
 لذت همان با صفت باشد آری بشخص  
 وَاخْتَارَ الدَّسَائِسَ مَرْجُوعَةً وَمِنْ شَيْعٍ  
 خفته تر پس از جملهاے نفس رجوع و شیعی  
 وَاسْتَفْرَغَ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنِهَا فَاتَّكَلَتْ  
 پس بیاری بی تک چشم از دیده امکان پرشده

إِنَّ الطَّعَامَ يَقْوِي شَهْوَةَ النَّفْسِ  
 زاکر قوت می دهد در میل طعام اندر شکم  
 حُبُّ الرِّضَاعِ وَأَنْ تَقْطِعَهُ يَنْقُصُ  
 ورنه شیرش بازگیر است از خوابدایم  
 إِنَّ الْهَوَا مَا تَقُولُ يَصُورُ وَيَصِيرُ  
 چون هوا کم شود و دینت شود در میان کم  
 وَإِنْ هِيَ سَخِلَتْ أَلَمْ تَعْلَمْ فَلَا تَسْتَمِ  
 ورنه بجزیست از انس گیر دمازش از ستم  
 مَرْجُوبٌ كَيْدُ رَايَ النَّفْسِ وَالنَّفْسِ  
 آنچنان کس در نیاید آنکه ز سرست در دست  
 قُرْبُ مَخْصَصَةٍ نَشْرُكُ مِنَ التَّحَمُّ  
 همگی شد اگر سنگی بدتر از سیرج و تخم  
 مِنَ الْحَرَامِ وَالزَّمَّ حِمِيَةَ النَّدَمِ  
 از مجرم پس ملازم شود بر نگاه ندیم

وَمُخْلِفِ النَّفْسِ الشَّيْطَانِ الْخَصْمِ  
 بر خلاف نفس و شیطان باش فرمان شان بہر  
 وَلَا تَطِعْ مِنْهُمَا خَصَمًا وَلَا حَكَمًا  
 نہ کہ کن فرمان ایشان خواہ خصم نہ خواہ حکم  
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلٍ بِإِعْمَلِ  
 بے گناہم استغفار ابد از کلام بے عمل  
 أَمْ أَنْ تُخَيِّرَ لَكِنْ مَا اتَّخَرْتُ بِهِ  
 یا اگر کردی تو بخیر و من نکردم، هیچ خیر  
 وَلَا تَزِدْ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً  
 نیستی ہرگز نکردم بہر زاد آفت  
 ظَلَمْتُ سَنَةً مِنْ بَنِي الظَّالِمِ  
 من ستم کردم بے برکت خیر از رسل  
 وَشَدَّ مِنْ سَغَبِ احْتِشَاءٍ وَحَوْلِ  
 و شدنی بر شکم آن نازنین انگشتی  
 سَكَتَ بَنِي بَرْشَلَمَ أَنْ نَازِئِينَ الْكُنْجِي

وَأَنْهُمْ مَخْضَاكُ الثَّغْرِ فَاتَّهِمُ  
 و در نیت مے کنندت قول شان دان تہم  
 فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْحَكَمِ وَالْحَكَمِ  
 زانکہ میدانی تو کد خصم و ہم کر حکم  
 لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ لَسَانِي لِي عَقْمِ  
 بچہ مے خواہم از ازاں کہ بود صاحب عقم  
 وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوِي لَكَ اسْتَقَمِ  
 راستی در دین نکردم راستی تو گفتی  
 وَلَمْ أَصِلْ سِوَى فَوْضٍ لَمْ أَصِلْ  
 در نماز و روزہ جز فرض نیاید از سنہ  
 أَرَأَيْتَ لَكَ قَدَاةَ الضَّرْمِ مِنْ قَدَمِ  
 آنکہ از اجاسے شہا پای او کردی در م  
 نَحْتِ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مَزِفًا لَدَمِ  
 میکشیدے زیر سنگ آن بہلو سے تکرار دم  
 وَارِدَتُهُ

وَرَامِدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ دَهَبٍ  
 کوه از زر گردده خود را عرضه تا گرد و قبول  
 وَكَذَّبَتْ زُهْدَةً فِيهَا ضُرُورَتُهُ  
 بغرورت با آنکه بدوش ترک دنیا پیش کرده  
 وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضُرُورَتُهُ  
 چون تواند خواند ببردنی ضرورت آنکه اگر  
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنِينَ الثَّقَلَيْنِ  
 آن محمد سید کونین فخر النس و جهان  
 نَبِيُّنَا أَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدَ  
 امر ما بے پیغمبر آن رسول است و  
 هُوَ حَبِيبُ الدِّينِ تَرْجِي شَفَاعَتُهُ  
 آن حبیب گو بود امید گاه مومنان  
 حَمْدًا لِلَّهِ فَلَمْ تَسْكُنْ مَسْكُونِيهِ  
 حمد را آن خواند بے بحق بهر که در دست نه

عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيُّهَا شَمُّ  
 روی گردانید زان در صلیف غیر الاسم  
 إِنَّ الصُّرُورَةَ لَا تَقْدُرُ عَلَى الْعَمَلِ  
 از ضرورت خسته نبود آنکه درست از حرم  
 كَوْلَاهُ كَمَنْحَرٍ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ  
 او نبود بے تا بهیرون دنیا از عدم  
 وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرِيٍّ مَرَّعٍ  
 بهتر خلق دو عالم بهتر عرب و عجم  
 أَبْرَأُ فِي قَوْلٍ لَامِنُهُ وَلَا تَعْمُ  
 راست گو تر زان نیست در قول لا در نعم  
 لِكُلِّ هَوٍ مَرَّةً هَوًى مُقْتَضٍ  
 از شفاعت نزد حقیمای پیچیده و بهر  
 مَسْمُوكُونَ بِجَلِّ غَيْرِ مُنْقَضٍ  
 دست زرد در جل حکم کمان بریده نشه بهر

فَاَلَمْ يَشَأْ أَنْ يَخْلُقْ قَوْنِي خُلُقِي

بهتر بفرمان در خلق و در خلق آمده

وَكُلُّهُمْ قَوْمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ طَلَسَ

بجمله از رسول الله بود که التماس

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

ترتیب خود استاده جمله هر یک در حد خود

فَهُوَ لَدَيْهِمْ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

از غلاف او بود در صورت و معنی تمام

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِكَ فِي مَحَاسِنِهِ

اوسته از شر یک اند و محاسن آمده

ذَعَمَادَ عَنَّةٍ النَّصَارَى فِي ذُنُوبِهِمْ

انجیر و سگفت اند حق علیه تو گم

كَانَتْ لَدَيْهِ إِذْ آتَاهُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ

نشان ذات او کن هر چه خواهی از شرف

وَكَمْ يَدَّاهُ فِي عِلْمِهِ وَلَا كَرَمِ

کس چو او ناید نه در علم نه در وصف کرم

عَزَّ فَكَمْ يَكْفُرُ الْيَهُودُ شَفْلَمُ الدِّينِ

یک کفار در دین علی یک نام از زمین کرم

مِنْ نَقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلِهِ

نقطه از علم شان یا خود نصیب از حکم

ثُمَّ أَصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئًا لِنَفْسِهِ

برگزیدش از محبت خالق روح نسیم

فَجَعَلَهُ الْحُسَيْنَ فِيهِ غَيْرَ مُنْقَسِمٍ

چو حسن محمد پاره نامد در قسم

وَأَحْكَمُ مَا كُنْتُ مَدْحَافِيهِ وَأَحْكَمُ

بس بگو در حق سید هر چه خواهی از حکم

وَلَوْ صَبَّحَ الْقَدْرُ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمِ

منبتش با قدر او کن هر چه خواهی از عظم

فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ  
 فضل و جاه و مطلق حدی ندارد در کمال  
 لَوْ نَأْسَبَتْ قَدْرَكَ أَيْدُهُ عِظَمًا  
 در خور شد ز بزرش گر نمودی بجزات  
 لَمْ يَسْتَحِجَّ بِأَمْنِي الْعُقُولُ بِهِ  
 اینجا او فرمود عقل از کینه آن عاجز نشد  
 أَلَمْ يَكُنْ الْوَرَى فَعَمَّ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى  
 عاقلان از نفس معنی محمد عاجزند  
 كَالشَّمْسِ تَطْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بَعْدِ  
 مثل خورشید است ز آتش زان بود که بگذرد  
 وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ  
 چون باندش حقیقت اهل دنیا چون بود  
 فَمُبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ إِنَّهُ لَشَدِيدُ  
 غایت معلوم مردم آن که سید است

حَدَّثَ يُقَرِّبُ عَنْهُ نَا حَقِيقَتَهُ  
 آنرا که در شمع بر دشمن از آتش و کم  
 أَحَبُّ إِلَيْهِ حِينَ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ  
 آنرا زانوش زده گری استخوانهای رسیم  
 حِرْصًا عَلَيْنَا فَمَنْ رُبُّهُ وَلَمْ نَعْلَمْ  
 هر صلاح ما حراست بیگان و بی شرم  
 لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْغَمٍ  
 اهل عالم مجاور و مفسق کشید ستندم  
 صَفِيرَةً وَتَكِلُ الْطَّرْفُ مِنْ أَمْرِ  
 در برابر چشمهای مردم اندازد جرم  
 قَوْمٌ يَأْمُرُ تَسْلُوْا عَنْهُ بِالْحُكْمِ  
 هست خواب و در بانش خواب اندام  
 وَأَنَّ خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ  
 بهترین مردمان باشند رسول متمدن



وَكُلُّ اِيَّانِي الرَّسُلُ لِكِرَامِي بِهَا

هر چه آوردند مجموع رسال از مبعورات

فَاَذْكُرْ شَمْسُ فَضْلِهِمْ كَوَاكِبُهَا

او بود خورشید فضل دیگران استارگان

حَتَّى اِذَا طَلَعَتْ فِي لَكُونٍ عَمَلُهَا

چون برآمد طلعتی خورشید عالم روشنش

اَكْرَمُ مَخْلُوقِي نَبِيَّ زَانَهُ خُلُوقِ

خلق بقیه مکرر خلق او آراسته

كَالْزَهْرِ فِي تَرْفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرْفِ

چون بهار آرائی مجید بر اندر شرف

كَأَنَّهُ وَهُوَ قَدْ فِي جَلَالِنَه

در بزرگی هست بکتاب مجید تابان جل

كَأَنَّهُ الْكَوْكَبُ الْكَوْنُ فِي صَدَفِ

در گنبد کون در صدف و فلان او بدر گوینا

فَاَمَّا اَنْصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

آن ز نور مصطفی آید بر ایشان لا حیدم

يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ وَالظُّلُمِ

روشنی استارگان پیدا شود و اندر ظلم

هَا الْعَالَمِينَ وَاحْتِ سَائِرَ اَعْمَلِهِمْ

زان سبب پوشیده نورش نقش برین عالم

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالْبَشَرِ مِثْلِهِمْ

مشتعل بر حسن باشد بر بشرات مشتم

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالْذَّهْرِ فِي هِمَمِ

بهمودر یاد کرم چون روزگار نامد هم

فِي حَسَكِيحَةٍ تَلْقَاهُ فِي حَشَمِ

چون بریدند و در شکر خیل و حشم

مِنْ مَعْدِنِي مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمِثْلِهِمْ

و در دهن گوینا که می بارید مروارید هم

طوبى لمن تَنَقَّى مِنْهُ وَطَلَّتْ شَمُّهُ

بکس آن کس که بپوینده است بوسیده لغم

يَا طَيْبٌ مُبْتَدِئًا مِنْهُ وَخُتِمَ

یا پاک بودش مبتدای و پاک بودش ختمش

قَدَّانِدٍ وَالْجَوَالِبُ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

قدا نند و جوابال بوس و نقم

كُنْ لِلْأَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَمِ

کمال کسری شد بر بالک و غیسل و حشم

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهٍ الْعَيْنِ مَرِيدٌ

چشمه آب روان شد خشک در جوی سدم

وَارِدٌ وَارِدُهُ بِالْفَيْضِ حَبْنِ ظَمٍ

آتشکاشش بدگشتند خشکین جاد و دهنم

حَزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا يَلِ النَّارُ مِنْ جَهَنَّمَ

از غم و بر جاس آتش آب سوزان گشت گرم

لَا طَيْبَ يَعْدِلُ تَرْبَا ضَمَّ أَعْظَمُ

نیست چه بوسه بخوبی بوسه خواجه و دهنم

أَبَانٌ مَوْلِدُهُ عَرِيطٌ غَضِرُهُ

وقت زادن پاک و ذات شریفش شدید

يَوْمَ تَقْرُسُ فِيهِ الْفَرَسُ أَنْ هُمْ

اگر فرس آن روز استزد و کایشان را بنود

وَبَابُ الْيَوَانِ كِسْرَى هُوَ مَنْصَدٌ

طاق ایوان شد خراب و کنگره از وی نباد

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْأَنْفَاسُ مِرَاسِفٌ

آتش کسری بمر و اندود کسری در فرود

وَمَاءٌ سَاوَةٌ أَنْ غَاضَتْ مَجْدُهَا

ساود و مگن شد مجتفش آب از دریا و خشک

كَانَ بِالنَّارِ بِالنَّارِ مِنَ الْمَاءِ مِنْ بَلْ

اگر تیار بجای آتش آب بود دس سردتر

وَالْحَقُّ يُظْهِرُ مِنْ مُنْفَعٍ وَمِنْ كَلَمٍ	وَالْحَقُّ يُنْفِقُ وَالْأَنْوَارُ سَالِحَةٌ
نور حق تابان ز منفعه و کلمه شد دسدم	نشر شیطان فغان کردند زانده تمام
تَسْمَعُ وَبَارِقَةُ الْإِثْنِ اِرْكَمُ تَسْمَعُ	عَمُوا وَهُمْ أَوْفَاعِلَانُ الْبَشَائِرِ كَلِمُ
هم بنیده برق انداز همه رنج و الم	کور و گشتند و نشیند بشارت از خدا
بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمَوْجُ كَلِمُ يَقْمُ	مِنْ بَعْدِ أَخْبَارِ الْهَوَا كَاهِنُهُمْ
آنکه دین شان کج شدت نیست خواهد گشت بهم	پیش زان اخبار ایشان کردن بود کما بنا
مَنْقُضَةٌ وَفَقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنِيعِ	وَبَعْدَ كَأَيُّوَانِ الْأَفْقِ مَرِئِيهِمْ
در زمین هم سرنگون افتاد از خواری صنم	دیده بودند زانسان آتش بدیاد افتاده بود
مِنْ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا الْأَرْوَاحَ مِنْهُمْ	حَقُّ غَدَا عَرِيطٍ يَفُوقُ الْوَحْيَ مِنْهُمْ
دل شکسته می رسید از پنی هم در هر دم	از طوطی وخی دیوان جمله آواره شدند
أَوْ تَسْكُنُ الْبُحْرَيْنِ مِنْ بَرِّ الْخَيْدِ رُمُ	كَانَتْ هَرَبًا أَبْطَالَ الْإِبْهَةِ
یا جوان لشکر که از خاک کفش گشتند خم	چون دلیران بمن بودند گویا و گرگزیر
بَنَدَنَ الْمَسِيرِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ	بَنَدَنَ إِيَّاهُ بَعْدَ تَسْمِيَةِ بَطْنِهِمَا
مثل سیمکد بونس را بپایند از شخم	او گنده از پس نسیم در دست سول

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَحْشَاءُ سَاجِدًا

ہم درخت آمد بفرانکش بزدش سجدہ کرد

كَأَنَّمَا سَطَبَتْ سَطْرًا لَمَّا كَتَبَتْ

مخوگردان رفتش آثار سجدہ نامی خود

مِثْلُ الْعَامَةِ أَتَى سَارِ سَائِرَةٍ

ابر بودے بر سرش با او برقی ہر کجا

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ لِلْمُشْرِقِ أَنَّ لَهُ مِنْ

یغورم سوگند بر آن مہ کہ بارہ ش کی او

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ

جمع کردہ غار خیرات و کریمہا سے

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدْقُ يُؤْتِي

صدقہ صدقہ بقید در غار و کسل ایشان را

ظَلُّوا الْحَمْلَ وَظَلُّوا الْعَنَكُوتَ عَلَى

نہد بہنہاد کبوتر یافت بر در عکبوت

تَنَبَّهَ إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

مے دو پا پیش سید و بساق بی قدم

فَرُّوْهُمْ أَمِنْ بَدْعِ الْحِطِّ بِالْقَلَمِ

پس نموده محو از آثار ما اندر کف

تَقِيَهُ حَرَّ وَطَيْسٍ لِلْمُحْجِرِ حَمٍ

نا نکاهش داشت از گرمی تابان گرم

قَلْبِهِ نِسْبَةُ مَبْرُورَةٍ الْقَسَمِ

در داشت نسبتی سے کان است کردہ از قسم

وَكُلُّ طَرَفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ

جہنم کا ہر گشت زایشان کو از لطف عم

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرَمٍ

کہا فرما گفتند کس اینجا نہا شد کثرت

خَيْدِ الْبَرِّيَّةِ لَمْ تَنْسِبْ وَلَمْ تَحْمِ

کافر از نہا شد گمان کا نہا نہا سودہ نہ

وَقَايَهُ اللَّهُ أَعْنَتَ عَنْ مُصَلِّفٍ

چون خدا او را ز کرد دشمنان محفوظ داشت

حَاسِمَيْنِ اللَّذَّهِضَيْنِ مَا وَاسْتَحَرَّتْ

رنجی از دیدم زد هر دو خاستم از وی مان

وَلَا التَّمَسَّتْ غَنَى الدَّارَيْنِ مِنْ

هر چه کردم تماس ز زنتی صد دوسرا

لَا تَنْكَرُ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاةٍ إِنْ لَمْ

پس کن انکار دے از خواب پیغمبر از آنکه

قَدْ أَتَى حِينَ بُلُوغٍ مِنْ ثُبُونِهِ

رسد در خواب دل پیغمبری بودی ورا

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحْيٍ مُكْتَسَبٍ

بس بزرگست این خدا کاین حق ز کس نبود

آيَاتُهُ الْغُرُ لَا يَحْفَظُ عَلَى أَحَدٍ

بسکه ابل جهان ظاهر شد آیات او

مِنْ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَلِيٍّ مَرَّ الْأَطْمَ

بر درش حاجب بنود او را ز قصر و غلحه بم

أَلَا وَنِلْتُ جَوَارِمَ لَمْ يَضْمُ

در جوار دے غلامی از بلاے یافتم

أَلَا اسْتَلْتُ الدُّرُوعَ مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٍ

یافتم برده بهتر از آنچه از دے خواستم

قَلْبًا إِذَا نَامَتْ لِعَيْنَانِ لَوْ كُنْتُمْ

چشمش از در خواب رفتی دل بدمی بیدار بم

فَلَيْسَ يُنْكِرُ فِيهِ حَالُ مُحْتَلَمٍ

خواب او منکر نبودی مثل خواب محتم

وَلَا نَبِيٍّ عَلَى غَيْبٍ مِنْهُمْ

هم رسول و نبود بر علم غیبتش متهم

بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ لَنَا كَوْنِهِ

غیر عدالتش نپذیرد هیچ کس پیش و نه کم

كَمَا بُرِّئَاتٍ وَصَبَّأًا بِالْمَسِّ لِحْتُهُ

ببر کسان او نشان شفا دادی بالید بدست

وَأَحْيَيْتَ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

دعوت او قوت بخش از جهان برداشتم

بِعَارِضٍ جَادًا وَخَلَّتْ لِبَطَاحِ

برو عارض آمدی باران وادی پر شده

دَعْوَتُهُ وَوَصَفِيَّ آيَاتٍ لَهُ ظُهُرُهُ

گوش کن نامغزش گویم که آن روشن بود

قَالَ رَبُّكَ دَا حَسَنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ

دُر اگر چه پیوسته باشد حسن او زانده شود

فَمَا تَطَاوَلُ أَمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى

هر چه گویم در مدح معطف بسیار نیست

آيَاتُ حَقِّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُجَدَّدَةٌ

آیت حق کوز حق آمد و بروی فرد

وَأَطْلَقَ رِبَا مِّنْ رَّبْقَةِ اللَّهِ

وار نمایند که یقین دیوانگان را از لمس

حَمَلَتْ غُرَّةً وَأَلْعَصَ الدَّيْ

تا چون روئے اسفید و دسای زلم

سَيِّبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيِّدًا مِّنَ الْعِلْمِ

گو تیا در یابری یا گو تیا سایل: عزم

ظُهُورُ نَارِ الْقُرْآنِ لَيْلًا عَلَى عِلْمِ

همچو آتش در شب تاریک بر فرق علم

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرُ مُنْتَظَمِ

در نه پیوسته بود قدرش نباشد بیجم

كَافِيهِ مَزْكَرُ الْأَخْلَاقِ وَالشَّيْخِ

کو مزین بدخالت نیک و احسان و شیخ

قَدِيمَةُ صِفَةِ الْمُوصُوفِ بِالْقَدْرِ

آن قدیم ست بود آن صف موصوف قدیم

كَوْنُ تَقْدَرُنَ بِمَآءٍ وَهِيَ تَحْدُرُنَا

مقعر نام بود قحط و انباشت بر آن

دَامَتْ لَدَيْنَا فَاَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجَزَةٍ

نزد ما باقی مانده بهتر از معجزات

تَحْكُمَاتٍ فَمَا يَكْفِيَانِ مِرْشَبَةٌ

حکم ست اخبار قرآن شسته کس را نماند

مَا حَوْرَبَتْ قَطُّ اَلْاَحَادِ مِرْجَرٍ

هر که با قرآن بجنگ آمد در آخر باز گشت

رَدَّتْ بِلَاغَتِهَا دَعْوَى مَعَارِضِهَا

از بلاغت دعوی جمله معارض کرد رد

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

معنی بسیار مثل موج دریا دارد آن

فَمَا تَقْدُرُ وَلَا تُخَيِّرُ عَجَائِبُهَا

بیش عجب آنرا نیست کس نتواند بشمارد

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ اِرَامٍ

او خبر را و از سعاد و حشر و از عاد و ارم

مِنَ النَّبِيِّ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدْمِ

مهرزه پیغمبر آن دامن نمانده بر اسم

لِذِي يَنْتَقِا وَيَلْبِغَيْنِ مِنْ حَكَمٍ

در همه الفاظ آن تابان بود نور حکم

اَعْدَمَ الْاَحَادِ يَوْمَ الْيَوْمِ اَلْمَلَقِ السَّلَامِ

آنکه دشمن تربدست نزدش نماند ای سلم

رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْكَاثِبِ عَرِ الْحَرَمِ

چون غیور گو کند و دست باطل از حرم

وَفَوْقَ جَوْهَرٍ فِي الْحُسْنِ الْقِيمِ

بهتر است از دُر دریا جلد در حسن و قیم

وَلَا تَسَامُ عَلَيَّ الْاَكْثَارُ بِالسَّلَامِ

و در چه آن بسیار خوانند کس بنیدان سلم

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيَا قُلْتُ وَلَكِنْ  
 چشم خوانده بان روشن شود من گفتش  
 اِنْ تَشَاءُ خَيْفَةً مِّنْ جَرَّادٍ نَّظِيٍّ  
 اگر خواهی آن ز ترس آتش دوزخ کنی  
 كَانَتْهَا الْمَوْضُ بَيِّضَ الْوُجُوهِ  
 آن چو موضی دان که دار در می خواند  
 وَكَالْصَّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدَلَةٌ  
 چون صراط است چون میزان دادور است  
 لَا تَجْعَلَنَّ الْحَسَدَ رَاحَةً يَبْكُرُهَا  
 اگر سودا نگار آن کرده مان آن عجیب  
 قَدْ تَنَكَّرَ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ  
 که گم چشم از مد منکر شود خورشید را  
 يَا خَيْرَ مَنْ يَتَمَوَّلُ الْعَاقِبَةَ سَاحَتُهُ  
 ای بهین آن که مردم قصد درگاهش کنند

لَقَدْ ظَفَرَتْ سَيْبِلُ اللَّهِ فَأَتَّخَصِمُ  
 یا نبی جبل خدا هم گیر ای معتمد  
 أَكْفَأَتْ حَرَاطِي مِنْ وَرْدِهَا أَبْتَسِمُ  
 سه در خود گر می آتش بان من ضامنم  
 مِنَ الْعَصَاةِ وَقَدْ جَاؤُهُ كَالْحَمِيمِ  
 اگر چه نامی آمده است بر وسیع بخوشم  
 فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا وَالنَّاسُ يَقْتَسِمُ  
 راستی در غیر اینها کس ندیده بیش دهم  
 تَجَاهِلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِ وَالْفَهْمِ  
 اگر تمایل کرده در نه نیک گردیده فهم  
 وَيَبْكُرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ  
 هم دهن منکر شود طعم خوش آب از سقم  
 سَعْيًا وَفَوْقَ مَتُونِ الْآيَةِ الرَّسْمِ  
 یا پیاده یا به پشت اشتران باد رسم



وَمَنْ هُوَ الْإِيَّاهُ الْكَبِيرُ الْمُعْتَبِرُ

اے کہ ہستی آیت کبریٰ کہ باشد منصب

سَرَّيْتُ مِنْ حَرَمٍ كَبِيرٍ إِلَى الْحَرَمِ

در شہی رفتی ز کہ تا با قضاے شریف

وَبَيْتٌ تَرَقَّى إِلَى الْإِنِّ بِلَيْتِ مَذَلَّةٍ

بر شوی بالا و گشتہ قباب قوسینت مقام

وَقَدْ مَتَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

انبیاء و مرسلانست پیشوا کردند زانکہ

وَأَنْتَ تَخْتَرُ السَّعْبَ الطِّبَاقِيَّ

ز اسمانہا برگزینستی با جمیع انبیا

حَتَّى إِذَا كُنْتَ دَعَاؤُ الْمُسْتَقِ

رتبی از قرب بہ سجس نگذاشتی

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ

پست گشتی بیش قربت ہر مقام دیگر

وَمَنْ هُوَ النَّعْمَةُ الْعَظِيمُ الْمُفْتَنِمُ

وہی کہ ہستی نعمت عظمیٰ کہ باشد مفتنم

كَمَا سَرَّ الْبَدْرُ فَوْقَ أَحْمَرَ الظُّلُمِ

چون کہ ماہ چارہ گرد دروان اندر ظلم

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ يُدْرِكُهُ لَوْ لَمْ

آن ندیدست و بخت نہ یکس در ہج دم

وَالرُّسُلُ تَقْدِيمُ مُحَمَّدٍ عَلَى خَدَمِ

سچو محمد وے کہ گرد پیشوا برہر خدمت

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبُ الْعِلْمِ

در گرد وے کا ندر ایشان بودہ صاحب علم

مِرَالِدُ نُوُورٍ وَلَا مَرَقِي لِمُسْتَنِمِ

جاسے بالا ز نشست دیگران را در قسم

نُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُرْدِ الْعِلْمِ

چون ترا بر و ند بالا اندران گشتی علم

<p>عَرِ الْعُيُونُ وَسِرَّ أَيْ مُكْتَمٍ  سِرّ پنهان را با پستی او صاف تر  وَجَزَتْ كُلَّ مَقَامٍ عَيْرُ مَرْحَمٍ  بس ننگدی هر مقامی را که بود در رحم  وَعَرَّادُ الرُّكَمَا أُولَيْتَ مِنْ نِعَمٍ  بس عزیزست آنچه بخشیدت خداوند از نعم  مِرَالِيَّةٍ رُكَاغِيَّةٍ مِنْهُدِمٍ  از غایت است که کنی گمان بود و دراز هم  بَاكِمِ الرُّسُلِ كُنَّا الْكُفَّاءَ الْأَمَمِ  بهترین پیروان گشتیم ما خید الاسم  كِتَابَةُ اخْفَلَتْ غَفْلَةً مِنَ الْغَنَمِ  همچو آوازه که ناکه بر جهانیت می غنم  حَتَّى حَكَا بِالْقَنَالِ مَا عَدُوٌّ مِمِّ  آن بدنها بسد نیزه جویم اندر ضم</p>	<p>كَيْ مَا تَقُوْذُ بَوَصْلِ أَيْ مُسْتَدِرٍّ  تا مقام وصل پنهان با پستی از چشم خلق  فَضَلَتْ كُلَّ فَخْرٍ غَيْرُ مُشْتَرَكٍ  جمع کردی هر بزرگی را که نبود مشترک  وَجَلَّ مَقْدَرُ مَا أُولَيْتَ مِنْ نِعَمٍ  بس بزرگست آنچه دادنت از فضل و تربت  بُشْرَى لَنَا مَعْتَمِرِ الْإِسْلَامِ اِلْنَا  خبر ده با دای مسلمانان که بیشک نزد ما  لَمَّا دَعَى عَلَى اللَّهِ دَاعِيَنَا الطَّاعِنَهُ  چون خدا مار الطاعت خواند بفرستاد او  رَأَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَيْبَاءَ بَعْنَةٍ  پشیمان را دل برسانید اخبار رسول  لَمَّا ذَالِ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَعْتَرَكٍ  چون بگردد دشمنان رفتی بدی در جنگگاه</p>
---	---

وَدَّ الْغَرَارَ فَكَادُوا يُغَيِّطُونَ بِهِ

آرزویشان ہو کہ برو کے غلط بردہنی براہ

تَمْضُوا لِيَّالِي وَلَا يَذُرْ عَدُوُّكُمْ

پس نہ گزشت کس آنرا نداشتی عدد

كَأَمَّا الَّذِينَ خَفُوا مِنْ حُلِّ سَاخَتِهِمْ

گو تیاران دہمہ نے کوا آمد رسد و د

يُجْرِي جُرْحُهَا فَيَسِيءُ فَوْقَ سَاعِدَةٍ

نے کشیدے بحر لشکر طبع بر اسپان سوار

مِنْ كُلِّ مَلْتَبٍ لِلَّهِ مُخْتَصِبٌ

من کل ملتب للہ مختص

بہر از ہر خدا در کار بودند در غنہ

سَمِعَتْ طَلَّةُ الْأَسَاكِمِ وَهَيْبَتِ

ماتومی شدت اسلام از سے ہمہ

مَقُولَةِ أَبَدٍ أَمْنُهُمْ بِحَبْرٍ

دین از ایشان یافت بہتر شوہر و بہتر پدر

وَحَيْبٌ يَحْلِفُ لَمْ تَنْتِمْ وَلَمْ تَلِمِ

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

أَنْشَاءً شَالَتْ مَعَ الْعِصْبَانِ الرَّحِمِ

عضوئی کان بریدے با عقباب و بار خیم

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَبِائِلِ الْأَشْهُمِ

در غنا چون نبودی از شب ماہ حرم

بِكُلِّ وَهٍ إِلَى الْحِمِّ الْعِدَى قَدِمِ

در سراپے آن کہ بد شتاق لم دشمنم

تَرْفَعِي مَبْجُوحٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْطَمِ

موج می ز داز دلیر نے کہ میرفتند بہم

يَسْطُوْا مُسْتَاحِلٍ لِلْكَفْرِ مُضْطَمِ

بہ کفر از بن بکند نہ نیت کردند از ستم

مَرْيَدٌ غُرْنِيهَا مَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

دین در اول بر غریب و شد در آخر محرم

وَحَيْبٌ يَحْلِفُ لَمْ تَنْتِمْ وَلَمْ تَلِمِ

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

زبان نماندہ ہیو گے وہم نماند از تیرم

فَمُحِبِّ الْجِبَالِ قَسَلْ عَنْهُمْ مَصَائِمَهُمْ

که داناوندان کوه در بند نام بر سر

قَسَلْ حَيْنًا سَلْبًا رَأْسًا لِحَدِّهَا

از حین و بر دیگر از او سدا میکن سدا

النَّصْلُ الْبَيْضُ حَمْرًا بَعْدَ تَأْوِيلِهِ

سرخ کرد ز بخت و نه نماند شمشیر

وَالْكَاتِبِينَ لِسْمِ الْخَطِّ كَاتِرَاتِ

سے نوشتند بے نیزه کویست خط آنکار

شَاكِلِ السَّلَاحِ لِهَمْ سِيمًا قَدِيرَهُمْ

آن کمان و تاختان که میانشان بدین ممتاز بود

هَدَى إِلَيْكَ رِيَا حُ النَّصْرِ لَشْرَهُمْ

میرساند باد نصرت بر تو بوسه سحرشان

كَانَتْهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رَبِّهَا

گوئی بر پشت اسبان چون درخت پشت کوه

مَا ذَا أَرَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مَصْلَحَةٍ

تا گویند آنچه دیدستند از ایشان در مصلحت

فَصُولَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَذْهَلِي مِنَ الْوَحْمِ

تا بخواهند فصلها بے درگشت از دهنم

مِنْ أَعْدٍ كُلِّ مَسْوَدٍ مِنَ الْمَمِّ

چون فروشد در سیاهای سر بوسه لم

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ عَدِيٍّ مِنْهُمْ

حرف جیم بے لفظ نوشته بود بے آن قلم

وَالْوَرْدُ يَمْتَارُ بِالسَّيْمَةِ السَّلَامِ

گل برنگ بوسه آن ممتاز گردد از سلم

فَقَسَبَ لَزْهَرٍ فِي الْأَكْمَامِ كُلِّ كَرٍّ

چون بهار زد بر سر بر غنچه نباتت ف

مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ لَمْ يَمُوتْ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِّ

فداستوار بے بود در دین نه شدت در حر

كَانَتْ قُلُوبُ الْعَدُوِّ بِأَسْمِهِمْ

لرزه در دلهای دشمنان و قنای از ترسشان  
وَمَنْ تَكُنْ بِسُؤَالِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

هر که او را از رسول الهی بپرسد

وَلَنْ تَقُومَ مِنْ قِيَّامٍ مُنْتَصِرٍ

و نه بماند از قیامت غلبه یغیر

أَحَلَّ أَمْنَهُ فِي حَرْزِ مِلَّتِهِ

آنرا خود را از تازیانه در محاربتش

كَوَجَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ رَجِيئًا

هر که با قرآن بجنگ آید یقینش بنگار

كَفَالِكٍ بِالْعِلْمِ فِي الْأَمْرِ مُعْجِزَةً

این قوت را از بهر دانش کافی که پیش از وحی او

خداوند متعال بجهل او استقیل به

خداوند متعال بجهل او استقیل به

فَمَا تَقُولِينَ الْبُهْمَ وَالْبُهْمَ

چار بار از آد می نشناختند از ترس و غم

إِنْ تَلَقَّاهُ الْأَسَدُ قَدْ أَجَاهِلًا

شیر گر بر وی رسد از ترس آن آید بهم

بِهِ وَلَا مَرَجِدُ وَغَيْرُ مَنْقُصٍ

بهم نه بینی و دشمنش جز غور بشکست بهم

كَالَّذِي مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمٍ

همچو شیر که کوبد و با چنگان اندر آید

فِيهِ وَكَمْ خَصَمٌ لَابُدَّاهُ مِنْ خَصَمٍ

گفتگو بے منکران بر مان و شکست کم

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَدْيَابِ فِي لَيْمٍ

آنچه بر علم بود و با ادب اندر میستم

ذُنُوبُهُمْ مَوْضِعٌ فِي السَّيْرِ وَالْخَدَمِ

ز آنکه عزم صرف شد در رفتن شعر و خدم

إِذْ قَدْ رَأَى مَا تَحْتَهُ عَوَاقِبُهُ

کرده اندر گردنم عصیان و می ترسم از آن

أَطْعَمْتُ عَنَى الصَّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ مَا

برده ام فرمان ضعیفی که در هر دو حال

فِي أَخْسَاءِ نَفْسِي فِي تَجَارِيهَا

بسزایان کار که نفس اندر تجارت یافته

وَمَرَّ بَيْعُ إِحْلَامَتِهِ بِعَاجِلَةٍ

هر که عجبی را بدینا می فروشد غاسرست

إِنْ أَرَبْتَ دَنَابًا فَأَعْقِدْهُ مُنْقَضٍ

نگر که بگردم بایه من عدا را شکسته ام

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنْهُ بِسَمِيَّتِي

عدا و دارم که نام من محسد کرده اند

إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعْلَمِي إِحْدَانِيْدٍ

گر نه فضلش در قیامت دستگیر و غنیم

كَأَنِّي بِيَمَاهِدِي مِّنَ النِّعَمِ

گوینا با شعر و خاست مثل بهیم از نعم

حَصَلْتُ لَهَا عَلَى الْأَذْنَانِ وَالنَّدَمِ

بسیج زان ماصن بایم جز کنایان و ندم

لَمْ تَشْتَرِ الدَّيْرَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تُشْمِ

گوینا زان دین خسته به دنیایم و خرم

يَدُ اللَّهِ الْغَنَى فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمٍ

غنیمت او در دین بود ایستاده به بیع و سلم

مِرَالَيْبٍ وَلَا حَبْلٍ مُّنْصَرِمٍ

لایمیر حبل دین وصله نیست بهیمه ام

مُحَمَّدٌ أَوْ هُوَ أَوْ فِي الْخَلْقِ بِاللَّيْمِ

کس دنیا چون افنگ کرده در همه عهد و دم

فَضْلًا وَلَا أَفْقًا بِأَرَاةِ الْقَدَمِ

در نگیر و دایه بر من چون بغیر از قدم

حَاشَاكَ اَنْ يَخْتَرِكَ الرَّابِحُ مَكَارِمَهُ

دور بادا گوشت تو نہیں من امیدوار

وَمِنْهُ الرَّمْتُ افكارٌ يَمْلِكُهَا

تاکہ من مشغول کر دم فکر خود در مدح او

وَلَا يَقُوْتُ الْغُيُومُ يَدَا تَرَبَّتْ

دست در پیش از غما سے نقش خالی نہ

وَكَمْ اُرِدَّ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي قَطَفَتْ

من نیچا ہم بہار مال دنیا چون زہیر

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ عَلَيَّ مِنَ التَّوْبَةِ

اکی گرامے ترز خلقان من نزارم لمجاسے

وَكِنْ يَضِيحُ رَسُوْلُ اللهِ جَاهُكَ

بارسول اللہ جاہت تنگ فساد یا بین

فَاَنْ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضُرُّهَا

شمنہ از جود تو دنیا بود یا آخرت

اَوْ يَرْجِعُ الْجَائِمُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

یا کہ از دوسے باز گردد جبار غیر محترم

وَجَدْتَهُ لِي لِحَاظِي خَيْرٌ مُلْتَزِمٍ

بر غماص خود و را خوش ملتزم من یافتہ

اِنَّ الْحَيَا يَنْبُتُ لَا زَهْرًا وَلَا كَرَمًا

ناکہ باران مجملہ رویا نہ بہار اندر اکم

يَدَا زَهْبِيَّتِي كَمَا اَنْتَى عَلَيَّ هَدَمَ

کان بخیدہ دست او چون گفت او مع ہرم

سِوَالِكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِّ

جز تو چون آید قیامت یا بود مرگ عسم

اِذْ اَلَكُم مَّتَحَلًّا بِاسْمِ مَدْنَقِمِ

جون کریم اسم انتقام آرد بار باب تقم

وَمِنْ عُلُومِكَ الْوُجُوحُ وَالْقَلَمُ

وز علومت دردو عالم علم لوح ست قلم

يَا نَفْسُ لَا تَقْطِعِي مِنْ ذِكْرِي عَظْمًا

ای دل از رحمت من و نوبت با جرم بزرگ

لَعَلَّ رَحْمَتِي حِينَ يُقْسِمُهَا

رحمت رحمن کریم آن دم که قسمت سے کند

يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِي عِنْدَكَ

یا رب بامیدم بر آورد و نگردان و اثر گون

وَالْطُّفَّ بِعَبْدِكَ وَالْأَرْبَابِ

رفق کن با بنده خود هم بدینا آخرت

وَأَنْتَ لَنْ تَسْجُدَ صَلَوةً مِنْكَ أَمَةً

پس درود بیکران و زاری بداران رحمت

وَأَهْلُ الْأَنْفُسِ وَالْأَعْيُنِ

بعد از آن برآل و اصحاب کرام و تابعین

لَمْ يَرْضَاعِي أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

بعد از آن من خودی از بزرگ و دیگر از عمر

إِنَّ الْكِبَارَةَ فِي الْفَقْرَانِ كَالْكَمَرِ

چون کبوتر بزرگ و فقران خدا شد چون لم

تَأْتِي عَلَى حَسْبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسْمِ

برسن آمد در غر و جرم گناه هم در قسم

لَذَلِكَ وَاجْعَلْ حَسَابِي غَيْرَ مُخْرَجٍ

در قیامت نزد خود آنکه حساب با سان کنم

صَبْرًا تَدْعُو مَا لَمْ يَكُنْ يَنْفَعُ

ز آنکه صبرش نزد سختیها شود او را و هم

عَلَى النَّبِيِّ مِنْهُلٍ وَمُنْجِمٍ

بر پیغمبر تا شود در میان و پاشان این نعم

أَهْلُ الْأَنْفُسِ وَالْأَعْيُنِ وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

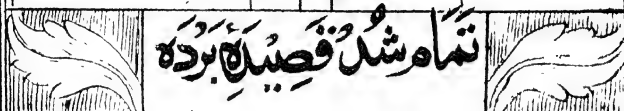
اهل علم و حلم و عقل و فضل و تقوی و کرم

وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ ذِي الْكُرَمِ

دیگر از عثمان و از علی و از شمر مدائن ماب کرم



مَا تَحْتَ عَذَابَاتِ الْبَارِ رِيحٌ صَبَا نابھیا ذصبا اندر چمن شاخ درخت	وَأَطْرِبُ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسِ النَّعْمِ در طرب سے آورد با شتران صیت نعم
فَاغْفِرْ لَنَا سِدِّهَا وَاعْفُ لَنَا مَعَهَا پس بخش تا ریش را ہم بخشا معش	سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ خواہم از تو خیر را سے صاحب جود و کرم



شروع اسناد قصیدہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بانت سعاد
حمد پروردگار انس و جان را ہر زبان آن خداوندیکہ تکریم بنے آدم نمود کے ثنا سے یتوان گفتن نہ ای ان متین آنکہ نا آموختہ چیز سے ہمہ آموختہ است احمد مرسل امام بنسبیا فخر رسل ہزارانی حضرت حق صد مصلوۃ و صد سلام این قصیدہ کا دلش واقع شدہ بانت سعاد	کو پیدا آورده از قدرت زمین و آسمان و ادشنان تفضیل خلق کہ آمد در وجود چونکہ لا اخصہ شمار گفت ختم المرسلین غور دین و جهان تا ابد افر و خستہ است مقتدای انس و جان مقصود خلق و کل با دنازل بروی و برآل و اصحاب کرام اور سلامت بیشکی پیشل و مانند افتاد	

اهل الفش در فصاحت بیفتاش خوانده اند  
 خواندن آن آمده محبوب هر شاه و گدا  
 ناش از تعویذ جان گویند آن هم جائزست  
 هر چه میگویند می باشد روا در باب و سه  
 بهترین خلق چون آن را بگوش خود شنید  
 حرز و خویشت میگوید مرا از اهر غریز  
 کعبت فرزند زهریست و ز میگزند ز بیان  
 نام پدر کعبت ابوسلیم است آن باضمین  
 افصح و المیز جلّه شاعران بوده ز بهیر  
 بوده از قوم مزنیّه کعبت لیکن دانما  
 کعبت و آبایش فصاحتی بود دانما اندیشه  
 را و این است لکن صدق جان پرورده  
 که حمت مختار چون کرد آنکه کار اسلام را  
 کعبت ساکن بود در شهر عراق و رسید

اهل سنن در بلاغت بیفتاش خوانده اند  
 زانکه بست او مشتمل بر لغت محبوب خدا  
 و صفش از قوت روان گویند آن هم جائزست  
 کاستماع آن نمود آنحضرت و اصحاب بی  
 بهترست از قصیده دانند این را هر شنید  
 ناظم آن بود کعبت آن کعبه اهل تنبیه  
 شد بضم اول و فتح دوم مضبوطان  
 هم بفتح میم که ده ضب و اوائی گزین  
 بعد از گویی بلاغت کعبت بر بوده ز بهیر  
 در میان قوم فطغان یافته نشود نما  
 که مسلمان چون شد از اسلام آگاه بشنو  
 و تواریخ صحیح این چنین آورده اند  
 مرد و زن اکثر پذیرفتند آن انعام را  
 می شنید ابناء اسلام و ز زمین بخورد غم

یک برادر داشت بس دانا بخیرش بود نام  
گفت ویر آن برادر کای برادر من زدم  
گر ناید حق مرادش شوم مائل بدان  
وی جازت دادش سوی درین راه یافت  
گفتگو چون کرد با او حق نمودش دین او  
بعد از آن بو بکر او را نزد آنحضرت ببرد  
گفته اند بر رغبت قبله جان ساخت زود  
گفت چون بشین بو کر دست ایما را قبول  
قطعه نوشت و بفرستاد سوی او که هست  
معنی آن قطعه نازی چنین شد کای بخیر  
از چه آن دین یابدیری چون نهادر ابران  
ساقیت بو بکر گشت از ساغر آئین خود  
ترک دادی دین خویش و پیر و او گشته  
برو از امور مقصودش رسول او داشت

وان بضم با فتح جیم خوانی در کلام  
سوی این پیغمبر گفت از پی را بشنوم  
ورنه زو بر گردم و با تو خبر گویم از آن  
آشنا بودش بو بکر و نیز در او بر رفت  
در پذیرفت از سر صدق یقین آئین او  
جام دین بگرفت و کاس کیش خود بشکست خود  
کعبتین نه کوپ از دست ال انداخت زود  
از فراق محبتش غمناک گشت و شد ملول  
چار بیت آن قطعه دیرش از معنیست  
چون یقین دین خویش کرد زائل شد غم  
یافتی و نه پیر را نه برادر را بران  
بس دوباره داد امور شراب دین خود  
نان بسوی دین بیازدین چرا بگذاشته  
زان غرض گو آمده مامور جن در شام و چاه

از فرشتہ نیت پس چون باشدش پیغمبری	یعنی او چیز کے کہ گوید بابت از دیو و پری
زان بطن باطل خود او برین صغی زده	در عرب مامور این نیز معنی آمده
گفت آنحضرت که سے باید مرا در اسیریم	قطعه چون نزد بخیر و نذر آنحضرت رسید
از بهمان سوی جنم گوشت و پیراوان	هر کسے گویند او را گوشت و پیراوان
در زمین کاندی از مهر ستم بند کشت	پس بخیر از راه شفقت قطعه سوش کشت
دین آ بود باطل سر سبز ان دین بر آ	گفتش این دین است حق پس بن این دین گرا
هست موجود دست و پیغمبر باین دین	هر چه در انجیل و اوصاف رسول آخرین
مان ز کرده نشو پیمان مان بیازد رسول	گر بنودی دین او حق بن نیست کرم قبول
مے پذیرد گر چه حصیان کرده باشد بشمار	هر که نزد او مسلمان آید از وی اعتذار
از گناہت بگذرد باید کہ چندم بشنوی	کرد غوث ابد را ما مسلمانان گریشوے
است دانست آن صغنائی باز در سر بسر	چون رسید آن چند نزد کعب کرد او را اثر
ایزد از رحمت به باب هدایت را کشود	شد کفر خویش بنیاد غم دین نمود
سادت لطم و گرد غم قدم زده به دو جهان	این قعیدہ کاوش بابت سعادت آن زمان
نشد سوار بر آفتاب و سوسه مدینه اندر د	هم پیچید او هم اعصاب او را چون ستود

چون رسیدند در مدینه جانب مسجد دوید	نزد مسجد ناگاهش دباگاه آنحضرت شنید
گفت نان کیست ناچه پس علی مرتضی	آمد از مسجد بر دهن و کعبه گفت ای فتنه
پس درین شب با علی با بحساری و عیسی	کیستی و از بجائی گفت شخصی ام غریب
گفتش آنحضرت چه نامی گفت کعبه سر در	گفت آنی تو که او را مورد خواند مرا
گفت من زیان نگفتم بل اگر کون گفته ام	گفتش آنحضرت چه گفتی گفت مامون گفته ام
من در اینجا گفته ام مامون نامور ای سول	بر می بجای نون نوشته اهلان بوالفضل
چون امین و یحیی و الین زهر کذب و دروغ	گفودیت مامون کسی کو دارد از دانش فریغ
حضرت از حاضر جوانی در تعجب ماند و گفت	با ابو بکر آن زمان کای با صداقت گفت بخت
خوانده باشند مرا مامون و اگر چیزی در دگر	خوانده است اسلام آن امحو سازد در سیر
کعبه گفت اسلام را کردم قبول و بعد از آن	کلمه توحید را از صدق راندا و بر زبان
گشت یغیر از اسلامش بس مسرور و شاد	کعبه بشانکه گفت کای تو کعبه اهل رشاد
چند بیت آورده لم در مدحش ز فرمان شوم	خوانم آنها را اگر آن در در و در مان شوم
یافت فرمان در و ان بابت سعاد افکار	آیا با خبر خواند بر خود باب تحسین باز کرد
اگر بشن فرمود تحسین رسول معتدا	برده خود داد و آن نوحیت از جامه ملا

در وصف برده اش مابعد ازین خواهیم گفت  
 گفت زان پس با صحابه داشت دائم اختلاط  
 باغیزان گفته شد احوال ناظم سربس  
 بهیچ آناه برج حق باسناد صحیح  
 حاکم آن کو در بلاد علم حاکم بوده است  
 پس قصیده زالمش تا آخرش بنکاشته  
 ابن عبدالکریم زینان در کتاب خویش  
 پس عیان شد این قصیده بهشتیک معتبر  
 خواندن آن خواندن روح و ثنائی محترم  
 خواندنش خود موجب اجر و ثواب است و جزا  
 از نجات کردند شرح آنرا بتوفیق و لے  
 بنده هم زان قصد تحصیل ثواب کرده است

خوش شرح بیت پنجاه نیکم خواهیم گفت  
 جاودان در محبت آنحضرتش بود انحراف  
 از نقاشی این چنین مردی از اهل غیر  
 در کتاب خود دلائل همچنین کرده صریح  
 در کتاب خویش مستدرک چنین فرموده است  
 هم در اینجا و الوای صحبتش افزاشته  
 کلام با شهاب موسوم است نان زده سخن  
 آری آری ناقش اهل حدیث اند و خبر  
 علم آن علم حدیث آید که فخر سرمد است  
 همچنین تسلیم و تدریسش بدین باشد  
 فاضلان چون فاضل مندی و مولانا علی  
 جمله معنی لغاتش را بنقل آورده است

تا که حفظش بر همه پیر و جوان آسان شود

آری آری حفظ نظم از حفظ شعر آسان بود



سُرُوعِ قَصِيدَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَانَ سَعَادُ

مَدَامُ أَنْزَعَا لَوْ يَمُودُ مَكْبُولٌ

بَانَ سَعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَبْذُولٌ

أَلَا أَعْرِضُ عَنْ الطَّرْفِ مَكْبُولٌ

وَمَا سَعَادُ عَدَاتُ الْبَيْدِ إِذْ رَحَلَتْ

لَا تَسْتَكْ قَصْرُ مَنَاهَا وَلَا طَوْلٌ

هَيْفَاءُ مُقْبَلَةٍ عَجَزَاءُ مُدْبِرَةٍ

كَأَنَّهُ مِنْهُمْ بِالرَّاحِ مَعْلُولٌ

تَجَلَّوْا عَوَارِضِي ظِلِّ إِذَا انْتَسَمَتْ

شَجَّتْ بَيْنَ شَيْبَةٍ مَرَّتْ مَاءُ عَيْنِي

صَافٍ بِأَبْطَحِ أَخِي وَهُوَ مُشْمُولٌ

تَمَّ الرِّيحُ الْقَذَى عَنْهُ وَأَفْطَهُ

مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بَغْرٌ يُعَالِلُ

أَلَيْمٌ بِهَا خِلَّةٌ لَوْ أَنَّهَا صَدَقَتْ

مَوْعُودَهَا أَوْ لَوَّانَ النَّصْرَ مَقْبُولٌ

لَكِنَّا خِلَّةٌ قَدْ سَبَّطَ مِنْ دَمِهَا

فَجَعَلَ وَوَلَمَ وَأَخْلَافٌ وَتَبْدِيلُ

فَلَمَّا تَدْرُومُ عَلَى حَالٍ تَكُونُ بِهَا

كَمَا تَلَوْنِي فِي أَثَوَابِهَا الْغَوْلُ

وَلَا مَسَّكَ بِالْعَيْدِ الَّذِي عَمَّتْ

أَلَا كَمَا مَسَّكَ الْمَاءُ الْغَرَابِيلُ

فَلَا تَغُرُّكَ حَامِلَتٌ وَمَا وَعَدَتْ

إِنَّ الْأَحَابِيَّ مِمَّا أَحْلَامُ تَضِلُّ



وَمَا مَوَاعِيدُ إِلَّا الْإِذَا بَاطِلٌ	كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرُوقٍ لَهَا مَثَلٌ
وَمَا خَالُكَ لَدَى يَأْمِنُكَ تَنْوِيلُ	أَرْجُو وَأَمْلُ أَنْ تَنْدُو مَوَدَّتُهَا
إِلَّا الْعِتَاقُ وَالْجَنَابَاتُ الْمُرَاسِيلُ	أَمَسَتْ سَعَادُ بَارِضٍ يَلِغُهَا
فِيهَا عَلَى الْإِيَّةِ أَرْقَالَ وَتَبْعِلُ	وَلَوْ يَلِغُهَا الْأَحَدُ أَفْرَةً
عُرْضَتُهَا طَامِسُ الْأَعْدَامِ مَحْمُولُ	مِنْ كُلِّ نَضَاحَةٍ لِلَّهِ فُرَادَى قَتِ
إِذَا تَوَقَّعْتَ الْحِزْنَ أَنْ وَلِيْلُ	تَرَى الْعُيُوبَ بِعَيْنَيْهِ مُفْرَدٍ لَلْفِقِ
فِي خَلْقِهَا عَرَبِيَّاتُ الْفَحْلِ تَفْضِيلُ	خَضِرٌ مَقْلُدٌ مَا فَعَمَّ مَقِيدُهَا

عَلَاءُ وَجَنَاءُ عَلَّوْمُ مَذْكُورَةٌ	فِي دَفْقِ سَاعَةٍ قَدْ أَمَامِي
وَجِلْدُهُمَا مِنْ أَطْوَمَ لَا يُؤَسِّسُهُ	طَلِيءُ بَضَاحِيَةِ الْمُنْتَنِيَةِ مَهْرُورٌ
حَرْفُ أَحْوَاهِ أَبْوْهَا مِنْ مُلْكِنَةٍ	وَعَمَّا خَالَهَا قُودَاءُ مُتَمَلِّلٍ
مُسْنِي الْقُرَادِ عَلِيمًا ثَمَرٌ لِقَاهُ	مِنْهَا لَبَانٌ وَأَقْرَابُ زَهْلِيلٍ
عَيْرَانَةٌ قَدْ فَتٍ بِالْخَضْعِ غُرُورُ	مِنْ فَرْعِهَا عَمِ تَبَاتِ الزَّوَرِ مَقْشُورٌ
كَأَمَّا فَاتٍ عَيْنِيهَا وَمَنْ جَحَا	مِنْ خَطْمِهَا وَمِنْ اللَّحْيَيْنِ يَرْطِيلُ
تَمَرٌ مُثَلَّ عَسِيبِ التَّحْلَادِ خُصِلَ	فِي غَارِ زَيْمٍ تَقْوَدُهُ الْأَحَالِيلُ

عَتَقَ مُبِينٌ وَفِي الْخَدِّ نَبِيٌّ مَبِينٌ

قَوَّاهُ فِي حَرْبِهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا

زَوَّاهُ مَسْمُومٌ الْأَرْضِ تَخْلِيلُ

تَحْدِي عَلَى سِرَاتٍ وَهِيَ لَحِقَةُ

لَمْ يَقْضِ رُؤُوسِ الْأَكْمَةِ تَبْعِيلُ

سَمَرِ الْعَجَايِبِ يَذْكُرُ الْحَضْرِيَّ

وَقَدْ تَلَقَّعَ بِالْفُورِ الْعَسَاقِيلُ

كَانَ أَوْ ذِرَاعِيهَا إِذَا عَرِقَتْ

كَانَ ضَلَحِيهَ بِالشَّمْسِ مَمْلُوءُ

يَوْمًا يَصِلُ بِهِ الْكُرْبَاءُ مُضْطَرِّدًا

وَرُؤُوسُ الْجَادِبِ يَذْكُرُ الْحَضْرِيَّ

وَقَالَ لِلْقَوْمِ حَادِيَهُمْ وَقَدْ جَعَلَتْ

قَامَتْ فُجَاءَةٌ بِهَا نَدَى مَنَّا كَيْلُ

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعًا عَاطِلٍ نَصَفِ

لَمَّا نَعِي بِكُرها النَّاعُونَ مَقُولُ	تَوَاحِدِ اخْوَةِ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا
مَشْقُوعٌ عَنْ تَرَاثُمِهَا عَابِلُ	تَقَرُّ الْبَارِ بِكَيْفِهَا وَمِدْرَعِيَا
إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي سَلَمٍ لِلْمَقُولِ	نَسَمِ أَوْشَاتِ جَنَائِمِهَا وَهَوْلِهِمْ
لَا أَلْمِيكَ إِذْ عَمَّكَ مَشْقُوعُ	وَقَالَ كُلُّ خَائِلٍ كُنْتُ أَمْلُهُ
فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمُ مَقُولُ	فَقُلْتُ خَلَوْا سَبِيلِي لَا أَبَا لَكُمْ
يَوْمًا عَلَى الْقَحْدِ بَاءَ مَحْمُولُ	كُلُّ ابْنٍ نَزَّ وَأَنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ
وَالْعَفْوُ عِنْدَ سُؤْلِ اللَّهِ مَقُولُ	أَبَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ اللَّهَ أَوْ عَدِي

وَالْعُدُّ رُحْنَدَ رَسُولِ اللَّهِ مَقْبُولٌ	فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَذِرًا
الْقُرْآنِ فِيهِ مَوَاعِظٌ وَتَفْصِيلٌ	مَهْلِكٌ هَذَا الَّذِي عَظَاكَ نَافِلَةٌ
أَذْنِبُ وَإِذْ كُنْتُ فِي سَأَلَ فَأَوَّلُ	لَا نَأْخُذُ نِيَّ بِأَقْوَالِ لُوشَاةٍ وَمَا
أَرَى وَالسَّمْعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفَيْلُ	لَقَدْ قَوْمٌ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ بِهِ
مِنْ الرُّسُولِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَنْوِيلُ	لَا ظِلَّ رُحْنَدَ إِلَّا أَنْ يَكُوبَلَهُ
وَكَيْفَ ذِي نِقَمَاتٍ قِيلَهُ الْقَيْلُ	حَرْ وَضَعْتُ بِمَيْتٍ لَا أَنْ رَعَهُ
وَقِيلَ إِنَّا لَنُحِبُّكَ وَمَوْجُوبٌ وَمَسْئُولُ	لَنْ أَوْ أَهْبَ عِنْدِي إِذَا كَلِمَةٌ

مِنْ خَادِمٍ يُؤْتِيهِ الْأَسَدُ مَسْكَنَهُ	يَبْطُرُ عَزَّ غَيْلٌ دُونَهُ غَيْلٌ
يَعْدُهُ فَيَأْتِيهِمْ ضَرْعًا لَيْسَ عَيْشُهُمْ	لَحْمٌ مِمَّنْ الْقَوْمِ مَغْفُورٌ خَرَادِيلٌ
إِذَا سَاوَرُونَا لَا حِيلَ لَهُ	أَنْ يَتْرَكَ الْفَرْنَ الْأَوْهُوَ مَقْلُودٌ
مِنْهُ تَظَلُّ سَبَاعُ الْجَوْضَامَةِ	وَلَا تَقْبَلُ بَوَادِيهِ إِلَّا رَاجِلٌ
وَلَا يَزَالُ بَوَادِيهِ أَخُو تَقَةِ	مُطَرَّحُ الذِّوَالِ دَسَّاسٌ كَاكُودٌ
أَنَّ الرَّسُولَ لَنُورٍ يَسْتَضَاءُ بِهِ	وَصَارَ مِنْ مَرْسِيُونِ اللَّهِ مَسْلُودٌ
فِي عُصْبَةٍ مَرْبُوعَةٍ قَالُوا لَهُمْ	يَبْطُرُ مَلَكَةٌ مَا أَسْلَمُوا زُلُوفًا

عِنْدَ النَّقَاءِ وَكَامِيلِ مُعَاذِيلِ	زَالُوهُمَا زَالَ الْكَاسُ وَكَاشَفُوهُ
مِنْ نَسِيدِ أَوْدٍ فِي الْهَيْجَاءِ سَرَّابِلِ	ثُمَّ الْعَرَانِينَ أَبْطَالَ لُبُوسُهُمْ
كَانَتْ حَاقِقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولِ	بِضْ سَوَانِعٍ قَدْ شَكَتْ طَاحِلُ
قَوْمًا وَلَيْسُوا عَجَانِيًا إِذْ نِيلُوا	لَا يَفِرُّ هَوْنٌ إِذَا نَالَتْ رِطْلُهُمْ
ضَرَبَ إِذْ لَعَنَ السُّودُ التَّنَائِيلِ	يَمْشُونَ مَشْيَ الْبَلَالِ لَوْ هُمْ يَعْصِمُوهُمْ
	لَا يَبْقَى الطَّعْنُ إِلَّا فِي خَوْفِهِمْ
	وَمَا لَهُمْ حَرَجًا لِلْوَلَدِ قَهْلِ
تتمت	

ترجمه قصیده	بسم الله الرحمن الرحيم	ایمانت سعاد
<p>شد جدا یار و دلم امروز بیمارست و زار  نیست جانان در صبح دوری وقت سفر  بخت از من چون جدا شد بود بشوین ادا  هست خوش غریبان هست خوش فریبن  میکند بیایم به وقت خنده رندانهاست خوش  خوش بهر نمی میزند دندان نفوذ لکش  آنچنان باده که گشت آینه از آب سرد  آب صفائی کوروان باشد بچوئی سنگناک  باد کرده و در زوچ که در خفاشاک را  با چنین آبی شدست آینه آن می کزو  و ده چه یاری بود آن دلبر اگر میکرد است  لیکن ای یاری ست گر خوش شدست آینه  نیست بر یک حال ثابت هر دمش عالی بود</p>	<p>در پیشش دل بسته و زنجیر است و بیقرار  جز نگو آوازه و بیمار چشم سردار  سر مه ناکش بود چشمان پر از خواب غمار  هست بیباقدند کوه نه درازست آن گلار  آبدار شست هر دندان چو در شامهوار  گوئی آن آلوده است از باده بیکبار و بآ  آب سردی کشی از رندانها که جوینار  چاشتک باد شمالی می کند بر روی گذار  گشته از باران بار باده دس خوشگوار  گشته است آلوده دندان نگار مقلعذار  و عده خود را گشتی نیدمارا خواستگار  ریخ و آزار و دروغ و غیره از پیش نیست کار  همچو غولان می کند صدنگ خود را پس از</p>	



و عده خود را نمیدارد و گدازد مگر	همچنان که آب را خیال دارد یاد داری
همین که نفری بدتر از چیز دیگر گفت و وعده داد	آرزو و خواب را پیوسته گمراهی شمار
و عده آن میوفار خواب بنده و خیال	آرزو از وی میخواهد او را کن تو اعتبار
و عده ای کاذب عقوق هست او را نیت	و عده ای غیر باطل دل بیان کمتر سپار
نام شخصی میوفاده است عقوق ای عزیز	که خلاف وعده شده و بر باد دست دیار
آرزو دارم که پیدایم شود مهرش بمن	نیت لیک و میامیزد ششم ای غمگسار
در زمینی شام کرد آن مره که تواند رساند	اندر آن جز اشتراک خوب نیکو را هموار
در زمینی یار نتواند رسانید آن مگر	اشترک و بس بزرگست و شکر استوار
گرچه در وی ماندگی باشد ز رفتن باز هم	آمد و پویدن و رفتن مرا و کار و بار
اشتر خود خواسته ناظم ازین اشتر که بود	ز اشتراک خوش سیر زبان تخم نیاید کار
هست زان خوش اشتراک آن اشتراک با کفو	از قفای گوش شان نیز دبیری یار غار
از قفای گوش اشتراک او لاخوی میچکد	چون کند خوی رو دیدن داشت با شفا
هست آن اشتراک در رفتن راهی که نیست	اندر و پیدایشان اندیشه کن جو دیار
چیزهای دور می بیند بچشمائی که هست	همچو چشم گاو و حشمتی زن در مرغزار

کلاه و حشمتی کز مرز ناگاه می افتد جدا  
 چونکه ناگاه از در افتد برون سوی رومه  
 آن شتر ز نیگونه بند تیز درو فتنه که گرم  
 هم سطرش هست گردن هم سطرش هست با  
 اشتر گردن بزرگست دکلان رخساره است  
 اشتر بدلو فراخ ست و توانا بر سفر  
 جرم دی سخت آمده مانند چرم سنگ است  
 اشتر نیکو پیر و سوار برادر آمده  
 از نجابت هست اشتر آینه باخویشان خود  
 این شتر هم زاده زن ماده شتر گوشت است  
 یکتار بدو ده آن فرزند دیر اگوشت  
 آن دو فرزند نیکو با در خود زاده اند  
 خواهی از تفصیل این درشتنوی مانگر  
 میر و دبدوی گنه پس سینه اش نغز آیدش

رنگ سیاه سر باشد سپید شمشیری وار  
 تیز می بیند که تها را در سرخ و هزار  
 گردد از خورشید یکستان دشت کوهسا  
 هست در خلقت بزرگ از اشتران و نگار  
 ماده است و مثل نر در قوت و در محل بار  
 هست در پیش نشان راه در لیس و نما  
 آن گنه کند از دروی که می باشد هزار  
 هم شده عموش خالو پنجه گوشت بر آرد  
 میشود جفت و میگردد به بیگانه دو چار  
 حامل از فرزند خود در حفظ این گردن خا  
 خال عم واقع رباب فکر را کن است تار  
 از یک اشتر بن کن غفلت کن عیت شمار  
 آنکه شد انظم بدیش نام نزد یک کما  
 هم تمیله ای بخیشان تافتد بر خاک خوار

هست همچون گوز در درختن و از هر طرف  
 باشد آرز بخش ز پهلوانی وی دور و جدا  
 گوئی آن خیزی که باشد پیش و چشم و گلوش  
 استخوانهای دمانش سخت چون سنگ آمده  
 میزند دمی که چون شاخ است صفا موهاست  
 باشدش بینی بلند و در دو گوش و خوش  
 می شتابد بر سبک سهای لاغشادمان  
 پایهای سرخ ساق و سه پریشان میکند  
 بست پامایش بغایت سخت کانها را  
 بست گو یا گردن و ساعدش دریا منور  
 در جهان دوزیکه حسد باز تنوز آفتاب  
 آن زمان گوید پرشته بان قوم را کای مرچان  
 کان غلغله ای که بوده زنگ شان خاکسری  
 مصلحت شد خفتن اکنون زیر سایه سفر

پر شد ست از گوشت مان آموی سنی کن  
 از و غور گوشت او چون اشتیری کو در قطار  
 از دمان بینیش سنگ ست نزد هموشیار  
 با بچین بینی دوی کان آمده بجای مهار  
 خوش پستانهای نیکو یادگیری زینهار  
 خوبی و همواری است اهل خرد را باش چار  
 و در زمین سهای خود را کم ندان باد سار  
 سنگهار امان ز اندیشه کن کامل عیار  
 نیست سوی فعلی بهش احتیاج و افتقار  
 و در زمانی که سراب از پرشته گرد و آشکار  
 مینماید سوخته شد سوخته گوئی ز نار  
 ساعتی خبید و خواب خوش نماید اختیار  
 از تف خویشید دارند اضطراب و اضطراب  
 و آنکه نگ وریک مثل افکرت همچون شارب

اولین فرزندش دل شد زاندهش فکار	راست مثل گردش و ساجد آن که مرد
گریه او گریه زاندهش زنان سوگوار	هم بود گردن دراز و هم میانه سان چون
بهت همچون گردش و دست این بی کومار	گردش و دست آن آشته در آن گرمی و سوز
شد نفیس از جان آلام ببردن از شمار	آینه مرغله غم زاندهش زندهش بر سر
گشته عقل ست ویرانه با معنه اصدبار	آن زن ناکنده تا از مرگ فرزندش خبر
بار بار دیرین بودش جدا گشته تار	میخراشد سینه خود را بدو دست و شده
هم کند موهم زنده بر خاک عجبند هم خار	هر دم می این دستها بر روی بر سینه زند
زانکه یا زنده و غم دارد و بروز شب جوهر	گردش و دست این آن البسی سرعت بود
شد زان من درختی کامه شامه صبح بار	بهت همچون گردش کفهاش سیران شتر
در زمین آن نگار شوخ خوش بودم سوار	من این آشته که نمائند رسانیدن جزاو
مید و این زمین و مبد وید آن از بسیار	مید وید آن شتر را دشمنان از دوطرف
گشته خواهی شد شود چشمت و غمی چون خیار	گفتن شان به بکای فرزند بوسلی کنون
کیست جدش آن بوسلی ست نزدیک خیار	ناظم از فرزند بوسلی نخواهد نفس خویش
سوی جد و آن نیز دارد و نزد اعیان آشته	نام ناظم بوده کعب او کرد اضافه خویش را

یعنی ایشان گفته اند ای کعب گشته میشوی  
 گفتم بر ماری کز و امید نیکی داشتم  
 گفته ام شانز که بگذارد راه و بگذرید  
 هر که میزاید زادر گر چه خواهد بر زیت  
 پس اگر من نیز میرم چه غم لیکن شما  
 شد خبر داده که خونم کرد پیغمبر  
 معلوم ده ره نماید سوسه حمله دادم  
 تو بگریز گفتگو های سخن چسینان  
 ایستادم در چنان جای که گراست در آن  
 میشود لرزنده از بهیبت مگر کور بود  
 بوده ام ترسان لرزان تا ندادم دست خویش  
 بود بهیبت ناک بر نزدیک من آن است گوی  
 نیز چون شد گفته گای کعب غم اینچنین  
 زان قوی شیر که از شیران گزین میبود

زانکه خونت را بهد کرده رسول اگر دگار  
 کت نخواهم خورد غم کت و چون بگشت تبار  
 پس همان خواهد شدن کان خواسته بر دگما  
 میرود جانش بود تابوت و خنید در فرار  
 بیوفایتد بود ترک و فاشوم و ششار  
 لیک امید عفو دارم از ان والا تبار  
 کو ترا و اوست قرآن مجید ای شهریار  
 من گنه هرگز نکردم پس راده زینهار  
 پیل سستی کش ز حیوانات بیش است اقتدار  
 بختش زان خواجه کو آمد جهان افتخار  
 بی نزاعی در کف آن راست گوئی باوقار  
 چون سخن گفتم آن فرماندهی با گیر و دار  
 سوی تو گردند نسبت از حسد اهل نقار  
 جای در غنچه باغ یقین را شو بهار

گوشت جایت کا بجا میشما باشد بے  
 با ما دادن شیر مرد و بچه خود را ر بد  
 عیش آن دو بچه است از بایمای گوشت کا  
 چون جندان شیر بر همای خود نگذارش  
 زود آن دشت لاغ گشته اند و نگذرند  
 و اما باشد بدستش بملوانے گوشت و  
 از چنین شیرت بهیت ناک تر نزدیکن  
 راست پیغمبر بود نور کرد حبه شود  
 تیغ هندی است آنحضرت گشته از نیام  
 بست ثابت در گردی کر قرشند و از آن  
 گفته یک گوینده را ایشان چون بگفته اند  
 کا انتقال از جا کنیدی همایان یعنی روید  
 با از انجا بر همه کفار غالب می شویم  
 بود گوینده عمر کر چار یار مصطفی است

پر ز شیران زبان ای بحر عظمت بکنار  
 گوشت از مردم میان می پروردشان در کنار  
 و اما بر خاک باشد پیش بر مرد و گوشت خوار  
 تا سازد منظم تمام بسیار دزد و مار  
 سوی دشت و خدای از نسیب تار و مار  
 خورده افتاده بخاکش هم در او هم زار  
 احمد مختار کوفته کبارست مصفار  
 رویش نامی زانکه مهر و ماه زو شد مستعار  
 تا کشد کفار را بادش هزاران جان نثار  
 و آن مرد اصحاب و سفاک شد و بیک اصحاب  
 شان مسلمان بر آشفند کفار و شرار  
 تا مدینه کام حق است این فغاندا بیمار  
 پس دخت افراتنج می ماندند بار  
 باد صد رحمت ز رحمن هر زمان بر هر حصار

انتقال از آنکه کردند و نکرند انتقال  
 بی سلاطین و ضعیفان نیز ثابت مانده اند  
 آن زره تا خوش سپید است فراخ حاکمات  
 هست تفعاینگان نام گیاهی دکنش بود  
 شاد و خرم نیستند از نیزبازی شان سید  
 نیستند از دهنباک و ناسکلیباگر شده اند  
 میر و ندان مومنان همچون سپید شترزار  
 در فرا رفتند کفار لعین از طعن ضرب  
 می یافتند زخمهای نیز تاسی کافران  
 جان سپارند از برای میزد او شان از برگ  
 آن قصیده کالوش واقع شده بابت سعاد  
 بر سر هر بیت هری بنی نوشته شد و لیک  
 کرده شد ابیات ویرانه بر بنج نیک  
 بعد از این باشد قصیده حفظ هر بنا و پیر

شان نیز پیش کافران در وقت جنگ کارزار  
 در زبان چند همچون رستم و اسفندیار  
 در هم آنها را چون قضا علی حق را شو مطار  
 حلقه مانند یک شویست عوفان را جبار  
 قوم دشمن را با در شهر دانش سازار  
 زخمی و مجروح کاشان صابرا یزاند رضا  
 چون سیه فامان کوه قد کنند از نشان قرار  
 شان تعاقب مینمایند از پس کفار فار  
 جز درون سینهای آن گروهی جان سپار  
 نیست تا خیزی که می یابند از ان دار اقرار  
 گفته شد معنی هر بیتش بوجه اختصار  
 که در بیت و کجاست بیتش نکرده شد نگار  
 خوش کسی کار نماند در دهر و سر و جها  
 اکنون شان را برای ترجمه بود انتظار

<p> بنیادین ترجمه کشف مثل و همت او نظیر  قافیه در وی کر نیست در جاسه بود  آتش گرمی بازارش دل حسا دوست  از سباعتش نبرد در گرد و چو زوال و مسود  از می آری صحبت گل انخواهد جست ناغ  در غنچه بلب بود سوی بهار و سوی گل  اگر دیگر اچون برای تو نمود این ترجمه </p>	<p> غیت در کشیر وین وین وین وین وین وین  باشدش مننی دیگر فکر را بروی گنگار  پس هر چند گفت غنچه که انوار جبار  ایک مخلص شود زان سمن و چو چوکناس  ایک صبیان میکند بر دم نواز آن نواز  میل زان شوم خود سی خزان و سی نواز  پس تو زان و زانوب کا علی را در گذار </p>
--	---

عفو کن بهر حبیب کاین قصیده انوار است  
جرم ویرا و گناه آمرزش ای پروردگار

تمام شد ترجمه منظوم قصیده یانت سعادت







اسناد و عای

بسم الله الرحمن الرحيم

سُریاسی

<p>سپاس بقیاس آن بادشارا          یکایک عنو مارا برهم آورد          پس آنکه روح را با نفس برفتن          پس آنکه خلعت ایمان پوشانند          شناسائی بسوی خویش دادش          بحیرت رفت عقل و گشت مجنون          بیا اے عاقل و انا اے هشیار          شنو این داستان پر غائب          چنین گفتند بار اهل اسناد          که بود اندرز بورح سبحان</p>	<p>که پید کرد از نابود مارا          چنین طرفه طلسم در هم آورد          معی ساخت اندر قالب تن          بطغف آن بنده را از جبل برآند          چراغ عقل اندر کف نهادش          تعالی شانه عسایقو لون          نقاب از چهره مقصود بردار          اگر هستی طلب گار عجب تاب          بروح پاک ایشان نور حق باد          مبارک سورتی مانند رحمان</p>
---	--

باین سورہ ہمیکردی بحدوش	پہمبہ کر چندا بادا درودش
بالفاظ عذب پس کرد قہیر	زالفاظ زبورش داد تفسیر
در این فیض گرد و برہمہ باز	کہ تار و شن شود برہر کس این راز
کہ او در علم دین بود افضل الناس	پس انکہ لفظ ہم کردہ ابن عباس
کہ بس حمت بروح را و یان باد	روایت دیدہ ام از اہل اسناد
عرب را ہم ازین صورت عیانت	کہ علم دین صفت صافی بیانت
نوشته آمد این از سنگ پیا	بلطف ایند بار سی نقالے
نہ از جن و ملک معلوم گشتہ	نہ این ز آدو نے منظوم گشتہ
بغیر از تمت قہر و تحیر	پدید آمدنہ شش از کلک تقدیر
تواند نقش بر سنگ نگارد	خدا کے کاین چنین گنبد برآرد
زہر سیج حاجت رساند	ہر آن موسی کہ این منظوم خواند
شود نے الحال فتح و بفریش یار	بروز حرب اگر خواند سپہدار
کہ نماید بار دیگر و ہر دیش	گریزد آنچنان دشمن ز سولیش
و گریختہ است رخ راوی رباید	اگر بندی ست بندازوے کشاید

شفا یابد اگر رنجور خواند  
 اگر افتاده خواند بدر یا  
 اگر در شب بخواند هینسا که  
 اگر گمراه خواند راه یابد  
 اگر بر دیو خواند آدمی زاد  
 اگر کشتی بدر یا مانده باشد  
 اگر از آسمان باران نیارد  
 بخواند این دعا بر کس بر آید  
 اگر باران ز باریدن نماند  
 اگر مفلس بود گردد توانگر  
 اگر از پادشاهت خوف دارد  
 بهر نیت که خواند این دعا را  
 اگر اسناد این را باز خوانم  
 بخوان مسکین تقی اکنون دعا را

بسیار وصل اگر مجبور خواند  
 سلامت بگذرد ز اینجا بصورت  
 جو این خواند ز آفتنا چه باک  
 و گرتشند بخواند چاه یابد  
 گریزد زین دعا آن دیو چون باد  
 روان گردد و چون آنکس خوانده باشد  
 بسوے آسمان دست بر آرد  
 که از و کس هر طرف آب در آید  
 بهند این دعا را چون بخواند  
 زبان مردمان باشد ز فخر  
 خدا اندر دلش مهر کمارد  
 بر آرد حق تعالی مدعا را  
 ز مقصود کس که دارم باز نامم  
 بگو معنی این منظوم را را

شروع دے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ قُلُوبِ

اَنَا الْمَوْجُودُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

منہم مطلوب اور الکیائی + چار حضرت مادیاتی

اَنَا الْمَقْصُودُ لَا تَقْصُدْ سِوَايَ

جو من مقصود یا منم از دہم + بخیر مرالہندی ہنر

اِنَّ رَبَّكَ الَّذِي يَخْتِمْ عَدَائِي

منہم رب + کا چکر موجود + ترا از من نباشد مع مقصود

اِنَّ الْمَلِكُ الْمُهِمَّ جَلَّ قَدْرِي

من آتش کہ قدر من + بی ملک لطف من عظیم

اَنَا الْمَعْبُودُ لَا تَعْبُدْ سِوَايَ

منہم معبود یا منہم عباد + سوسن کہ ای نہ پیر

فَاِنْ نَطَلَبْ سِوَايَ لَمْ تَجِدْنِي

مرا پیر نہ خواہی یافتن + کنی با غیر من اگر آشنائی

كثِيرُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

خلاق را منم خلق بہنیک + منم مخلوق شد خواہد

جَمِيعُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

تبر سدا ز عذاب منم خلاق + خلاق را بجز من نہ مییون

عَظِيمُ الْمَلِكِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر جلای را منی مالائی + کہ ذات مع کریم ست منہم

اَنَا الْجَارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

نیکری غیر من معبود ہرگز ممکن پرواز سوی من نہ چکر

منہم معبود یا منہم عباد + سوسن کہ ای نہ پیر  
من آتش کہ قدر من + بی ملک لطف من عظیم  
منہم رب + کا چکر موجود + ترا از من نباشد مع مقصود  
جو من مقصود یا منم از دہم + بخیر مرالہندی ہنر  
منہم مطلوب اور الکیائی + چار حضرت مادیاتی  
اَنَا الْمَوْجُودُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي  
اَنَا الْمَقْصُودُ لَا تَقْصُدْ سِوَايَ  
اِنَّ رَبَّكَ الَّذِي يَخْتِمْ عَدَائِي  
اِنَّ الْمَلِكُ الْمُهِمَّ جَلَّ قَدْرِي  
اَنَا الْمَعْبُودُ لَا تَعْبُدْ سِوَايَ  
اَنَا الْجَارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي  
فَاِنْ نَطَلَبْ سِوَايَ لَمْ تَجِدْنِي  
كثِيرُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي  
جَمِيعُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي  
عَظِيمُ الْمَلِكِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي  
اَنَا الْجَارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

أَنَا الْعَبْدُ الرَّحْمُ مِنْ أَخِيهِ

اگر ایوبین باشد یا برادر + ولی نبود کس از من بهما تر

هَلُمَّ إِلَى لَاتَقْصِدُوا سِوَايَ

سانم سوس، من سزار، که حزن من را به زنگ نزاری

آلہ کے لئے نذرانہ

[illegible]

الربادوم لى درب كم + من شهر ريرا اى سبد د

فلا تحميك يا عبد يسواري

منم منجی ترا از بیم نیران + ترا جز من مدینایست رحمان

وَلَسَّ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

تا دوزخ - خود میسوزد - و بد که میسوزد - بگوید که ای خداوند از من

وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى

اَهْلُ الْخَلْقِ مِنْ لَعْنَةِ جَرِيرٍ

محرم کسب عثمانی کی بخشد + جهان میں گدائی کا تخت

فَخَافَ الْإِسْرَافَ غَدِي

منه

وَمِنْ أَتَابِيهِ فَاطْلُنْ تَجَدُنِي

اگر خواہم کہ ادا باقی + کہ میری گزشتہ سرکس میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ

۱۰۰

سجودی غیر من بدست چمنی + سجده ناما بعدی سیار

فَلَمْ أَسْمَعْكَ فَاطْمِنِي تَجِدْنِي

منم سامع بهر جزئی گوی + ترا از لطف خود بهر دم بخوبی

مَنْ النَّبْرَانِ فَأُطْلِنُ تَجْدِي

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِكَرْبٍ فَقَالُوا "هَذَا الَّذِي كُنَّا نُنْذِرُكُم بِهِ" أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُ اللَّهُ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنَاجِدُ الْمَخْلُوقُونَ

الرجوع إلى ماضي حالتي

انا الرزاوقا طبنی مجد

رسام بعد از این رزقی در ضوآن که رزق خلق او نیست

سَوَاتِي لِكُفْرٍ فَاطِمَةُ تَجِدُنِي

مذکورہ بالا کے خلاف خط لکھنا

الکتاب فی الحقیقۃ لہ بربن سن فی سیرۃ

انا غفار فاطمہ مجد

اگر خیر اچھا فی الحال باقی + کہ جہنم کا دروازہ گزشتہ

## دعاء سرمانے

55

سَاغَفُ الْعَمَادِ وَلَا أَبَايَ

بیامرزیم بفراقت + تمامی مونسان از کرامت

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ أُرِيدُ بِأَحْسَابٍ

سکیم من اعز است اتم بذات من در خلق قائم

وَأَكْرَمُ مَرِيئُونَ إِلَيَّ خَوْفًا

من اگر گردی بشیما + نگردد بخاطرت بگریزیش

وَأَرْحَمُ رَحِمًا دِي مَرْعَا

بخش پنجم: جبهه اسلام + اسلام نام از خود غافلانه

إلى الأئمة والنعماء عبد

مرا ای بنده نعمت تمامت + مشغول الم

إِلَى اللَّهِ نِيَا وَمَا فِيهَا جَمِيعٌ

این دنیا و ملک و منافع من و دماء

مجدبي في سواد النيل

عَدَا ابْلَحْشِرِ فَاَطْلَبْنِي فَجَدْنِي

تو باشی خرم و خندان بخا + بدست تو بود ملک تمامت

أَنَا الْوَهَّابُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

از فضل و الطیف خود من خلیق خود را + دهم به شیخ خود را

إِلَى الْأَكْرَامِ فَاطِمَةُ تَجِدُنِي

از خوف من اگر در آید آتی در سامن منزلت و جبار

بِحَمْدِ اللَّهِ فَاطِمَةُ بِحَمْدِ اللَّهِ

مرا بر کس که سجود نماید + نمی خوانم کرم صاحب

وَالْخَيْرَاتُ فَاطِمَةُ حِدَّة

ز سرخات جابر بن زنا + در انعام سن ابنه عا  
ابن ابی

الموت واطيبه جدي

اگر جوئی رانی کمالی بی + سے ہمہ دریں

وَبِأَمْرِكَ فَتَكُونُ

[illegible]

تَجِدْنِي فِي سَجُودٍ وَحَيْثُ تَدْعُو

را آنجا که در سجده خوا + و زیاد و قور ذکر من بانی

تَجِدْنِي رَاحِمًا بَرَّاءً وَوَفَا

رونگار احاطه برادر کس + منم موصوف این صا را

تَجِدْنِي وَاسِعًا بِالْخَلْقِ عَبْدِي

زافعی در جهان از بیاید + امور برتر از من کشاید

تَجِدْنِي وَاحِدًا صَدًّا عَظِيمًا

سرمنداد دیگر بی نام + عظیم البرز دیگر کار سازم

تَجِدْنِي مُسْتَعَاثًا لِي مَغِيثًا

منم فرادرس نام نگار + منم قمار قاهر مر جبار

إِذَا الْهَفَانُ نَادَانِي كَظِيمًا

را اندوهی ملو بخوانی + کم لبیک لیکن قوت دانه

إِذَا الْمَضْطَرُّ قَالَ أَلَا تَدْرِي

اگر بخواه گوید یارب + بسو من بین از لطفنا

وَحَيْثُ تَقُومُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

مرا در هر دو حالت برینا + بجز من هیچ طلبنده دانه

بِكُلِّ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر خواهی با فی الحال بانی + کسست مانع نخواهد بود کس

أَنَا الْمَذْكُورُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

منم مذکور ذکر من بانی کن + که کار از غیر من خودی بر آید

عَظِيمُ الْكَرَمِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر خواهی با فی الحال بانی + آید ستارم و بنده نوازم

أَنَا الْقَهَّارُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر خواهی با فی الحال بانی + چه خواهی کرد و این توانا را

أَقُلْ لِبَيْتِكَ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

اگر خواهی با فی الحال بانی + منم حاتم خاطر و جانی

نَظَرْتُ إِلَيْكَ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

بهریز در زان سویش بانی + کم برتر مراد و اعمد و نصب

در جبین خود  
را آنجا که در سجده خوا  
رونگار احاطه برادر کس  
زافعی در جهان از بیاید  
سرمنداد دیگر بی نام  
منم فرادرس نام نگار  
اگر بخواه گوید یارب  
بهریز در زان سویش بانی

اگر خواهی با فی الحال بانی

اِذْ عَبَدْتُ حَصَاتِي لَمْ تَجِدْنِي

کنه کاری اگر دگن، + نیار دتوبه در سالی نو

فَارْهُوتَابُ ثُبْتُ عَلَيْهِ عَبْدُ

یہ اہلکمرن تو ازلگئے + کتم بڑے بخشایں شکر نگاہ

وَمَرِّمُنَا وَآيِرْ تَكُونُ مِثْلُ

گجو مثل کیا ماش نشا + بخج مر کسر خدا ماش نشا

تَغْرِزْنِي وَلَمْ تَرْقُطْ مُنْذُ

از مرغیت نخواه اینده دایم هر که مثل من نباشد تو را

أَتَعْرِفُ مَنْ لَكَ اسْمُهُ كَاسْمِي

حزبان من کسم از نام نمود + بختر من به کسم <sup>کسم</sup> نام نمود

تَعْرِفُ مَرْيَمُتُ الْخَلَاءِ عِدَّتِي

بجز سبک فراموشی + مغفرت که جزو سبک است

اعرف سائر اللعوب غدری

میرزا غلامرضا قزوینی ۱۲۹۰ + بحر منقش کرم این القند

سَرِيعَ الْاِخْذِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي

عظیم در زمان اوراہ عیسا + دہم اور اکلم خود بنا ہے

أَنَا التَّوَّابُ فَأَطْلُبُنِي تَجِدُنِي

خیان ملک دہم اور سحر کہ نبودا یحنا ملک لیشا

وَلَيْسَ يَكُونُ فَاطِلُنَّ تَجْدِي

اگر خواهی در الحاق با بجزیره جاماشینا

وَلَسْتَ تَرَاهُ فَاطْلُبْهُ تَحْدِي

نہ بنے رہتا مارا کر سناں + سچو مصدق آواز دوتا

أَنَا الرَّحْمَنُ فَاطِلُنِي تَجِدُنِي

منه آیه مبارکه از رحمت و حواله بر سر از انعام نبیند

مَرَامِكْرِيَاتٍ فَاطَلَنِي تَجِدُنِي

از خنجره ای که از آنجا می آید در گردن خال تو آید بهر سبب

أَنَا السَّيِّدُ فَاطِمَةُ تَجِدُنِي

اگر خواہی فی الحال بی میمن جرم الماشد فرما



أَتَعْرِفُ مُنْقِدًا غَيْرِي سَرِيْعًا

بجز من هر کس که باشد + بجز من هر کس که باشد

أَتَعْرِفُ مَنْ يَقُولُ لِلشَّيْ غَيْرِي

کسی غیر من که گوید + برای غیر من باشد

أَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا شَيْءَ مِثْلِي

منم خداوندی که باشد + خداوندی که باشد

أَنَا الْمَلِكُ الْمَلُوكِ وَكُلِّ مَلِكٍ

منم شاه + شاهان + مرا بر شاهان باشد

أَنَا أَهْلِي الدَّهْوَرِ وَقَبْلَ قَبْلِ

بماند کسی که از کرامت پیدا عالم چون قرار

أَنَا الْوَهَّابُ يَاعْبُدِي سَرِيْعًا

سرعت من ترانجمن جهان + اگر خواهم هم این دان

أَنَا الْفَرْدُ الْمَذْبُوقُ عَرْشِ

منم اندر توبه بار + کنم من عرش تفسیر

مِرَا الْهَلَكَاتِ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

شناختنی آن کس که گوید + بر آید که خوشتر باشد

لَكِنْ فَيَكُونُ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

از آن موجود در عالم + جبر بر مرا خود فاش

أَنَا الدَّيَّانُ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

اگر جوی مرا فی الحال بی + جویم بی کسی باشد

لِي الْمِيرَاتِ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

اگر خواهی مرا فی الحال بی + شوم نزدیک از فضل

وَبَعْدَ الْبَعْدِ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

اگر جوی مرا فی الحال بی + برای هست دیگر غایب

وَفِي الْعَصْدِ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

نگردد عهد من اگر شکسته + از آن خواهی گیرم کار

بِلا تَكْيِيفٍ فَاطْلُبْنِي خِدْنِي

منم بر عرش متولی همیشه + بگفت کرده ام تعظیم

بجز من هر کس که باشد + بجز من هر کس که باشد  
کسی غیر من که گوید + برای غیر من باشد  
منم خداوندی که باشد + خداوندی که باشد  
منم شاه + شاهان + مرا بر شاهان باشد  
بماند کسی که از کرامت پیدا عالم چون قرار  
سرعت من ترانجمن جهان + اگر خواهم هم این دان  
منم اندر توبه بار + کنم من عرش تفسیر  
شناختنی آن کس که گوید + بر آید که خوشتر باشد  
از آن موجود در عالم + جبر بر مرا خود فاش  
اگر جوی مرا فی الحال بی + جویم بی کسی باشد  
اگر خواهی مرا فی الحال بی + شوم نزدیک از فضل  
اگر جوی مرا فی الحال بی + برای هست دیگر غایب  
نگردد عهد من اگر شکسته + از آن خواهی گیرم کار  
منم بر عرش متولی همیشه + بگفت کرده ام تعظیم

بسم الله الرحمن الرحيم

غوثیه	بسم الله الرحمن الرحيم	اسناد قصیده
<p>اسناد قصیده تبرک حضرت غوث الثقلین شاه عبدالعقاد جیلانی قدس سره در حالت جذبه ربانی از زبان دربار حضرت ایشان برآمده است خاصیت ثانی بسیار است <b>اَوَّل</b> آنکه هر که این قصیده را مداومت کند و هر روز یا زده یا بخواند در نظر حق مقبول و محبوب گردد و دوم آنکه هر که این قصیده را ورد سازد و حافظه طبع پیدا گردد و هر چه بخواند یا بشنود یا دیگر دستورم آنکه چون این قصیده را بخواند سواد عربی زیاد شود <b>چهارم</b> آنکه هر که این قصیده را برای نیمی <b>مقصود</b> حاصل و در بخواند جلای آن نگذرد که مقصودش حاصل گردد <b>پنجم</b> آنکه هر که این قصیده را پیش خود بخالد و در هر روز صد بار بخواند و اگر خواندن نماند کبسی خواندن فرماید و خود را بشنود و از خود جدا کند با اعتقاد در دست کسب صاحب نظر کند ان شاء الله تعالی حضرت غوث الثقلین را در خواب بیند و پیش سر امر ملوک مقبول گردد <b>ششم</b> آنکه به نیتی مقصود کند بخواند حاصل گردد باید که این قصیده را با اعتقاد درست گیرد تا به نیتی که خواند ب حصول انجام یابد <b>طالع</b> هر وقتی که شروع کند پیش از شروع اندک شیرینی یا بارود فاقه بر آن حضرت بخواند مگر قبل از شروع سه بار در و در شریف بخواند بمقصود خود برسد فقط</p>		
<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ          اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَكَفِّرْ عَنَّا أَسْأَلُكَ بِجُودِكَ الْكَرِيمِ تَلْبِيَةُ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْإِيمَانِ</p>		



شروع قصیدہ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
غوثِ الثقلین

<p>سَقَاكَ الْحَبُّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ غنق نوشاید مار بلا + کاسامی وصال اربا سَعَتْ وَمَشَتْ لِحْوِي فِي كَوْسِ سعی در بشردان + سوسا + جلو در کشید کاسا فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَمُؤَا بیس گفتند بر اقطاب + مزده دادم جمله اجابا وَهُمْ أَوْ أَسْرَبُوا أَنْتُمْ جُودِي پسته کرده می گزید غریب + چه که شن شما لشکر کنی</p>	<p>فَقُلْتُ لِحِمِي خَوْي لَعَالِ پس بگفتم ز خوی پیش + بجا بانه بسو من بجا فَرِهْمَتْ لِسَكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِ پیش هم این بمنغ غواشتر + در میان دو شاو الممنز بِحَالِي وَأَدْخَلُوا أَنْتُمْ رَجَالَ که بحال جمع داخل شود + چه شمار در راه حق واد هَسَا قِي الْقَوْمِ بِالْوَاقِي مَلَالِ پهرا سوادم صبح و شام + از می گزید لیا کردم</p>
---	---

مستحق

شَرِبْتُ مِنْ حُسْنِهِ مِنْ بَعْدِ سُلُوكِي

مے نوشیدہ بعد از سیرکامہ آن شراب باقی از خورده

مَقَامُكُمْ عَلَيَّ جَمْعًا وَلَكِنْ

ای مقامات شماست رضا یا یقین برتر مقامات شما

أَنَا فِي حَضْرَتِ النَّبِيِّ حَدِي

من در نگاه حضرت انبیا و نبی و پیغمبر

أَنَا إِلَيَّ يَا رَبِّ أَشْهَبُ كُلَّ شَيْءٍ

نسبت من به تو ای رب من هر چیزی را

أَسْمَأَنِي خَلْعَةً كَبُطْلَانٍ عَسَمِي

زیر من هر چه را بپوشان و بپوشان من را

وَاطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ

از لایق و از در خفا علم و واقفم کرده بر سر

وَوَلَّاتَنِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

وای و حاکم گردانده مرا بر سره اقطاب و جلال

وَلَا نِلْنَاهُ عُلُوِّي وَالْإِصْصَالِ

با جناب حق علو و اتصال و آنقدر داکم که رسیدن

مَقَامِي هُوَ قَوْلُهُ مَا زَالَ عَالٍ

ایک جا من بود فوق شما آن مقام من بیشتر

يَصْرِفُنِي وَحْسَنُهُ دَوْلُ الْجَلَالِ

مے بگرداند از عالم و حال و کافیم به دولت و جلال

وَمِنْ ذَاتِ الرِّجَالِ أَعْجَى مَثَلِ

کسبت آنکس از میان اولیا و داده شد مانند من

وَتَوَجَّحَنِي بِتَيْجَانِ الْكَمَالِ

تا به و گردان مرا آن در جلال و تاج و تاج کمال

وَقَدْ دَنِي وَأَعْطَانِي سَوَالِ

برسد گردن و داد مرا آنچه از من می

فَحْكِي نَافِدٌ فِي كُلِّ حَالِ

حکم من جاریست در هر حال و در هر احوال

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ

راز خود اگر انغمز اندر بحار + بحر ناچه خورد چه بود خوار

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ

راگر بر آنگه نم بقیل قبال + راز خود را بر بالا اندر جبال

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارِ

سیر خود اگر انغمز بر فوق نار

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مِيتِ

راز خود اگر انغمز بر مرده + یا کنم که بدل از سرده

وَمَا مِنْهَا شَيْءٌ يَصُورُ أَوْ دَهِي

و هیچ شئی نیست در دنیا و هیچ دهنی نیست در دنیا

وَتُخَذِرُنِي بِمَا آتَيْتَنِي وَيَكْسِرُنِي

نشد با را با آن چیزی خبر + کاهده با رخسار زهر

مُرِيدِي هُمْ وَطِبُّ الشَّيْءِ وَحْدَهُ

خشیفته شوی ای یکبارزه با من خوش با من و با من

لَصَادَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي زَوَالِ

همه ذوب آیند در غور زوال + چه ممکن باز نماند پای

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الْجِبَالِ

پایه پاره میشد در قبال + مخفی کرده جلوه و جلال

نَحْنُ نَتَوَكَّلُ وَانْطَفَتْ مِزْجُ الْحَالِ

سرد شده میشود در این شرار

لَقَامَ رَقِيقَةَ الْمَوْلَى لَعَالِ

ایستاد برده بقدر زوال کمال + زننده ماند در حال

أَتَسْتَعِينُنِي إِلَّا أَنْتَ

اگر فرزند از انقضا دارم که پیش آتی در آن بای

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرْ عَنِّ جِدَالِ

سیکنا که مرا از طعنان + این مکن تاه درشت

وَأَفْعَلْ مَا نَشَاءُ فَالْأَسْمُوعَالِ

ایچه بخواهم مکن در نفس + چه که اسم عالمی نیست

مُرِيدِي لَا تَحْفَ اللَّهُ وَسَرِي

ای مدینه منوریه منیر + که را بخند بر من گنج

طُوبَايِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ

گوشتی در زمین آسمان + طبعی غلبت من بیک

بِإِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

شهرهای خدایا ملک من + زیر حکم من بکار و منزل

نَظَرْتُ إِلَى إِبِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

چون نظر کردم به بلاد + چشم من شرق تا غرب

وَكُلُّ رَأْيٍ لَهُ قَدَمٌ وَارِي

اولیا با برقه شمار وند + زمین سیاه پا در انگیخت

مُرِيدِي لَا تَحْفَ وَأَشِ فَإِي

ای مدینه منوریه منیر + به تحقیق من فرمود

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صُرْتُ قُطَا

درس کردم علم شرع و علم دین تا شد قطب

عَطَانِي رَقْعَةً تِلْكَ الْمَتَالِ

دادار را از در توبه بلند + مقصود قصه رسد من

وَصَاوُشِ السَّعَادَةِ قَدْ نَدَلِ

جاوشد پای سعادت امر به بر من تحقیق طاعت

وَوَقْتُ قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَلِ

بیش از آنکه ظاهر از آفرید + وقت شد ضایع بر من

كُنْزُ دَلَّةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

بانگم از احکام اتصال + چون بود خردی بی میل

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ دَبَّرَ الْكَمَالِ

من هم تحقیق راه ذوالجلال بر قدم نبی بدر الکمال

عَزَّوَجَلَّ وَمُ قَاتِلِ عِنْدَ الْقِتَالِ

سخت غم و قهر در آشکار + قاتل فرم و دیگر کار

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْجِي مَوَالِ

هم ترقی یافتم در دریا + از مضارب جمله طلقها

فَمَنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ مِنْهُ

کس است چون من و محمد خدای

كَانَ الْإِنْسَانُ الرَّفِيعُ كَانَ مِنْنِي

بمختارین منی رفیع

أَنَا الْكَافِي وَالْمُجْتَمِعُ قَائِمٌ فِي

سید جمیع و کفایت تمام

وَعَبْدُ الْفَقْدَانِ الْمُسْتَعِزِّ بِاللَّهِ

و بنده و نیازمند خداوند

أَنَا الْكَافِي وَالْمُجْتَمِعُ قَائِمٌ فِي

و بنده و نیازمند خداوند

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالْتَّصَرُّفِ خَالٍ

نیست اندر دانش و تصرف

فَيْسَلُكَ فِي طَرِيقِي وَاشْتَغَالَ

در راه من بود و در اشتغال

وَأَقْدَرُ فِي عِلْقِ الرِّجَالِ

بستاقم بر بستر رجلا + فوق گردن حریفان

وَعَدِي صَاحِبُ الْعَيْدِ الْكَمَالِ

بستجمعه و عید و کمال

وَأَعْلَى فِي سُلْكِ أَسْرَ الْجِبَالِ

بدرجای غلظت من اگریم + بر جلگه بزرگی تا قیام

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالْتَّصَرُّفِ خَالٍ

بِأَمْلَاحِ رَجَاءِ الْخَلَاصِ

بفصلت تو یوم یوخذ بالنواص

بِأَمْلَاحِ رَجَاءِ الْخَلَاصِ

بفصلت تو یوم یوخذ بالنواص

# هَذِهِ الْقَصِيدَةُ لِأَكْبَرِ الْقُرَنِيِّ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ الْمَدَنِيِّ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مِنْهُ لِمَا قَوَّاهُ بِذَوَاتِ الْبِلَاسِ

اور وہیں سے لوگوں کو نبیہ و حجج زمانہ انبیا کی

حُجْلٌ مَرِيضٌ لَيْسَ قِيَمُهُ حِمَاةُ الْكَامِ

بشرط کو چھپا سا ہو گا یا نیکے اور سکتا رہا کا

لَحْظَمَنْ جَاءَ إِلَيْهِ لِعَمَمِ النَّاسِ

خاص کیا اور نہوں اور سکتا رہا کا یا نیکے اور سکتا رہا کا

مُبْدِلٌ لَوْحَتِهِ فِي الْقَدْرِ اسْتَبْنَا

بدلنے والا دشت کو تین ساتھیوں کے

نَقْتَدِرُ مَخْنِ عَلَى أَرْجَاهِ بِالْأَسْ

کے پیر وی کر تین ہم اور کیا قدموں کی سرکاجھل

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى رَأْسِ فَيُؤَلِّقَا

درود پہنچائی میری اور پیر دار گروہ آدمیوں کے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى مَرْهُو فَوَجَّعْنِي

درود پہنچائی میری اور پیر دار جو کل قیامت کی گئی

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى مَرْهُو فَوَجَّعْنِي

درود پہنچائی میری اور پیر دار جو کل قیامت کی گئی

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى مَوْسَى كُلِّ الْبَشَرِ

درود پہنچائی میری اور پیر دار ام دین والے ہر آدمی کے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى رُوحِ إِبْرَاهِيمَ

درود پہنچائی میری اور پیر دار روح مردار رسولوں کے



<p>أَنْفَعُ الْيَوْمَ عَلَى الْخَلْقِ لَا مَقْيَاسَ</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَادِي نِعَمَ دَائِمَةٍ</p>
<p>بختیش کی دہنوں زنج کر دن مخلوق پر بے اندازہ</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر صواب نعمتوں قدیمہ کے</p>
<p>وَقَدْ نَأَسَ النَّاسُ مِنْ جَاءِ مِنَ النَّاسِ</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَادِي صَاحِبِ عِزٍّ</p>
<p>کر جب کہ دنیا پر ہمنوں کو کہہ کر چکا یا کوئی شیطان نہیں</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر بالک اے نیک کے</p>
<p>تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَالْخَيْرُ لَا وَسْطَا</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَادِي كَرَمًا مِّنْهُ</p>
<p>داخل ہوگی جنت میں قیامت کر دن بی کیلئے</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر صواب نعمتوں کرامت کی</p>
<p>بِشَمْلِ النَّامِيَةِ الْكَوْنُ مَعَ الْحَشَا</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَامَهُ هُوَ لَوْلَا هُمَا</p>
<p>شامل ہوتی قوت نامیہ مستی کو ساتھ قوت حاشہ کے</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر انوار کردہ اگر یہ انوار اللہ</p>
<p>يَعْظُمُ الْخَوْفُ بِحَيْثُ مِنْ الْخَنَاسِ</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَامَهُ هُوَ مِنْ جَنَّةِ</p>
<p>بجائے خوف بقاؤنگر دہستوں کو شیطان سرکش سے</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر او نگراؤنگر کی صہریت کے</p>
<p>لَمْ تَصِلْ فِطْلِيهِ يَدَيِ الْوَسْوَاسِ</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَامَهُ هُوَ مِنْ عَزَابِهِ</p>
<p>نہ پہنچو بچہ گراؤ سکی طرف مائتہ اندیشہ کے</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر او نگراؤنگر کی بے باک کے</p>
<p>السَّيْفِ قَدْ أَذْهَبَ قُطْعَا بَصَرِ الْفَمَا</p>	<p>صَلِّ يَا رَبِّ عَزَامَهُ هُوَ مِنْ رَفْعِهِ</p>
<p>تلواریسہ غیر کی یک تخت نظر فانیستان کی</p>	<p>درود بیہم اجر بیکر اور بر او نگراؤنگر جنوں زجاعتی</p>

صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰٓى صَاحِبِ نَوْمِ الشَّرَفِ

درود بیہم ای رب سیرا و بر صاحب نفع نیرنگی کے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰٓى مَوْلٰٓئِجِ الْکَرَمِ

درود بیہم ای رب سیرا و بر اہل کرم و درخت بخشش کو

صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰٓى مَنْ بَغَّاءَ الْکَرَمِ

درود بیہم ای رب سیرا و بر اہل کرم جو بے نیاز کسی بخشش

صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰٓى عَدُوِّهِ الطَّاهِرَةِ

درود بیہم ای رب سیرا و بر اہل پاک و خضر صلا علیہ

صَلِّ يَا رَبِّ عَلٰٓى مَنْ لَا وَلِیَّ مِنْهُ

درود بیہم ای رب سیرا و بر اہل جو اولیٰ قرینی کا و ک

مَوْلٰٓئِیْهِ الْفَضْلِ مَوْلٰٓئِیْهِ الْکَرَمِ

اے مولا فضل و مولا کرم کے

وَمَوْلٰٓئِیْهِ الْیَوْمِ لَنَا الْفَرَا

پہم باغون امتون کو آج کر دن اسطوار بونوار

مَرْبُوعِ الْفَقْرِ ایدْ هَبْ لَنَا الْفَرَا

مغسلہ کے گردن سوزن کرئی میں محتاجی کو

وَعَلٰٓى الصَّحْبِ مَعَ الْحَزْنَةِ وَالْعَبَاسِ

اے اہل کرم و ہنسارہ جزو اہل عباس رضی عنہم

طَهَّرَ الْقَلَابَ وَالْقُلُوبَ الْاَدْنٰی

پاک ہوا جسم اور دل ناپاکیوں سے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلِّغْ اللَّهُ صَلَاتِي وَسَلَامِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَمَسُّرِ فَضْلٍ وَضِيَاءٍ وَسَنَاءٍ أَسْنَى

آفتاب بخشش اور روشنی اور نور روشن تر سے

مَنْظُورِ حَقِّكَ وَتَقْدَسِ حَقِّكَ

ماں نمودار بندہ برتر اور پاک کے رخسار الوافق

أَكْرَمِ الْخَلْقِ وَجُودٍ أَوْ سَجُودٍ

بزرگتر مخلوق کے وجود اور سجدہ اور سجدہ کی

يَوْمَ لُطْفٍ وَفَاءٍ وَسَعَادٍ هِجَلِ

دریامہربانی اور وفاداری کے اور بدلی برستے

لِنَبِيِّ عَرَبِيٍّ مَدَنِيٍّ حَرَمِيٍّ

طرف نبی عربی باشندہ مدینہ حرم کربنہ و اراکے

نُورِ بَدْرِ رُؤْبَاهَا وَسَمَاءِ الْكَرَمِ

روشنی چاند چو دیوین رات و زیباد اور سائزگی کر

مِنْ خَلْقِكَ الْكَرَامِ الْفَدَمِ

جائے نازش مخلوق کر کمال کی راہ سوساتہ کلام

أَحْسَنِ النَّاسِ سَخَاءٍ بَعْطَاءِ النِّعَمِ

نیک تر آدمیوں کے سخاوت کی راہ سوساتہ دین نعمتوں کے

طُورِ حِلْمٍ وَوَقَارٍ وَحَوْلِ الْأَكْمَرِ

کوہ طور بردباری و بزرگی کو اور بزرگداشت کریموں کے

نزدکی

عَمَّ النَّفْسُ مَجْجُوعٌ وَتَوَرَّمْ قَدَمٌ

نزدکی گذری نفس سست و سست که قدام عباد مجنون

عَجْجِي بِدَوِيٍّ حَمِيٍّ بِكُمْ

عجی بدوی در جنگلی در رهرا اورگ نگارم

ذَابَ لَحْمِي وَدَمِي لَيْتَ وَجُودِي

ذاب گوشت من و خون من ایست وجود مرا

لَحْمُ سَكَا بَقِيعٍ وَبَقَاءُ الْحَرَمِ

گوشت من ایست بقیع و بقای حرم

لَمْ أَتَّبِعْ كَرَمَ سَيِّدِي الْأَمَمِ

من نماندم پیروی کرامت پادشاه من

حِينَ يَمْلِكُنِي فَوْقَ عِظَامِ الْأَمَمِ

چون مرا بر عظام پادشاه من برسد

أَمِ الْكُلِّ يَعْدِلُ وَسَمَاحٌ وَتَقَى

ام کل را عدل و سماح و تقوی

كَيْفَ مَجْنُونٌ صَلَوَاتِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

چگونه مجنون در دهان واسطه پادشاه بزرگوار

خَابَ أَمَلُ حَيَاتِي بِفِرَاقِ السَّلَامِ

خواب امید من در فراق سلام

رَبِّ أَلْبَمْ صَلَوَاتِ وَسَلَامُ الْقَدَامِ

ای پروردگار من بزم درود و سلام بر پادشاه

تَرَا صَاحِبَ حَيْنٍ أَحَدٍ مَعَهُ بَدْرٌ

من دیدم صاحب چن با یک ماه صبح یار من

اعْتَمَدَ دِي وَرَجَائِي لِشَفِيعِ الْأَمَمِ

بر و ساری و امید من است بخانواده امین





منفی

بسم الله الرحمن الرحيم

اسناد دعای

طریقہ ذکوۃ دعای منفی کا بہت دایم شراط کے ایک بڑا کثیر تیج ایسے مکان کے درمیان  
 پڑھنے والے اور آسمان کو کوئی چیز حاصل نہ ہونے کے سر جب تک ہو سکے پڑھنے پہلے شروع کرے  
 غسل اور وضو کامل بحال کے اور خوشبو ملے اور خوشبو ملا کے دو گانہ نفل کا ادا کرے  
 اور دونوں کھنٹوں میں اذان پڑھ کر پھر پڑھ کر بعد سلام کر

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ  
 إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعْنَتِي لَعْنَتِي شَدِيدٌ يَا غِيَاثِي عِنْدَ  
 كُلِّ كَرْبَةٍ وَمُعَاذٌ مِّنْ عَذَابِكُمْ كُلِّ شِدَّةٍ وَمُخِيبٌ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَوْلَانِي عِنْدَ  
 كُلِّ وَحْشَةٍ وَبَارِئًا جَانِّ حَيْرٍ تَنْقُطُ حِيلَتِي يَا غِيَاثِي فَقَدْ  
 سَأَلْتُ يَا سَرَّابَ بَرِّ بَرِّ لَعْنَتِكَ سِرِّكَ لَعْنَتِكَ كَرِّكَ كَرِّكَ بَعْدَ دَعْوَتِي بِأَمِّ قُرْآنِ

ہر روز بلاناغہ جقدر ہو سکے بعد فرض فجر کرے اور لیکن بہتر یہ ہو کہ گیارہ بار پڑھے اور دوسری طرح یہ ہو کہ بعد نماز صبح دو مرتبہ اور بعد نماز ظہر کے دو مرتبہ اور بعد نماز عصر کو دو بار اور بعد نماز سحر کے دو بار اور بعد نماز عشا کو تین بار پڑھے غرض دل و لسان بہتر ہو اور اسکے بہتر میں بہت فائدہ ہے یہیں بسبب طول ہو جانے کہ نہیں لکھی ہیں غرض ہر امر کے واسطے اس علم پر اور اسکے اسناد میں لکھا ہے کہ جو اس دعا کو کہ کو قندار دسویں بار پڑھے تو پھر بہتر گوشت اور دوسری لذتوں کا ضرور بعد کا القاء کرے کہ بہتر نہیں

مغنی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

بسم



62

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَبِكَ اسْتَعِثُ  
فَاعِثْنِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِي يَا كَافِيَ الْكُفَى الْمُهَمَّاتِ مِنْ أَمْرِ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا رَحِمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا أَلَا عِبْدُكَ

یَبَايَكَ فَقِيرُكَ يَبَايَكَ سَائِلُكَ يَبَايَكَ ذَلِيلُكَ يَبَايَكَ أَسِيرُكَ

یَبَايَكَ ضَعِيفُكَ يَبَايَكَ مَسْكِينُكَ يَبَايَكَ ضَعِيفُكَ يَبَايَكَ

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الطَّالِمُ يَبَايَكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا مُهْمُومُكَ

یَبَايَكَ يَكَاشِفُ كُرْبًا مَكْرُوبِينَ عَاصِبُكَ يَبَايَكَ يَاطْلِبُ

الْبَائِسِينَ الْمُقْرَبُ يَبَايَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ الْخَالِطُ يَبَايَكَ يَا غَافِرَ

الْمُذْنِبِينَ الْمُعْزِفُ يَبَايَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ الطَّالِمُ يَبَايَكَ يَا

مَائِلَ الطَّالِبِينَ مُسِيئُ يَبَايَكَ لَبَّاسُ يَبَايَكَ مُحَاشِمُ يَبَايَكَ

اَرْجَمْنِي يَا مُوَلَّائِي أَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيءُ وَهَلْ يُرْحَمُ الْمُسِيءُ  
 إِلَّا الْغَافِرُ مُوَلَّائِي مُوَلَّائِي أَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يُرْحَمُ  
 الْعَبْدَ إِلَّا الرَّبُّ مُوَلَّائِي مُوَلَّائِي أَنْتَ الْمَلِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ  
 وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا الْمَلِكُ مُوَلَّائِي مُوَلَّائِي أَنْتَ الْغَنِيُّ  
 وَأَنَا الدَّلِيلُ وَهَلْ يُرْحَمُ الدَّلِيلَ إِلَّا الْغَنِيُّ مُوَلَّائِي مُوَلَّائِي  
 أَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ وَهَلْ يُرْحَمُ الضَّعِيفَ إِلَّا الْقَوِيُّ  
 مُوَلَّائِي مُوَلَّائِي أَنْتَ الْكَرِيمُ وَأَنَا اللَّئِيمُ وَهَلْ يُرْحَمُ



اللَّهُمَّ الْكَرِيمُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّزَّاقُ وَأَنَا الْمَرْزُوقُ  
 وَهَلْ يُحْمَرُ الْمَرْزُوقُ إِلَّا السَّرَّاقُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ اللَّهُمَّ  
 أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الدَّلِيلُ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ  
 الْغَفُورُ وَأَنَا الْمَذْنُوبُ وَأَنْتَ الْتَقِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ سَأَلْتُكَ  
 إِلَهَ الْأَمَانِ الْأَمَانَ فِي ظُلْمَةِ الْقُبُورِ وَضِيقِهَا إِلَهَ الْأَمَانِ  
 الْأَمَانَ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَهَيْبَتِهَا إِلَهَ الْأَمَانِ  
 الْأَمَانَ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُورِ وَسِدَّتِهَا إِلَهَ الْأَمَانِ الْأَمَانَ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ الْإِلَهِي أَمَانَ الْأَمَانَ

يَوْمَ يَنْفِخُ فِي الصُّورِ وَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

إِلَهِي أَمَانَ اللَّهِ الْإِلَهِي أَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ

زُلْزَلَتِ الْإِلَهِي أَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ الْإِلَهِي

أَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ نَطَوَى السَّمَاءُ كَلِمَةِ السَّجْدِ لِلْكِتَابِ

إِلَهِي أَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْ وَجْهِ سَآءِ ذَلِكَ

حَسْرَةً عَلَيْنَا يَسِيرُهُ الْإِلَهِي أَمَانَ الْأَمَانَ يَوْمَ تَبَدَّلَتِ الْأَرْضُ

عِندَ الْأَمْرِ السَّمَوِيِّ وَبَرَزَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّانِ إِلَهِي الْأَمَانِ  
 يَوْمَ يُنْظَرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ بِالْإِثْنَيْنِ كُنْتُ  
 تُرَابًا إِلَهِي الْأَمَانِ الْأَمَانِ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَن  
 اتَّخَذَ إِلَهًا مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا  
 أَنْ يَبَيِّنَنَّ يَوْمَ يَوْمِئِذٍ وَلَا تَسْتَأْذِنُ: إِلَهِي الْأَمَانِ الْأَمَانِ  
 يَوْمَ يُنَادَى مِنْ بَطْنَانِ الْعَرَبَيْنِ الْعَاصُونَ وَإِلَى الْبَدَنِ  
 وَأَيْنَ الْخَائِفُونَ وَأَيْنَ الْخَاسِرُونَ هَلُمُّوا إِلَى الْحِسَابِ إِلَهِي

[illegible]



# خاتمه الطبع



الحمد لله والمنه که درینولا مجموعه نادر الوجود که موافقتش جان اهل ایمان  
نورس و دل را سروری است هم سید معرفت به مجموعه نفوذ و نه نام شمل بر اسکا  
صفتی نفوذ و نه نام حضرت باری که فضا کل وجود را مادیت نبوی سیار است و قصیده  
برده معرب مع اسناد و قصیده بابت سعاد و قصیده غوثیه و دعائی  
سرپانی و قصیده حضرت اوس قرنی عاشق رسول الله صلی الله علیه  
و آله و سلم و دعائی معنی که عفا بخش خدا موهبت است این چند وظائف که  
بد او است اینها شمر فوائده دینا و آخرت هم است اگر فوائده تاثیرات این طلیفه  
را تسوید نماید و قریه باید خواننده خود درمی باید که مفاد است اینها شمل آفتاب  
روشن است و همه میداند سالانجه امش طالبین دین بحسن الطاف والا هم  
عالی کرم جناب منشی نو کشور صاحب دام اقباله مقام لائمه در مطبع نامی  
بجاه تبریکه مطابقی ماه رمضان المبارک ۱۲۹۹ هجریه بیرون طبع آراسته شد  
بافصال عظیم خویش خداوند عالم این مجموعه را  
مقبول و مرغوب جهان فرماید تین





